کتاب التوحید (مترجم)

شیخ الاسلام محمد بن سلیمان التمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

www.KitaboSunnat.com

ھدیۃ منجانب

مؤسسۃ الحرمین الخیریۃ کوئٹہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب التوحید (مترجم)

تالیف:

امام محمد بن سلیمان التمیمی رحمہ اللہ

ترجمہ:

ابو عبد اللہ محمد سورتی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

ناشر

مؤسسۃ الحرمین الخیریۃ۔ کوئٹہ فون نمبر ۵۱۳۷ ۵۱۲۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفهـــرس

باب		صفحة
١	كتاب التوحيد وقول الله تعالىٰ : (وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون)	٨
٢	باب فضل التوحيد وما يكفر من الذنوب	١٤
٣	باب من حقق التوحيد دخل الجنة بغير حساب	١٨
٤	باب الخوف من الشرك	٢٤
٥	باب الدعاء إلى شهادة أن لآ إلٰهَ إلاّ الله	٢٦
٦	باب تفسير التوحيد وشهادة أن لا إله إلا الله	٣٤
٧	باب من الشرك لبس الحلقة والخيط ونحوهما لرفع البلاء أودفعه	٣٨
٨	باب ما جاء فى الرقى والتمائم	٤٢
٩	باب من تبرك بشجرة أوحجر ونحوهما	٤٦
١٠	باب ما جاء فى الذبح لغير الله	٥٠
١١	باب لا يذبح لله بمكان يذبح فيه لغير الله	٥٤
١٢	باب من الشرك النذر لغير الله	٥٦
١٣	باب من الشرك أن يستغيث بغير الله أو يدعو غيره	٥٨
١٤	باب قول الله تعالىٰ : (أيشركون ما لا يخلق شيئاً)	٦٤
١٥	باب قول الله تعالىٰ : (حتى إذا فزّع عن قلوبهم)	٦٨
١٦	باب الشفاعة.	٧٤
١٧	باب قول الله تعالىٰ : (إنك لا تهدى من أحببت)	٧٨
١٨	باب ما جاء أن سبب كفر بنى آدم وتركهم دينهم هو الغلو فى الصالحين.	٨٢
١٩	باب ما جاء من التغليظ فيمن عبد الله عند قبر رجل صالح فكيف إذا عبده؟	٨٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

۱	توحید کی کتاب	۹
۲	توحید کی فضیلت	۱۵
۳	سچی توحید کی جزا جنت	۱۹
۴	شرک سے ڈرنے کا بیان	۲۵
۵	لا الٰہ الا اللہ کی دعوت	۲۷
۶	توحید اور کلمۂ طیب کے اقرار کا مطلب	۳۵
۷	کڑا، چھلا، گنڈا وغیرہ دفع بلاء کے لئے پہننا شرک ہے۔	۳۹
۸	منتروں اور تعویذوں کا بیان	۴۳
۹	درخت اور پتھر وغیرہ سے تبرک لینے کا بیان	۴۷
۱۰	غیر اللہ کے لئے ذبح کا بیان	۵۱
۱۱	جہاں غیر اللہ کے لئے ذبح ہو وہاں اللہ کے لئے بھی ذبح حرام ہے۔	۵۵
۱۲	غیر اللہ کی نذر شرک ہے۔	۵۷
۱۳	غیر اللہ سے پناہ لینی شرک ہے۔	۵۹
۱۴	ارشاد الٰہی، کیا ایسوں کو شریک کرتے ہیں جو کچھ نہیں بنا سکتے۔	۶۵
۱۵	ارشاد الٰہی۔ یہانتک کہ جب کہ ان کے دلوں سے ڈر دور ہو جاتا ہے۔	۶۹
۱۶	شفاعت کا بیان	۷۵
۱۷	ارشاد الٰہی، بیشک آپ ہدایت نہیں کرتے۔	۷۹
۱۸	کفر کا سبب صالحین کے بارے میں غلو ہے۔	۸۳
۱۹	قبر پر عبادت کا گناہ اور اس کے پوجنے کا انجام۔	۸۹
۲۰	قبروں میں غلو اس کو بت بنانے کے برابر ہے۔	۹۵
۲۱	توحید کی حفاظت اور شرک کی بندش۔	۹۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٠	باب ماجاء أن الغلو فی قبور الصالحين يصيرها أوثاناً تعبد من دون الله	٩٤
٢١	باب ماجاء فی حماية المصطفى ﷺ جانب التوحيد وسدّه كل طريق يوصل إلى الشرك	٩٦
٢٢	باب ماجاء ان بعض هذه الأمة يعبد الأوثان	١٠٠
٢٣	باب ماجاء فی السحر	١٠٦
٢٤	باب بيان شيء من انواع السحر	١١٠
٢٥	باب ماجاء فی الكهان ونحوهم	١١٢
٢٦	باب ماجاء فی النشرة	١١٦
٢٧	باب ماجاء فی التطير	١٢٠
٢٨	باب ماجاء فی التنجيم	١٢٤
٢٩	باب ماجاء فی الاستسقاء بالأنواء	١٢٦
٣٠	باب قول الله تعالى : (ومن الناس من يتخذ من دون الله انداداً)	١٣٠
٣١	باب قول الله تعالى : (إنما ذلكم الشيطان يخوف أولياءه)	١٣٤
٣٢	باب قول الله تعالى : (وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مؤمنين)	١٣٦
٣٣	باب قول الله تعالى : (أفأمنوا مكر الله)	١٣٨
٣٤	باب من الإيمان بالله الصبر على أقدار الله	١٤٠
٣٥	باب ماجاء فی الرياء	١٤٤
٣٦	باب من الشرك إرادة الإنسان بعمله الدنيا	١٤٦
٣٧	باب من أطاع العلماء والامراء فی تحريم ما أحل الله أو تحليل ما حرم فقد اتخذهم أرباباً	١٤٨
٣٨	باب قول الله تعالى : (ألم تر الى الذين يزعمون)	١٥٠
٣٩	باب من جحد شيئاً من الأسماء والصفات	١٥٤
٤٠	باب قول الله تعالى : (فلا تجعلوا لله أنداداً وأنتم تعلمون)	١٥٨
٤١	باب ماجاء فيمن لم يقنع بالحلف بالله	١٦٢
٤٢	باب قول «ماشاء الله وشئت»	١٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲	امت محمدیہ میں بھی بت پوجنے والے ہوں گے۔	۱۰۱
۲۳	جادو کے احکام کا بیان	۱۰۷
۲۴	جادو کے بعض اقسام کا بیان	۱۱۱
۲۵	کاہنوں کا بیان	۱۱۳
۲۶	جادو اتارنے کا بیان	۱۱۷
۲۷	بدشگونی	۱۲۱
۲۸	نجوم کا بیان	۱۲۵
۲۹	تاروں کے اثر سے بارش کا اعتقاد۔	۱۲۷
۳۰	کچھ لوگ غیر اللہ سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں۔	۱۳۱
۳۱	شیطان کے ڈرانے سے مت ڈرو۔	۱۳۵
۳۲	صرف اللہ پر بھروسہ کرو	۱۳۷
۳۳	اللہ کے مکر سے خسارہ ہی والے بے خوف ہوتے ہیں۔	۱۳۹
۳۴	سچا ایمان تقدیر پر صبر کرنا ہے۔	۱۴۱
۳۵	ریار کا بیان	۱۴۵
۳۶	شرک یہ بھی ہے کہ عمل سے صرف دنیا مطلوب ہو	۱۴۷
۳۷	حلال کو حرام کرنے میں علماء کی اطاعت کرنی ان کو رب بنانا ہے۔	۱۴۹
۳۸	کیا آپ نے ان کو نہیں دیکھا جو دعوے کرتے ہیں۔	۱۵۳
۳۹	اس شخص کا حکم جو اللہ کے نام پر صفات کا انکار کرے۔	۱۵۵
۴۰	جو پہچان کر بھی اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں وہ کافر ہیں۔	۱۵۹
۴۱	جان بوجھ کر تم اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ	۱۶۱
۴۲	اس شخص کا حکم جو اللہ کی قسم پر کفایت نہ کرے	۱۶۳
۴۳	یہ کہنا کیسا ہے؟ جو اللہ چاہے اور تو چاہے۔	۱۶۵
۴۴	زمانہ کو گالی دینا اللہ کو گالی دینا ہے۔	۱۶۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤٣	باب من سب الدهر فقد آذى الله	١٦٨
٤٤	باب التسمى بقاضي القضاة ونحوه	١٧٠
٤٥	باب احترام اسماء الله تعالى ، وتغيير الأسم لأجل ذلك	١٧٠
٤٦	باب من هزل بشيء فيه ذكر الله أو القرآن أو الرسول	١٧٢
٤٧	باب ماجاء فى قول الله تعالى : (ولئن أذقناه منا من بعد ضراء	١٧٦
٤٨	باب قول الله تعالى : (فلما آتاهما صالحاً)	١٨٢
٤٩	باب قول الله تعالى : (ولله الأسماء الحسنى فادعوه بها)	١٨٤
٥٠	باب لا يقال : السلام على الله	١٨٦
٥١	باب قول : اللهم اغفرلي إن شئت	١٨٨
٥٢	باب لا يقول عبدي وامتي	١٨٨
٥٣	باب لا يرد من سأل بالله	١٩٠
٥٤	باب لا يسأل بوجه الله إلا الجنة	١٩٢
٥٥	باب ماجاء في اللو	١٩٢
٥٦	باب النهي عن سب الريح	١٩٤
٥٧	باب قول الله تعالى : (يظنون بالله غير الحق)	١٩٦
٥٨	باب ماجاء فى منكري القدر	٢٠٠
٥٩	باب ماجاء فى المصورين	٢٠٤
٦٠	باب ماجاء فى كثرة الحلف	٢٠٨
٦١	باب ماجاء فى ذمة الله وذمة نبيه	٢١٣
٦٢	باب ماجاء فى الاقسام على الله	٢١٦
٦٣	باب لا يستشفع بالله على خلقه	٢١٨
٦٤	باب ماجاء فى حماية النبى ﷺ حمى التوحيد وسده طرق الشرك	٢٢٠
٦٥	باب ماجاء فى قول الله تعالى (وما قدروا الله حق قدره)	٢٢٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵	قاضی القضاۃ وغیرہ القاب کا حکم۔	۱۷۱
۴۶	اسماء الٰہی کے احترام میں نام کو بدلنا۔	۱۷۱
۴۷	قرآن یا رسول کے مذاق اڑانے والے کا حکم۔	۱۷۳
۴۸	ارشاد الٰہی ، اور اگر ہم اسے اپنی طرف سے رحمت پہونچائیں۔	۱۷۷
۴۹	اللہ نے تندرست بچہ دیا تو انہیں اللہ کا شریک بنادیا۔	۱۸۳
۵۰	ان کو چھوڑ دو جو اللہ کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں۔	۱۸۵
۵۱	السلام علی اللہ کی ممانعت۔	۱۸۷
۵۲	اپنے لونڈی وغلام کو "عبد" "امۃ" مت کہو۔	۱۸۹
۵۳	اللہ کے نام سے مانگنے والے کو رد نہ کرنے کا بیان۔	۱۹۱
۵۴	اللہ کے نام سے صرف جنت مانگنی چاہیے۔	۱۹۳
۵۵	"اگر" کا حکم	۱۹۳
۵۶	ہوا کو لعنت کرنے کی ممانعت	۱۹۵
۵۷	وہ جو اللہ سے بدگمانی کرتے ہیں۔	۱۹۷
۵۸	تقدیر کے منکرین کا بیان	۲۰۱
۵۹	تصویر بنانے والوں کا بیان	۲۰۵
۶۰	کثرت سے قسم کھانے کا حکم۔	۲۰۹
۶۱	اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کا بیان	۲۱۳
۶۲	اللہ پر قسم کھانے کا بیان	۲۱۷
۶۳	اللہ کی سفارش مخلوق کے پاس نہ لیجانی چاہیے۔	۲۱۹
۶۴	توحید کی حفاظت اور شرک کے راستے کی بندشیں۔	۲۲۱
۶۵	وہ اللہ کو نہیں سمجھے جیسا سمجھنا چاہیے۔	۲۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب التوحيد

قال الله تعالى : ﴿ وما خلقتُ الجنَّ والإنسَ إلّا
يعبُدُونِ ﴾ . وقوله : ﴿ ولقد بَعَثْنَا فى كلِّ أُمَّةٍ رسولاً
نِ اعبُدوا اللهَ واجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾ الآية . وقوله :
﴿ وقضى ربُّكَ أن لا تعبُدوا إلا إيَّاهُ وبالوَالِدَيْنِ إحسانًا ﴾
لآية . وقوله : ﴿ واعبُدوا اللهَ ولا تُشْرِكُوا بِهِ شيئًا ﴾
لآية . وقوله : ﴿ قُلْ تعالَوْا أَتْلُ ما حَرَّمَ ربُّكم عليكم
ن لا تُشْرِكُوا به شيئًا ﴾ الآيات .

قال ابنُ مسعودٍ : من أَرادَ أن يَنْظُرَ إلى وصِيَّةِ محمد
ﷺ التى عليها خاتَمُهُ فَلْيَقْرَأْ قولَه تعالى : ﴿ قُلْ تعالَوْا
لُ ما حَرَّمَ ربُّكم عليكم أن لا تُشْرِكُوا بِهِ شيئًا ﴾
قوله : ﴿ وَأَنَّ هٰذا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا ﴾ الآية

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید کی کتاب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور اُس کا ارشاد ہے، بیشک ہم نے ہر ایک اُمت میں رسول بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو اور اس کا ارشاد ہے "اور تیرے رب کا فرمان ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو"۔ اور اس کا ارشاد ہے "اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو" اور اس کا ارشاد ہے "کہدو کہ آؤ میں تمہیں وہ باتیں پڑھ کر سناؤں جنہیں اللہ نے تم پر حرام کیا کہ اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ"۔

حضرت ابن مسعود نے کہا، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت دیکھنا چاہے جس پر آپ کی مہر ہے وہ یہ آیتیں قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا "الیٰ قولہ" وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا "تک پڑھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضى الله عنه قال : « كُنتُ رَدِيف النبيِّ ﷺ على حمارٍ ، فقال لى : يا مُعاذُ ، أتدرى ما حقُّ الله على العبادِ ، وما حقُّ العبادِ على اللهِ ؟ قُلتُ : اللهُ ورسولُه أعلمُ ، قال : حقُّ اللهِ على العبادِ أن يَعبدوهُ ولا يُشركوا به شيئًا ، وحق العبادِ على الله أن لا يُعذِّبَ من لا يُشركُ بهِ شيئًا . قلت : يا رسولَ الله . أفلا أُبشِّرُ الناس ؟ قال لا تُبشِّرْهُمْ فيَتَّكلوا » . أخرجاهُ فى الصحيحين .

« فيه مسائل » الأولى : الحكمة في خلق الجن والإنس . الثانية أن العبادة هى التوحيد . لأن الخصومة فيه . الثالثة أن من لم يأت به لم يعبد الله . ففيه معنى قوله ﴿ ولا أنتم عابدون ما أعبد ﴾ . الرابعة الحكمة فى إرسال الرسل . الخامسة أن الرسالة عمت كل أمة . السادسة أن دين الأنبياء واحد . السابعة المسألة الكبيرة أن عبادة الله لا تحصل إلا بالكفر بالطاغوت . ففيه معنى قوله : ﴿ فمن يَكفرْ بالطاغوت ﴾ الآية . الثامنة أن الطاغوت عام فى كل ما عبد من دون الله . التاسعة عظم شأن ثلاث الآيات المحكمات فى سورة الأنعام عند السلف . وفيها عشر مسائل . أولاها النهى عن الشرك . العاشرة الآيات المحكمات فى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گدھے پر سوار تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا، معاذ، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا، اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ کریں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو کوئی بھی شرک نہ کرے اُسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا، آپ فرمائیں تو لوگوں کو اس کی خوشخبری دیدوں، فرمایا، نہیں، ایسا نہ ہو کہ لوگ اسی پر بھروسہ کرلیں۔ (بخاری و مسلم نے اسے روایت کیا)

اس میں چوبیس مسائل ہیں۔

(۱) جن اور انسان کی پیدائش میں اللہ کی کیا حکمت ہے؟ (۲) عبادت سے مراد توحید ہے اس لئے کہ ہمیشہ انبیاء سے اسی کے بارے میں جھگڑا ہوتا آیا ہے۔ (۳) جو توحید نہیں رکھتا وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتا، اسی سے سورۂ کافرون کی آیت وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ کے معنی بھی حل ہو گئے یعنی تم میری سی توحید کرنے والے نہیں ہو (۴) رسول کے بھیجنے میں کیا حکمت ہے؟ (۵) ہر امت میں خدا کے رسول آئے ہیں (۶) تمام انبیاء کا دین ایک ہے۔ (۷) یہ مسئلہ نہایت اہم ہے یعنی اللہ کی عبادت طاغوت سے کفر کئے بغیر نہیں حاصل ہو سکتی۔ اسمیں اس آیت کا معنی بھی واضح ہو گیا" فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ،، یعنی جو طاغوت کا انکار کرے۔ (۸) طاغوت وہ تمام چیزیں ہیں جن کی اللہ کے سوا عبادت کیجائے۔ (۹) سورۂ انعام کی تینوں محکم آیتوں کی سلف صالحین کے نزدیک عظمت اور ان میں دس مسائل ہیں، جنمیں پہلا مسئلہ شرک سے ممانعت ہے۔ (۱۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورة الإسراء وفيها ثمانية عشرة مسألة ، بدأها الله بقوله ﴿ لا تجعل مع الله إلهًا آخر فتقعد مذمومًا مخذولاً ﴾ وختمها بقوله ﴿ ولا تجعل مع الله إلهًا آخر فتلقى فى جهنم ملومًا مدحورًا ﴾ . ونبهنا الله سبحانه على عظم شأن هذه المسائل بقوله : ﴿ ذلك مما أوحى إليك ربك من الحكمة ﴾ الحادية عشرة آية سورة النساء التى تسمى آية الحقوق العشرة ، بدأها الله تعالى بقوله : ﴿ واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا ﴾ الثانية عشرة التنبيه على وصية رسول الله ﷺ عند موته . الثالثة عشرة معرفة حق الله علينا . الرابعة عشرة . معرفة حق العباد عليه إذا أدوا حقه . الخامسة عشرة أن هذه المسألة لا يعرفها أكثر الصحابة . السادسة عشرة جواز كتمان العلم للمصلحة . السابعة عشرة استحباب بشارة المسلم بما يسره . الثامنة عشرة الخوف من الاتكال على سعة رحمة الله . التاسعة عشرة قول المسؤول عما لا يعلم : الله ورسوله أعلم . العشرون جواز تخصيص بعض الناس بالعلم دون بعض . الحادية والعشرون تواضعه ﷺ لركوب الحمار مع الإرداف عليه . الثانية والعشرون جواز الإرداف على الدابة . الثالثة والعشرون فضيلة معاذ بن جبل . الرابعة والعشرون عظم شأن هذه المسألة .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ اسراء کی محکم آیتیں جنہیں اٹھارہ مسائل ہیں، اللہ نے انہیں لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ سے شروع کر کے اسی پر ختم کیا ہے، یعنی ابتداء وانتہا توحید پر فرمائی یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا ورنہ تو ذلیل و بے یار و مددگار ہو جائیگا اور خاتمہ پر فرمایا اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود مت بنا ورنہ تو جہنم میں ذلت و خواری سے دھکیل دیا جائیگا۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان مسائل کی اہمیت اس طور پر بتائی کہ فرمایا، یہ وہ باتیں ہیں کہ اللہ نے تجھ پر حکمت میں سے نازل فرمائیں۔ (۱۱) سورۃ نساء کی وہ آیت جو حقوق عشرہ (دس حق) کی آیت کہلاتی ہے جسے اللہ عزوجل نے اپنے اس حکم سے شروع فرمایا "صرف اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک مت بناؤ"۔ (۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا بیان جو آپ نے موت کے وقت فرمائی۔ (۱۳) اللہ کا بندوں پر کیا حق ہوتا ہے اس کو جاننا۔ (۱۴) بندوں کا اللہ پر کیا حق ہوتا ہے اُس کو جاننا۔ (۱۵) اس مسئلہ کو بہت سے صحابہ نہیں جانتے تھے۔ (۱۶) مصلحت کی بنا پر علم کو چھپانا جائز ہے۔ (۱۷) مسلمان کو ایسی باتوں کی خوشخبری دینا جن سے وہ خوش ہو۔ (۱۸) اس بات کا ڈر کہ کہیں لوگ اللہ کی رحمت پر بھروسہ نہ کر لیں۔ (۱۹) جس آدمی کو کسی چیز کی خبر نہ ہو تو اس میں اللہ و رسول کی طرف علم کو سپرد کر دینا چاہیئے۔ (۲۰) بعض آدمیوں سے علم کی خاص باتیں کہنا۔ (۲۱) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فروتنی اور تواضع یعنی آپ کا گدھے پر سوار ہونا اور ایک آدمی کو پیچھے بٹھانا۔ (۲۲) جانور پر دوسرے آدمی کو پیچھے بٹھانا۔ (۲۳) معاذ بن جبل کی فضیلت۔ (۲۴) مسئلہ توحید کی عظمت شان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
فضلِ التَّوْحيدِ وما يُكَفِّرُ من الذُّنُوبِ

وقولِ الله تعالى : ﴿ الذين آمنوا ولم يَلبِسُوا إيمانَهُمْ بظلْمٍ ﴾ الآية . عن عُبادةَ بن الصامتِ قال : قال رسول الله ﷺ : « من شهدَ أن لا إلَهَ إلا اللهُ وحدهُ لا شريكَ له وأنَّ محمدًا عبده ورسولُه ، وأن عيسى عبدُ اللهِ ورسوله وكلمتهُ ألقاها إلى مَرْيَمَ ورُوحٌ منه . والجَنَّ حقٌّ ، والنارَ حقٌّ ، أدخله اللهُ الجنة على ما كان من العمل » أخرجاهُ . ولهما فى حديث عِتْبانَ : « فإنَّ اللهَ حرَّمَ على النار من قال لا إله إلا اللهُ يَبتغى بذلك وَجْهَ اللهِ » . وعن أبى سعيدٍ الخُدْرىِّ عن رسول الله ﷺ قال « قال موسى : يا ربِّ عَلِّمنى شيئًا أذكُرُكَ وأدعُوكَ به ، قال : قُلْ يا موسى : لا إله إلا الله ، قال : يا ربِّ كلُّ عِبادِكَ يقولون هذا؟ قال : يا موسى . لو أنَّ السَّمٰواتِ السبعَ وعامِرَهُنَّ غيرى والأَرَضِينَ السبعَ فى كِفَّةٍ ، ولا إله إلا اللهُ فى كِفَّةٍ ، مالتْ بهنَّ لا اله إلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید کی فضیلت اور اس کا بیان کہ توحید تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان میں کسی قسم کا ظلم نہیں ملایا۔" عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو کوئی اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی روح ہیں اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے۔ جو ان باتوں کو حق مانے گا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ کچھ بھی عمل کئے ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری و مسلم میں عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے آگ پر ہر اس شخص کو حرام کر دیا جو اس کی خوشی کے لئے سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے پروردگار مجھے ایسی چیز بتا جس سے تیری یاد کروں اور تجھ سے دعا کیا کروں۔ فرمایا، موسیٰ لا الہ الا اللہ کہو، موسیٰ نے کہا اے پروردگار، اسے تو تیرے سب بندے کہا کرتے ہیں۔ فرمایا، اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور ان کے باشندے بجز میرے ایک پلہ میں ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پلہ میں تو لا الہ الا اللہ سب سے زیادہ وزن میں ہوگا، ابن حبان اور حاکم نے اسے روایت کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ » رواه ابن حِبَّانَ والحاكم وصحّحهُ . وللترْمذىّ — وحَسَّنهُ — عن أنسٍ : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : « قال اللهُ تعالى : يا ابنَ آدمَ ، لو أتيتنى بِقُرَابِ الأرضِ خطايَا ، ثم لِقِيتنِي لا تُشركُ بِي شيئًا ، لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مغفرةً » .

« فيه مسائل » : الأولى سعة فضل الله . الثانية كثرة ثواب التوحيد عند الله . الثالثة تكفيره مع ذلك للذنوب . الرابعة تفسير الآية التي في سورة الأنعام . الخامسة تأمل الخمس اللواتي فى حديث عُبادة . السادسة أنك إذا جمعت بينه وبين حديث عتبان وما بعده تبين لك معنى قول « لا إله إلا الله » ، وتبين لك خطأ المغرورين . السابعة التنبيه للشرط الذى فى حديث عتبان . الثامنة كون الأنبياء يحتاجون للتنبيه على فضل لا إله إلا الله . التاسعة التنبيه لرجحانها بجميع المخلوقات ، مع أن كثيرًا ممن يقولها يخف ميزانه . العاشرة النص على أن الأرضين سبع كالسموات . الحادية عشرة أن لهن عُمَّاراً . الثانية عشرة إثبات الصفات خلافًا للأشعرية . الثالثة عشرة أنك إذا عرفت حديث أنس عرفت أن قوله فى حديث عتبان « فإن الله حرم على النار من قال لا إله إلا الله يبتغى بذلك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صحیح کہا، ترمذی میں بسند حسن حضرت انس رضؓ سے مروی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اے ابن آدم اگر تو میرے پاس زمین بھر کے گناہ لائے پھر تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھ سے زمین بھر کر مغفرت سے ملوں گا۔

اس باب میں بیس مسائل ہیں۔

(۱) اللہ کے فضل کی وسعت (۲) توحید کا ثواب اللہ کے نزدیک بہت ہے (۳) ثواب کے علاوہ توحید گناہوں کا کفارہ بھی ہے (۴) سورۂ انعام کی آیت کی تفسیر۔ (۵) عبادہ بن صامت کی حدیث میں جو پانچ باتیں ہیں ان میں غور کرنا (۶) جب تم اس حدیث اور عتبان وغیرہ کی حدیث کو جمع کرو گے تو لا الہ الا اللہ کہنے کے معنی سمجھ میں آجائیں گے اور جو لوگ دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں (کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لیا چاہے ہر قسم کا شرک کرتے رہیں) ان کی غلطی واضح ہو جائے گی۔ (۷) عتبان کی حدیث میں جو شرط ہے اس پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ (۸) انبیاء علیہم السلام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔ (۹) اس پر غور کرنا چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ تمام چیزوں سے بھاری ہے مگر بہت سے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے ترازو ہلکے ہوں گے۔ (۱۰) یہ حکم کہ آسمان کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔ (۱۱) ان زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔ (۱۲) اللہ کی صفات کا ثبوت بخلاف اشعریہ کے جو انکار کرتے ہیں۔ (۱۳) جب تم انس رضؓ کی حدیث سمجھ لو گے تو معلوم ہو جائے گا کہ عتبان کی حدیث میں یہ فرمانا کہ "اللہ نے حرام کیا ہے آگ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجه الله » أنه ترك الشرك ، ليس قولها باللسان . الرابعة عشرة تأمل الجمع بين كون عيسى ومحمد عبدَيِ الله ورسولَيْه . الخامسة عشرة معرفة اختصاص عيسى بكونه كلمة الله . السادسة عشرة معرفة كونه روحًا منه . السابعة عشرة معرفة فضل الإيمان بالجنة والنار . الثامنة عشرة معرفة قوله « على ما كان من العمل » . التاسعة عشرة معرفة أن الميزان له كفتان . العشرون معرفة ذكر الوجه .

باب
مَنْ حَقَّقَ التوحيدَ دخلَ الجنة بغير حسابٍ

وقولِ الله تعالى : ﴿ إن إبرٰهيم كان أُمةً قانتًا للهِ حنيفًا ولم يكُ من المشركينَ ﴾ . وقال : ﴿ والَّذِينَ هم بِربهمْ لا يُشركونَ ﴾ .

عن حُصينِ بن عبد الرحمٰن قال : « كنتُ عند سعيدِ بن جُبيْرٍ فقال : أيُّكم رأى الكوكبَ الذى انقضَّ البارحةَ ؟ فقلتُ : أنا ، ثم قلتُ : أمَا إنِّى لم أكنْ فى صلاةٍ ، ولكنِّى لُدِغتُ ، قال : فما صنعتَ ؟ قلتُ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو جو لا الہ الا اللہ کہے اللہ کی مرضی کے لیے" اس سے مقصود شرک کو چھوڑنا ہے نہ یہ کہ زبان سے کلمہ کہنا۔ (۱۴) عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو اللہ کا بندہ اور رسول کہنا، اس میں غور کرو۔ (۱۵) عیسیٰ علیہ السلام کا کلمۃ اللہ ہونا۔ (۱۶) اُن کا رُوح اللہ ہونا۔ (۱۷) جنت و دوزخ پر ایمان لانے کی فضیلت۔ (۱۸) یہ بات بھی سمجھنا جو حدیث عبادہؓ میں ہے (وُہ جنت میں جائے گا) جو کچھ بھی عمل رکھتا ہو۔ (۱۹) ترازو کے دو پلڑے ہیں۔ (۲۰) اللہ کے لئے "وجہ" کے لفظ کا استعمال جس کے لفظی معنی "منہ" ہیں اس کو سمجھنا۔

اس کا بیان کہ جو سچی توحید رکھے گا وُہ بلا حساب جنت میں داخل ہوگا

اور اللہ کا فرمان" یقیناً ابراہیم ایک امت تھا اور خدا کا فرمانبردار، یک طرفہ تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا" اور فرمایا" اور وہ لوگ جو اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں بناتے" حصین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جُبیرؓ کے پاس تھا، وہ بولے گذشتہ شب جو تارا ٹوٹا تھا اُسے کس نے دیکھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں میں نے دیکھا تھا۔ پھر میں نے کہا کہ میں اس وقت نماز میں نہ تھا بلکہ مجھے زہریلے جانور نے کاٹا تھا۔ سعید بن جُبیرؓ نے کہا، پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا، منتر پڑھوایا۔ بولے تم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارتقيت ، قال : فما حَمَلَكَ على ذلك ؟ قلت : حديثٌ حدثناهُ الشعبيُّ ، قال : وما حدّثكمْ ؟ قلتُ : حدثنا عن بُرَيْدَةَ بن الحُصَيْبِ أنه قال : لا رُقْيةَ إلا منْ عَيْنٍ أو حُمَةٍ ، قال : قد أحْسَنَ مَنِ نتهى إلى ما سمعَ . ولكنْ حدثنا ابنُ عباسٍ عن النبي ﷺ أنهُ قال : عُرِضتْ عليَّ الأُمَمُ ، فرأيتُ النبيَّ ومعه الرهطُ . والنبيَّ ومعهُ الرجلُ والرجُلانِ ، والنبيَّ وليس معه أحدٌ . إذ رُفِع لِي سَوادٌ عظيمٌ . فظننت أنهم أُمَّتى ، فقيل لى : هذا موسى وقومُه ، فنظرتُ فإذا سَوادُ عظيمٌ . فقيل لى : هذه أُمَّتُكَ ، ومعهم سبعون ألفًا يدخلون الجنة بغيرِ حسابٍ ولا عذابٍ ، ثمَّ نهضَ فدخلَ منزِلَه . فخاضَ الناسُ فى أولئكَ ، فقال بعضُهم : فلعلهمْ الذينَ صَحِبوا رسولَ الله ﷺ ، وقال بعضُهم : فلعلهمْ الذينَ وُلِدُوا فى الإسلامِ فلم يُشركوا بالله شيئًا . وذكرُوا أشياءَ ، فخرج عليهم رسول الله ﷺ فأخبروهُ ، فقال : هُمُ الذين لا يَسْتَرْقُونَ ولا يَكْتَوُونَ ولا يَتطيَّرُونَ ، وعلى ربهمْ يَتوكَّلُونَ . فقام عُكَّاشَةُ بن مِحْصَنٍ فقال :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا کیوں کیا؟ میں نے جواب دیا کہ ہمیں شعبی نے ایک حدیث بتائی ہے اس بنا پر کیا۔ پوچھا، شعبی نے کیا حدیث بیان کی تھی؟ میں نے کہا، بُریدہ بن حُصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے منتر صرف نظر اور زہریلے جانور کے لئے دُرست ہے۔ سعید بن جُبیرؓ نے کہا، بیشک جس نے اپنے علم کے مطابق کیا ٹھیک کیا، لیکن ہمیں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سُنائی کہ آپ نے فرمایا "مجھ پر پہلی اُمتیں پیش ہوئیں، سو میں نے نبی اور ان کے ساتھ ایک جماعت دیکھی، اور نبی جس کے ساتھ ایک یا دو مرد تھے اور ایسا نبی جس کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ اس اثنا میں بڑی جماعت مجھے دکھائی دی۔ میں نے خیال کیا۔ یہ میری امت ہے، تو مجھ سے کہا گیا "نہیں" یہ موسیٰ اور ان کی قوم ہیں۔ پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ مجھ سے کہا گیا، یہ تمہاری امت ہے، اور ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہیں جو جنت میں بے حساب و بے عذاب داخل ہوں گے۔ پھر آپ یہ فرما کر گھر میں تشریف لے گئے۔ پس لوگوں نے اس ستر ہزار کی بابت چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ بعض نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہوں گے جو آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور بعض نے کہا شاید مسلمانوں کی وہ اولاد ہیں کہ اسلام میں پیدا ہوئے اور کسی قسم کا شرک نہیں کیا اور اسی قسم کی اور باتیں بولے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا "یہ وہ لوگ ہیں کہ منتر نہیں پھنکواتے نہ داغ لگواتے ہیں، نہ بدفالی لیتے ہیں اور صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ عکّاشہ بن محصن اُٹھ کر بولے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ مجھے اُن میں سے کر دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادْعُ اللهَ أن يجعلنى منهم ، قال : أنتَ منهم ، ثم قام رجلٌ آخرُ فقال : ادْعُ اللهَ أن يجعلنى منهم ، فقال : سَبَقك بها عُكّاشَةُ » .

« فيه مسائل » : الأولى معرفة مراتب الناس فى التوحيد . الثانية ما معنى تحقيقه . الثالثة ثناؤه سبحانه على إبراهيم بكونه لم يك من المشركين . الرابعة ثناؤه على سادات الأولياء بسلامتهم من الشرك . الخامسة كون ترك الرقية والكى من تحقيق التوحيد . السادسة كون الجامع لتلك الخصال هو التوكل . السابعة عمق علم الصحابة لمعرفتهم أنهم لم ينالوا ذلك إلا بعمل . الثامنة حرصهم على الخير . التاسعة فضيلة هذه الأمة بالكمية والكيفية . العاشرة فضيلة أصحاب موسى . الحادية عشرة عرض الأمم عليه ، عليه الصلاة والسلام . الثانية عشرة أن كل أمة تحشر وحدها مع نبيها . الثالثة عشرة قلة من استجاب للأنبياء . الرابعة عشرة أن من لم يجبه أحد يأتى وحده . الخامسة عشرة ثمرة هذا العلم ، وهو عدم الاغترار بالكثرة وعدم الزهد فى القلة . السادسة عشرة الرخصة فى الرقية من العين والحمة . السابعة عشرة عمق علم السلف لقوله « قد أحسن من انتهى إلى ما سمع ولكن كذا وكذا » فعلم أن الحديث الأول لا يخالف الثانى . الثامنة عشرة بعد السلف عن مدح الإنسان بما ليس فيه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا، تو اُن میں سے ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص بھی اُٹھ کر بولا کہ میرے واسطے بھی دُعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا، عکاشہ اسے لے گیا۔ (بخاری و مسلم)

اس میں بائیس ۲۲ مطالب ہیں۔

(۱) توحید میں لوگوں کے مختلف مراتب ہیں۔ (۲) حقیقی توحید کیا ہے؟ (۳) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف اس طرح کرنا کہ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (۴) اللہ عزوجل کا اپنے برگزیدہ بندوں کی تعریف اس طرح کرنا کہ وہ شرک سے پاک تھے۔ (۵) منتر اور آگ سے بدن پر بطور علاج داغ لگوانا ان دونوں کو چھوڑنا حقیقی توحید میں سے ہے۔ (۶) ان تمام خصلتوں کو جمع کرنے والی چیز توکل ہے یعنی اصلی سبب وہی ہے۔ (۷) صحابہ کرامؓ کے علم کی گہرائی کیونکہ وہ سمجھے کہ یہ درجہ بغیر عمل کے نہیں حاصل ہوسکتا۔ (۸) بھلائی میں اُن کی رغبت۔ (۹) اُمتِ محمدیہ کی فضیلت باعتبار تعداد اور صفت کے۔ (۱۰) موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کی فضیلت۔ (۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمتوں کا پیش ہونا۔ (۱۲) ہر ایک امت اکیلی اپنے نبی کے ساتھ اٹھائی جاوے گی۔ (۱۳) انبیاء کے ماننے والوں کی کمی۔ (۱۴) جس نبی کو کسی نے نہ مانا ہوگا وہ اکیلے اُٹھے گا۔ (۱۵) اس علم کا نتیجہ یعنی کثرت سے دھوکا نہ کھانا چاہیے اور قلت سے بلاوجہ اعراض نہ کرنا چاہیئے۔ (۱۶) نظر اور زہریلے جانوروں میں منتر کی اجازت ہے۔ (بشرطیکہ شرکیہ الفاظ نہ ہوں)

(۱۷) سلف صالحین کے علم میں گہرائی اور کمال جیسا کہ کہا "جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا اچھا کیا"۔ مگر یہ باتیں (یعنی اس سے اولیٰ ہیں) اس سے معلوم ہوگیا کہ پہلی حدیث دوسری کے مخالف نہیں۔ (۱۸) سلف صالحین کا کسی کی بے جا تعریف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التاسعة عشرة قوله « أنت منهم » علم من أعلام النبوة . العشرون فضيلة عكاشة . الحادية والعشرون استعمال المعاريض . الثانية والعشرون حسن خلقه ﷺ .

باب
الخوف من الشِّرْك

وقولِ الله عز وجل : ﴿ إن اللهَ لا يغفرُ أن يُشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاءُ ﴾ .

وقال الخليل عليه السلام : (واجْنُبنى وبَنِيَّ أن نعبُدَ الأصنام) .

وفى الحديث : « أَخْوَفُ ما أخافُ عليكم الشِّركُ الأصغرُ ، فسُئل عنه ؟ فقال : الرِّياءُ » . وعن ابن مسعود رضى الله عنه ، أن رسول الله ﷺ قال : « مَن مات وهو يدعو من دون الله نِدًّا دخل النار » . رواه البخارى . ولمسلم عن جابر رضى الله عنه ، أن رسول الله ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچنا۔ (۱۹) آپ کا عکاشہ سے یہ فرمانا کہ تو ان میں سے ہے۔ نبوت کے نشانوں میں سے ہے۔ (۲۰) عکاشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ (۲۱) تصریح کی بجائے تعریض و کنایہ کا استعمال کرنا۔ (۲۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسنِ خُلق۔

شرک سے ڈرنے کا بیان

اور اللہ عزوجل کا فرمان "بے شک اللہ شرک کو نہیں بخشتا اور شرک کے سوا جو کچھ گناہ جس کے لئے چاہے بخشتا ہے"

اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنی دعا میں کہا "اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا"

اور حدیث شریف میں ہے "تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے وہ شرک اصغر (چھوٹا شرک) ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا، ریاکاری۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی اس حال میں مرجائے کہ وہ اللہ کا شریک کرتا ہو، جہنم میں جائے گا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے) مسلم میں جابرؓ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی اللہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال : « من لقى الله لا يشرك به شيئًا دخل الجنة ، ومن لقيَهُ يشرك به شيئًا دخل النار » .

« فيه مسائل » الأولى الخوف من الشرك . الثانية أن الرياء من الشرك . الثالثة أنه من الشرك الأصغر . الرابعة أنه أخوف ما يخاف منه على الصالحين . الخامسة قرب الجنة والنار . السادسة الجمع بين قربهما فى حديث واحد . السابعة أنه من لقيه لا يشرك به شيئا دخل الجنة ، ومن لقيه يشرك به شيئًا دخل النار ولو كان من أعبد الناس . الثامنة المسألة العظيمة ، سؤال الخليل له ولبنيه وقاية عبادة الأصنام . التاسعة اعتباره بحال الأكثر لقوله : ﴿ رب إنهن أضللن كثيرًا من الناس ﴾ . العاشرة فيه تفسير « لا إله إلا الله » كما ذكره البخارى . الحادية عشرة فضيلة من سلم من الشرك .

باب
الدعاء إلى شهادة أن لا إله إلا الله

وقولِ الله تعالى : ﴿ قل هذه سَبيلى أَدْعُو إلى الله على بصيرةٍ ﴾ الآية .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملے اور وہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرتا ہو جنت میں جائے گا اور جو اس سے ملے شرک کرتے ہوئے جہنم میں جائے گا۔

اس میں گیارہ مطالب ہیں۔

(۱) شرک سے خوف کرنا۔ (۲) ریاکاری شرک میں سے ہے۔ (۳) ریا شرکِ اصغر ہے۔ (۴) نیک لوگوں پر بہ نسبت اور چیزوں کے ریاء کا زیادہ خوف کیا جاتا ہے۔ (۵) جنت و دوزخ کا قریب ہونا۔ (۶) ان دونوں کے قریب ہونے کو ایک حدیث میں جمع کرنا۔ (۷) جو بغیر شرک کے خدا سے ملیگا وہ جنت میں جائے گا اور جو شرک سے ملے گا وہ جہنم میں جائے گا، اگرچہ بڑا عابد وزاہد کیوں نہ ہو۔ (۸) اہم مسئلہ یعنی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا اپنے اور اپنی اولاد کے لئے بُت پرستی سے بچنے کے لئے دُعا کرنا۔ (۹) حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا اکثر لوگوں کی حالت سے عبرت حاصل کرنا، جیسا کہ کہا "اے پروردگار! ان بُتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے"۔ (۱۰) اس میں لا الہ الا اللہ کی تفسیر ہے، جیسا کہ بخاریؒ نے بیان کیا۔ (۱۱) شرک سے بچنے والے کی فضیلت۔

اس کا بیان کہ لا الہ الا اللہ کے اقرار کے لئے لوگوں کو بُلایا جائے

"کہدے یہ میرا راستہ ہے کہ میں اور میری پیروی کرنے والے اللہ کی طرف عقل و بصیرت سے بُلاتے ہیں"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عباس رضى الله عنهما : « أن رسول الله ﷺ لمَّا بعث مُعاذًا إلى اليمن قال : إنك تأتى قومًا من أهل الكتاب ، فليكُنْ أولَ ما تدعوهم إليه شهادةُ أن لا إله إلا الله – وفى رواية : إلى أن يوحِّدوا اللهَ – فإن هم أطاعوك لذلك فأَعلِمهم أن الله افترض عليهم خمسَ صلواتٍ فى كلِّ يوم وليلةٍ ، فإن هم أطاعوك لذلك ، فأعلِمهم أن الله افترض عليهم صدقةً تؤخذ من أغنيائهم فتُردُّ على فقرائهم . فإن هم أطاعوك لذلك ، فإيَّاك وكرائمَ أموالِهم ، واتَّقِ دعوةَ المظلوم . فإنه ليس بينها وبين الله حجاب » أخرجاه . ولهما عن سهل بن سعد رضى الله عنه : « أن رسول الله ﷺ قال يومَ خيبرَ : لَأُعطِيَنَّ الرايةَ غدًا رجلاً يحبّ الله ورسولَه ، ويحبُّه اللهُ ورسولُه . يفتحُ الله على يديْه ، فبات الناس يَدُوكُونَ ليلتَهم ، أَيهم يُعطاها ، فلما أصبحوا غدَوْا على رسول الله ﷺ ، كلهم يرجو أن يُعطاها ، فقال : أين عليُّ بن أبى طالب ؟ فقيل : هو يَشتكى عينيه ، فأرسلوا إليه فأُتىَ به . فبصق فى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا تو ان سے کہا کہ تم اہلِ کتاب کی ایک قوم میں جا رہے ہو، سو سب سے پہلے جس چیز کی طرف تم انہیں دعوت دو، وہ لا الٰہ الا اللہ کا سچے دل سے اقرار ہے اور ایک روایت میں اس کی جگہ اللہ کی توحید ہے۔ پس اگر وہ لوگ یہ قبول کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر ہر رات و دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اسے قبول کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو اُن کے مالدار لوگوں سے لے کر فقراء میں تقسیم کیا جائے گا۔ پس اگر وہ اسے قبول کر لیں تو اُن کے عمدہ مالوں کے لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا نہ لینا، اس لئے کہ اس میں اور اللہ میں کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ اسے بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا۔

اور بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے آخری دن فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اسی کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔ پس لوگ رات بھر خیال دوڑاتے رہے کہ کس کو دیا جائیگا جب صبح ہوئی تو آپ کے حضور میں آئے۔ ہر ایک یہی امید کئے تھا کہ اسی کو آپ جھنڈا دیں گے۔ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ جواب ملا کہ اُن کی آنکھیں دُکھ رہی ہیں۔ ایک آدمی بھیجا کہ انہیں لے آوے۔ جب آگئے تو دُعا کی اور آنکھوں میں تھوکا۔ اسی وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَينيه ودعا له ، فبرأ كأن لم يكن به وجع ، فاعطاه الرايةَ ، فقال : انْفُذْ على رِسْلِك حتى تنزلَ بساحتهم . ثم ادْعُهم إلى الإسلام ، وأخبرْهم بما يجب عليهم من حق الله تعالى فيه ، فوالله لَأَنْ يَهدىَ اللهُ بك رجلاً واحدًا خيرٌ لك من حُمْرِ النَّعَمْ » .

يَدُوكُون : أى يخوضون .

« فيه مسائل » : الأولى أن الدعوة إلى الله طريق من اتبعه ﷺ . الثانية التنبيه على الإخلاص ، لأن كثيرًا من الناس لو دعا إلى الحق فهو يدعو إلى نفسه . الثالثة أن البصيرة من الفرائض . الرابعة من دلائل حسن التوحيد : كونه تنزيه الله تعالى عن المسبة . الخامسة أن من قبح الشرك كونه مسبَّة لله . السادسة ، وهى من أهمها ، إبعاد المسلم عن المشركين لئلا يصير منهم ولو لم يشرك . السابعة كون التوحيد أول واجب . الثامنة أنه يبدأ به قبل كل شىء حتى الصلاة . التاسعة أن معنى « أن يوحدوا الله » معنى شهادة أن لا إله إلا الله . العاشرة أن الإنسان قد يكون من أهل الكتاب وهو لا يعرفها ، أو يعرفها ولا يعمل بها . الحادية عشرة التنبيه على التعليم بالتدريج . الثانية عشرة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھیں دُرست ہوگئیں گویا کچھ تھا ہی نہیں، پھر انہیں جھنڈا دیا اور فرمایا، جاؤ سہولت سے جب اُن کے میدان میں پہنچو تو انھیں اسلام کی طرف بلاؤ اور اللہ کے جو حقوق اُن پر عائد ہوتے ہیں ان کو بتاؤ۔ خدا کی قسم اگر ایک آدمی بھی تمہاری بدولت ہدایت پائے تو سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

اس میں تیس مطالب ہیں۔

(۱) آپ کے متبعین کا یہی طریقہ ہے کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بُلائیں۔ (۲) اس میں اخلاص کا بیان ہے کیوں کہ بہت سے لوگ جب حق کی طرف بُلاتے ہیں تو اپنے نفس کی عظمت کی طرف بلاتے ہیں۔ (۳) سوچ سمجھ کر دعوت دینا فرض ہے۔ (۴) توحید کی خوبی یہ ہے کہ وہ اللہ کی ذات کو بُرائی سے پاک کرتی ہے۔ (۵) شرک کی بُرائیوں میں سے یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں عیب لگاتا ہے۔ (۶) مسلمانوں کو مشرکوں سے بچانا، یہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان میں رہے، اگرچہ شرک نہ کرے۔ (۷) توحید سب سے پہلا فرض ہے جس کی دعوت دیجائے۔ (۸) سب سے پہلے توحید کی دعوت دیجائے گی، یہاں تک کہ نماز سے بھی پہلے۔ (۹) لا الہ الا اللہ کے اقرار کے یہی معنی ہیں کہ اللہ کی توحید کی جائے۔ (۱۰) انسان کبھی اہلِ کتاب ہوتا ہے اور وہ توحید کو نہیں جانتا، یا جانتا ہے مگر اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ (۱۱) تبدریج تعلیم دینے کی ضرورت پر توجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البداءة بالأهم فالأهم . الثالثة عشرة مصرف الزكاة . الرابعة عشرة كشف العالم الشبهة عن المتعلم . الخامسة عشرة النهى عن كرائم الأموال . السادسة عشرة اتقاء دعوة المظلوم . السابعة عشرة الإخبار بأنها لا تحجب . الثامنة عشرة من أدلة التوحيد ما جرى على سيد المرسلين وسادات الأولياء من المشقة والجوع والوباء . التاسعة عشرة قوله « لأعطين الراية » إلخ ، علم من أعلام النبوة . العشرون تفله فى عينيه علم من أعلامها أيضًا . الحادية والعشرون فضيلة على رضى الله عنه . الثانية والعشرون فضل الصحابة فى دوكهم تلك الليلة وشغلهم عن بشارة الفتح . الثالثة والعشرون الإيمان بالقدر ، لحصولها لمن لم يسع لها ومنعها عمن سعى . الرابعة والعشرون الأدب فى قوله « على رسلك » . الخامسة والعشرون الدعوة إلى الإسلام قبل القتال . السادسة والعشرون أنه مشروع لمن دُعوا قبل ذلك وقوتلوا . السابعة والعشرون الدعوة بالحكمة لقوله « أخبرهم بما يجب عليهم » . الثامنة والعشرون المعرفة بحق الله تعالى فى الإسلام . التاسعة والعشرون ثواب من اهتدى على يديه رجل واحد . الثلاثون الحلف على الفتيا .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلانا۔ (۱۲) یکے بعد دیگرے اہم باتوں کو بہ ترتیب بتانا چاہیئے۔ (۱۳) زکوٰۃ کہاں صرف کرنی چاہیئے۔ (۱۴) عالم کا طالب العلم کے ذہن سے شبہ دُور کرد دینا۔ (۱۵) زکوٰۃ میں عمدہ مالوں کے لینے سے ممانعت۔ (۱۶) مظلوم کی بد دعا سے بچنا۔ (۱۷) یہ خبر دینا کہ مظلوم کی دُعا کیلئے کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ (۱۸) جو کچھ سید المرسلین سیدا د لیا ء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دُکھ تکلیف، بھوک اور بیماری وغیرہ پہنچی یہ سب توحید کے دلائل سے ہے۔

(۱۹) آپ کا یہ فرمانا "کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا" الخ۔ نبوت کی نشانیوں میں سے ہے۔ آپ کا حضرت علی کی آنکھ میں تھوکنا بھی نبوت کی نشانیوں میں سے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ (۲۲) صحابہ کی فضیلت کہ وہ رات بھر اس خیال میں رہے کہ دیکھنا چاہیئے صبح جھنڈا کسے ملتا ہے۔ اس خیال میں فتح کی خوشخبری بھی بھول گئے۔

(۲۳) یہاں سے تقدیر پر ایمان لانا ثابت ہوتا ہے کیوں کہ جو جھنڈے کا خیال بھی نہ رکھتا تھا اُسے مل گیا، اور جو رات بھر اسی خیال میں رہا وہ محروم رہا۔

(۲۴) آپ کا ادب سکھانا، یعنی یہ فرمانا کہ "جاؤ جلدی نہ کرنا" (۲۵) جنگ سے بیشتر دعوتِ اسلام دینا۔

(۲۶) دعوتِ اسلام ہر حالت میں مشروع ہے، خواہ ان لوگوں سے پہلے پہل خطاب ہو، یا پہلے دعوت ہو چکی ہو اور جنگ بھی۔

(۲۷) حکمت ددانشمندی سے دعوت دینا، جیسا کہ آپ نے فرمایا، انہیں جو اُن پر فرض ہے، اس کی اطلاع دے۔

(۲۸) اسلام میں اللہ کا حق پہچاننا۔

(۲۹) اس شخص کی فضیلت جس کے ہاتھ پر ایک آدمی ہدایت پائے۔

(۳۰) کسی فتویٰ پر قسم کھانا۔ (جیسا کہ آپ نے قسم کھا کر بیان فرمایا۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
تفسير التوحيد وشهادةِ أن لا إله إلا الله

وقولِ الله تعالى : ﴿ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ ﴾ الآية . وقولِه : ﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي ﴾ الآية . وقولِه : ﴿ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ﴾ الآية . وقولِه : ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ﴾ الآية .

فى الصحيح عن النبي ﷺ أنه قال : « مَن قال لا إله إلا الله وكفر بما يُعبد من دون الله حرُم ماله ودمُه . وحسابُه على الله عز وجل » .

وشرح هذه الترجمة ما بعدها من الأبواب فيه أكبر المسائل وأهمها ، وهو تفسير التوحيد وتفسير الشهادة . وبيّنها بأمور واضحة : منها آية الإسراء ، بيّن فيها الرد على المشركين

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید اور کلمۂ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ" کے اقرار کا مطلب

اور اللہ عزوجل کا فرمان "یہ لوگ تو اللہ سے دعا کرتے رہتے تھے اور اُس کے قُرب کے ذریعے ڈھونڈتے تھے کہ کون زیادہ مقرب ہو۔"

اور فرمایا "جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ میں ان تمام چیزوں سے جن کی تم پرستش کرتے ہو، بیزار ہوں۔ مگر اُس اللہ کا ماننے والا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا، سو وہی مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔"

اور فرمایا "انھوں نے اپنے عالموں اور پیروں کو اللہ بنا دیا، اللہ کو چھوڑ کر۔"

اور فرمایا "اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، اُن سے وہ محبت رکھتے ہیں جو خدا سے ہونی چاہیے۔"

صحیح مسلم میں وارد ہے، آپ نے فرمایا "جو شخص کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور اللہ کے سوا جن چیزوں کی پرستش کی جاتی ہے اُن سے منکر ہو تو اس کا مال و خون حرام ہو گیا اور اس کے دل کا حال اللہ جانتا ہے۔"

اس باب کی شرح وہ تمام ابواب ہیں جو آئندہ آئیں گے۔ اس میں اہم ترین اور بزرگ ترین مسئلہ جو ہے، وہ توحید یعنی کلمۂ شہادت کے معنی ہیں جن کو چند باتوں سے واضح کر دیا گیا۔ ان میں سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ہے جس میں ان مشرکین کا صاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذين يدعون الصالحين . ففيها بيان أن هذا هو الشرْك الأكبر .
ومنها آية براءة . بيّن فيها أن أهل الكتاب اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابًا من دون الله . وبيّن أنهم لم يؤمروا إلا بأن يعبدوا إلهاً واحدًا . مع أن تفسيرها الذى لا إشكال فيه : طاعة العلماء والعُبَّاد فى غير المعصية . لا دعاؤهم إياهم .
ومنها قول الخليل عليه السلام للكفار : ﴿ إننى براءٌ مما تعبدون إلا الذى فطرنى ﴾ فاستثنى من المعبودين ربه ، وذكر سبحانه أن هذه البراءة وهذه الموالاة هى شهادة أن لا إله إلا الله . فقال : ﴿ وَجَعَلَها كلمةً باقيةً فى عَقِبه لعلهم يرجعون ﴾ .
ومنها آية البقرة فى الكفار الذين قال الله فيهم : ﴿ وما هم بخارجين من النار ﴾ ذكر أنهم يحبون أندادهم كحب الله ، فدل على أنهم يحبون الله حبًّا عظيمًا ولم يدخلهم فى الإسلام . فكيف بمن أحب النِّدَّ أكبر من حب الله؟ فكيف بمن لم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف رَد فرمایا ہے جو نیک لوگوں سے حاجتیں مانگتے اور انھیں وسیلہ گردانتے تھے۔
س میں صاف تصریح ہے کہ یہی کام شرکِ اکبر ہے یعنی اصلی شرک۔ اور اس میں آیت
بَراۃ ہے جس میں توضیح ہے کہ اہلِ کتاب نے اپنے علما و زاہدوں کو اللہ کے سوا رب بنا
رکھا ہے، اور انھیں صرف خدا کی عبادت کا حکم تھا، حالانکہ اس کی صاف کھلی یہ تفسیر
ہے کہ اس رب بنانے کے معنی ان علماء اور عابدوں کی فرمانبرداری ہے معصیت میں،
نہ کہ اُن سے دُعا کرنا۔

اور ان میں سے حضرت خلیل اللہ کا یہ قول کافروں سے ہے کہ "میں اللہ کے
سوا تمہارے تمام معبودوں سے بیزار ہوں۔ پس اللہ عزوجل کو ان کے تمام معبودوں
سے الگ کیا، پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بیان فرمایا کہ یہ بَرات مشرکین وشرک سے اوّ
یہ موالات ومحبّت اللہ والوں سے "لا الٰہ الا اللہ کے معنی ہیں، اسی کو فرمایا کہ اسے ان
کے خاندان میں یادگار کلمہ چھوڑا شاید کہ وہ لوٹ جائیں"۔

اور اس میں سے سورۃ بقرہ کی یہ آیت ایسے کافروں کی بابت جن کی شان میں فرمایا
"وہ ہرگز جہنم سے نہ نکلیں گے"۔ اس آیت میں یہ ذکر فرمایا کہ وہ اپنے شریکوں سے
اللہ کی سی محبّت رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بڑی محبّت رکھتے
تھے باوجود اس کے انہیں مسلمان نہیں کہا۔ پس اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جو شریک سے
اللہ کی بہ نسبت زیادہ محبّت رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ کہاں جائیں گے جو صرف شرکوں
سے محبت رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو جانتے ہی نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يحب إلا الندّ وحده ، ولم يحب الله ؟ ! ومنها قوله ﷺ : « من قال لا إله إلا الله وكفر بما يُعبد من دون الله حرم ماله ودمه ، وحسابه على الله » . وهذا من أعظم ما يبين معنى « لا إله إلا اَلله » . فإنه لم يجعل التلفظ بها عاصمًا للدم والمال . بل ولا معرفة معناها مع لفظها ، بل ولا الإقرار بذلك ، بل ولا كونه لا يدعو إلا الله وحده لا شريك له ، بل لا يحرم ماله ودمه حتى يضيف إلى ذلك الكفر بما يُعبد من دون الله ، فإن شك أو توقف لم يحرم ماله ودمه ، فيا لها من مسألة ما عظمها وأجلها . ويا له من بيان ما أوضحه . وحجة ما أقطعها للمنازع .

باب
مِن الشِّرك لُبسُ الحَلْقةِ والخَيط ونحوهما لرفع البلاءِ أو دفعهِ

وقول الله تعالى : ﴿ قل أفرأيتم ما تدعون من دون اللهِ إن أرادنِيَ الله بضُرٍّ هل هن كاشفاتُ ضره ﴾ الآية .

عن عِمرانَ بنَ حُصَيْن رضى الله عنه : أن النبى ﷺ رأى رجلاً فى يده حَلْقَةٌ من صُفْر ، فقال : ما هذه ؟ قال : من الواهنة ، فقال : انْزِعْها فإنها لا تزيدك إلا وهْنًا . فإنك لو مُتّ وهى عليك ما أفْلَحْتَ أبدًا »

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس میں سے آپ کا فرمانا کہ "جس نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کہا اور اللہ کے سوا تمام معبودوں سے کفر کیا اس کا مال وخون حرام ہوگیا اور اس کے دل کا حال خدا جانتا ہے"۔ یہ ان اہم ترین باتوں سے ہے جو لا الٰہ الا اللہ کے معنی بیان کرتی ہے۔

آپ نے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے کو مال وجان بچانے والا نہیں فرمایا، بلکہ اس کے لفظ ومعنی کے پہچاننے کو بھی نہیں بلکہ محض اقرار کو بھی نہیں، بلکہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کو پکارنے کو بھی نہیں، بلکہ اس کے جان و مال حرام نہ ہوں گے جب تک کہ اس کے ساتھ اللہ کے سوا جو معبود ہیں ان سے کفر نہ کرے، سو اگر شک کرے یا توقف کرے تو اس کی جان ومال حرام نہ ہوگی پس یہ کیا ہی عجیب مسئلہ ہے، جس کا کتنا بڑا زبردست مرتبہ ہے اور کیا واضح بیان ہے اور کیسی صریح حجت کہ نزاع کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔

اس کا بیان کہ کڑا، چھلا اور گنڈا وغیرہ بلاء دفع کرنے کے لئے پہننا شرک ہے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "کہدے، بتاؤ جن چیزوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے کیا وہ اس ضرر کو دور کر سکتے ہیں"؟

عمران رضؓ بن حصین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا حلقہ (کڑا یا چھلہ) دیکھا، فرمایا یہ کیا ہے؟ بولا کہ واہنہ کی وجہ سے ہے۔ فرمایا کہ اسے اتار دے، یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ نفع نہ دے گا۔ بلاشبہ اگر تو اُسے پہنے ہوئے مر جائے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواه أحمد بسند لا بأس به . وله عن عُقْبة بن عامر مرفوعًا : « مَن تعلَّق تَمِيمَةً فلا أتمَّ اللهُ له ، ومن تَعلق وَدَعةً فلا وَدَعَ اللهُ له » . وفى روايةٍ : « مَن تعلَّق تَميمةً فقد أشرك » . ولابن أبى حاتم عن حُذيفة : « أنه رأى رجلاً فى يده خَيطٌ من الحُمَّى ، فقطعه ، وتلا قولَه : ﴿ وما يؤمن أكثرُهم بالله إلا وهم مشركون ﴾ » .

« فيه مسائل » : الأولى التغليظ فى لبس الحلقة والخيط ونحوهما لمثل ذلك . الثانية أن الصحابى لو مات وهى عليه ما أفلح ، فيه شاهد لكلام الصحابة أن الشرك الأصغر أكبر من الكبائر . الثالثة أنه لم يعذر بالجهالة . الرابعة أنها لا تنفع فى العاجلة بل تضر ، لقوله « لا تزيدك إلا وهنًا » . الخامسة الإنكار بالتغليظ على من فعل مثل ذلك . السادسة التصريح بأن من علّق شيئًا وُكِلَ إليه . السابعة التصريح بأن من علّق تميمة فقد أشرك . الثامنة أن تعليق الخيط من الحمى من ذلك . التاسعة تلاوة حُذيفة الآية دليل على أن الصحابة يستدلون بالآيات التى فى الأكبر على الأصغر ، كما ذكر ابن عباس فى آية البقرة . العاشرة أن تعليق الودع من العين من ذلك . الحادية عشرة الدعاء على من تعلق تميمة أن الله لا يتم له ، ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له . أى لا ترك الله له .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ احمد نے اسے اچھی سند سے روایت کیا ہے۔

اور مسند احمد میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا، جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کا مطلب پورا نہ کرے اور جو سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے۔ ایک روایت میں ہے جس نے تعویذ لٹکایا ہو شرک کیا۔ ابن ابی حاتم نے حضرت حذیفہ سے بیان کیا کہ انھوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار کیلئے ڈورا بندھا دیکھا، اسے کاٹ ڈالا، پھر یہ آیت پڑھی "اور اکثر لوگ جو خدا کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔

اس میں گیارہ مطالب ہیں۔

(۱) چھلا دھاگہ وغیرہ باندھنے میں سخت حکم ہے (۲) صحابی اگر ایسی حالت میں مر جاتا تو کامیاب نہ ہوتا اسمیں صحابہ کے اس کلام کی دلیل پائی جاتی ہے کہ شرک اصغر بھی تمام بڑے گناہوں سے بڑا ہے۔ (۳) انسان جہالت کی وجہ سے شرک میں معذور نہیں ہوسکتا (۴) گنڈا چھلہ وغیرہ دنیا میں بھی ضرر رساں ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا "اس سے کمزوری ہی بڑھیگی"۔ (۵) سختی سے انکار ایسا کرنے والے پر (۶) صاف یہ بیان کر دینا کہ جو شخص کسی چیز کو لٹکائیگا وہ اسکے سپرد کیا جائیگا۔ (۷) جس نے تعویذ لٹکایا شرک کیا۔ (۸) تاگا بخار وغیرہ کیلئے لٹکانا بھی اس شرک میں داخل ہے۔ (۹) حضرت حذیفہ رض کا آیت سورۂ یوسف پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین شرک اکبر کی آیتیں شرک اصغر پر پڑھا کرتے تھے جیسا کہ ابن عباس نے سورۂ بقرہ کی آیت میں ذکر کیا ہے۔ (۱۰) سیپی وغیرہ نظر بد سے بچنے کیلئے لٹکانا اسی میں داخل ہے۔ (۱۱) اس شخص کو بد دعا دینا جو تعویذ لٹکائے کہ اللہ اسکا مطلب پورا نہ کرے اور جو سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے یعنی اللہ اسے مصیبت سے نہ چھوڑے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء في الرُّقَى والتَّمائمِ

في الصحيحِ عن أبي بَشيرٍ الأنصاري رضي الله عنه: «أنه كان مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره، فأرسل رسولاً أن لا يبقَيَنَّ في رقبةِ بعيرٍ قلادةٌ من وَتَرٍ أو قلادة إلا قُطِعَتْ». وعن ابن مسعودٍ رضي الله عنه، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إن الرُّقَى والتَّمائمَ والتِّوَلَةَ شِرْكٌ» رواه أحمد وأبو داودَ. وعن عبد الله بن عُكَيْمٍ مرفوعًا: «مَن تعلَّق شيئًا وُكِلَ إليهِ». رواه أحمد والتِّرمِذي. «التَّمائمُ»: شيءٌ يُعَلَّقُ على الأولاد يتّقون به العَيْنَ، لكن إذا كان المُعلَّقُ من القرآن فرخّص فيه بعضُ السَّلَف، وبعضهم لم يرخِّص فيه، ويجعله من المنهيِّ عنه، منهم ابن مسعودٍ رضي الله عنه. و«الرُّقَى»: هي التي تسمى العزائم، وخصَّ منها الدليل ما خَلَا من الشِّرْك. فقد رَخَّص فيه رسول الله ﷺ من العَيْنِ والحُمَةِ. و«التِّوَلَةُ»:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتروں اور تعویذوں کا بیان

صحیح مسلم میں ابو بشیر انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کسی سفر میں تھے آپ نے ایک منادی کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت باقی نہ رہے۔ (اسے نظرِبد کے لئے باندھ دیا کرتے تھے) اگر ہو تو کاٹ دی جائے۔

ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا، فرماتے تھے: منتر، تعویذ، گنڈے اور حُب کے اعمال سب شرک ہیں۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

عبداللہ بن حکیم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا" جو کوئی کسی چیز کو لٹکائے گا۔ اسی کے حوالے کیا جائے گا" احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔

تمائم وہ چیز ہے کہ بچوں پر نظر سے بچانے کیلئے لٹکاتے تھے اگر جو چیز لٹکائی جاتی قرآن میں سے ہو تو سلف میں سے بعض اس کی اجازت دیتے ہیں اور بعض اجازت نہیں دیتے بلکہ ممنوع قرار دیتے ہیں۔ ان میں سے ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ منع کرتے تھے۔

اور رُقی جن کو عزائم بھی کہتے ہیں یعنی منتر۔ دلیل کی رُو سے جس منتر میں شرک نہ ہو اس کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اور زہریلے جانوروں میں رخصت دی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هى شيءٌ يصنعونه يزعمون أنه يحبب المرأة إلى زوجها والرجل إلى امرأته . وروى أحمد عن رُوَيْفِعٍ ، قال : قال لى رسول الله ﷺ : « يا رُوَيْفِعُ ، لعل الحياة تطول بك ، فأخبِرِ الناسَ أن مَن عَقَدَ لِحْيته ، أو تقلَّد وَتَرًا ، أو استنجى برجيعِ دابَّةٍ أو عَظْمٍ ، فإن محمدًا برىءٌ منه » . وعن سعيد بن جُبَير قال : « مَن قَطَعَ تَمِيمَةً مِن إنسان كان كَعَدْل رَقَبةٍ » . رواه وكيع ، وله عن إبراهيم ، قال : كانوا يكرهون التَّمائم كلَّها من القرآن وغيرِ القرآن .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير الرقى والتمائم . الثانية تفسير التولة . الثالثة أن هذه الثلاث كلها من الشرك من غير استثناء . الرابعة أن الرقية بالكلام الحق من العين والحمة ليس من ذلك . الخامسة أن التميمة إذا كانت من القرآن فقد اختلف العلماء هل هى من ذلك أم لا ؟ السادسة أن تعليق الأوتار على الدوابّ من العين من ذلك . السابعة الوعيد الشديد على من تعلَّق وتراً . الثامنة فضل ثواب من قطع تميمة من إنسان . التاسعة أن كلام إبراهيم لا يخالف ما تقدم من الاختلاف . لأن مراده أصحاب عبد الله .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تِولہ وہ عمل ہے جسے اس خیال سے کیا کرتے تھے کہ عورت مرد میں محبت پیدا کرائے۔ (چاہے یہ گنڈا تعویذ ہو یا اور کچھ)۔

احمد نے رُوَیفع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رویفع شاید تم مدت تک زندہ رہو، سو لوگوں کو یہ پہنچا دینا کہ جس نے اپنی داڑھی کی گرہ لگائی، یا تانت گردن میں لٹکائی، یا گوبر یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بَری ہیں"۔

سعید بن جُبیر رضؓ کہتے ہیں، جس نے آدمی کی تعویذ کو کاٹ دیا گویا اُس نے ایک جان آزاد کی۔ وکیع نے اسے روایت کیا۔ اور یہ بھی ابراہیم نخعی سے ہے کہ ہر قسم کے تعویذوں کو پہلے لوگ ناپسند کرتے تھے، خواہ قرآن سے ہوں یا اس کے سوا۔

اس میں نو۹ مطالب ہیں۔

(۱) رُقیٰ (منتر) اور تمائم (تعویذوں) کی تفسیر۔ (۲) تِولہ یعنی حُبّ کے عمل کی تفسیر۔ (۳) یہ تینوں بلا تخصیص شرک ہیں۔ (۴) غیر شرکیہ کلام سے منتر کرنا، نظر اور زہریلے جانوروں میں شرک میں داخل نہیں ہے۔ (۵) تعویذ جب کہ آیت قرآنی ہو تو علماء میں اختلاف ہے کہ یہ شرک ہے یا نہیں؟ (۶) جانور پر تانت نظر کے خیال سے لٹکانا، اسی میں سے ہے۔ (۷) سخت سزا اس شخص کیلئے ہے کہ تانت لگاتے۔ (۸) اس شخص کا ثواب جو کسی آدمی کے تعویذ کو کاٹ ڈالے۔ (۹) ابراہیم نخعی کا یہ کہنا کہ پہلے لوگ تعویذوں کو مکروہ سمجھتے تھے، خواہ قرآن سے ہوں یا غیر قرآن سے، یہ ہمارے پہلے بیان کے خلاف نہیں ہے، کیونکہ اس سے مطلب ابن مسعودؓ کے شاگرد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
من تَبَرَّكَ بشجرةٍ أو حَجرٍ ونحوهما

وقولِ الله تعالى : ﴿ أفرأيتم اللّات والعُزّى ﴾ الآيات .

عن أبي واقدٍ اللَّيْثيِّ قال : « خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى حُنَيْن ، ونحن حُدَثاءُ عهدٍ بكفرٍ ، وللمشركين سِدْرة يعكُفون عندها ويَنُوطون بها أسلحتَهم ، يقال لها ذاتُ أنواطٍ ، فمررنا بسِدْرةٍ ، فقلنا : يا رسول الله ، اجعل لنا ذاتَ أنْواطٍ كما لهم ذاتُ أنواطٍ ، فقال رسول الله ﷺ : اللهُ أكبرُ ، إنها السُّنن . قلتم والذى نفسي بيده كما قالتْ بنو إسرائيل لموسى : ﴿ اجعل لنا إلهاً كما لهم آلهة ، قال : إنكم قومٌ تجهلون ﴾ لَتَركَبُنَّ سُنَن من كان قبلكم » . رواه الترمذيُّ وصحَّحَه .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية النجم . الثانية معرفة صورة الأمر الذى طلبوا . الثالثة كونهم لم يفعلوا . الرابعة كونهم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت اور پتھر وغیرہ سے تبرک لینے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "سو بتاؤ تم لات و عزّیٰ کو"

ابو واقد لیثی کہتے ہیں، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حُنین میں نکلے اور ابھی ابھی ہم مسلمان ہوئے تھے، مشرکوں نے ایک بیری کو طواف کیلئے منتخب کیا تھا اور اس پر اپنے ہتھیار بھی لٹکاتے تھے جس کا نام ذات انواط رکھا تھا، سو ہم بھی ایک بیری پر گذرے، اس وقت ہم نے آپ سے عرض کیا کہ ہمارے واسطے بھی ایک ذات انواط بنائیے جیسا کہ کفار کا ہے۔ آپ نے فرمایا" اللہ اکبر، یہی تو راستے ہیں، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نے بھی وہی بات کی جو بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کی تھی کہ "ہمارے واسطے بھی کوئی ایک معبود ایسا بنا جیسا کہ ان کے ہیں"۔ موسیٰ نے جواب دیا کہ تم بڑی جاہل قوم ہو"۔

پھر فرمایا، "ضرور تم اگلی اُمتوں کے طریقوں پر چلو گے"۔ اسے ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا۔

اس میں بائیس مطالب ہیں۔

(۱) سورۂ نجم کی آیت کا خلاصہ مطلب۔ (۲) ان کے طلب کرنے کی حقیقت معلوم کرنا کہ وہ معبود بنانا نہیں چاہتے تھے بلکہ بطور تبرک اسے استعمال کرنا چاہتے تھے (۳) انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ (۴) اسے تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے تھے، کیونکہ ڈونگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصدوا التقرب إلى الله بذلك لظنهم أنه يحبه . الخامسة أنهم إذا جهلوا هذا فغيرهم أولى بالجهل . السادسة أن لهم من الحسنات والوعد بالمغفرة ما ليس لغيرهم . السابعة أن النبي ﷺ لم يعذرهم ، بل رد عليهم بقوله « الله أكبر إنها السنن لتتبعن سنن من كان قبلكم » فغلّظ الأمر بهذه الثلاث . الثامنة الأمر الكبير هو المقصود : أنه أخبر أن طلبتهم كطلبة بنى إسرائيل لما قالوا لموسى اجعل لنا إلهاً . التاسعة أن نفى هذا من معنى « لا إله إلا الله » مع دقته وخفائه على أُولئك . العاشرة أنه حلف على الفتيا ، وهو لا يحلف إلا لمصلحة . الحادية عشرة أن الشرك فيه أكبر وأصغر ، لأنهم لم يرتدّوا بهذا . الثانية عشرة قوله : « ونحن حدثاء عهد بكفر » فيه أن غيرهم لا يجهل ذلك . الثالثة عشرة التكبير عند التعجب ، خلافًا لمن كرهه . الرابعة عشرة سد الذرائع . الخامسة عشرة النهى عن التشبه بأهل الجاهلية . السادسة عشرة الغضب عند التعليم . السابعة عشرة القاعدة الكلية ، لقوله « إنها السنن » . الثامنة عشرة أن هذا عَلَم من أعلام النبوة ، لكونه وقع كما أخبر . التاسعة عشرة أن كل ما ذم الله به اليهود والنصارى فى القرآن أنه لنا . العشرون أنه متقرر عندهم أن العبادات مبناها على الأمر ، فصار فيه التنبيه على مسائل القبر : أمَّا مَنْ ربُّك فواضح . وأما مَنْ نبيُّك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سمجھے کہ اللہ اسے پسند فرماتا ہے۔ (۵) جب بعض صحابہ اس قسم کی بات نہ سمجھ سکے تو دوسروں کا نہ سمجھنا بدرجۂ اولیٰ ثابت ہوا۔ (۶) ان کی نیکیاں اور ان کے واسطے مغفرت کے وہ وعدے ہیں جو دوسروں کے لئے نہیں ہیں۔ (۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس بات میں معذور نہیں سمجھا بلکہ یہ فرما کر رد کیا "اللہ اکبر یہی تو ڈراستے ہیں، تم بھی اپنے پہلوں کے راستے کی پیروی کرو گے"۔ پس ان میں تینوں باتوں سے معاملہ کی سختی بیان فرمائی۔ (۸) بڑی بات جو کہ اصلی غرض ہے، یہ ہے کہ آپ نے خبر دی کہ ان کی فرمائش بنی اسرائیل کی فرمائش کی طرح ہے جب کہ انھوں نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا "ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا"۔ (۹) اس قسم کے تبرک کا انکار بھی لا الہ الا اللہ کے معنی میں داخل ہے۔ حالانکہ یہ مشکل اور مخفی رہا ان لوگوں پر۔ (۱۰) آپ کا فتویٰ پر قسم کھانا، حالانکہ آپ بغیر ضرورت قسم نہیں کھاتے تھے۔ (۱۱) شرک اصغر اور اکبر دونوں قسم کا ہوتا ہے کیوں کہ یہ لوگ اسے کہنے سے مُرتد نہیں ہوئے۔ (۱۲) ان کا یہ بیان کہ "ہم ابھی ابھی مسلمان ہوئے تھے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے ایسی باتوں کو جانتے تھے۔ (۱۳) تعجب کے موقع پر تکبیر کہنا، بخلاف اس کے جس نے اسے مکروہ سمجھا۔ (۱۴) ہر ایک شرک کے اسباب کا دروازہ بند کرنا (۱۵) اہل جاہلیت کیساتھ مشابہت سے ممانعت۔ (۱۶) تعلیم کے وقت کسی مصلحت سے غصہ ہونا۔ (۱۷) عام قاعدہ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ "یہی تو وہ راستے ہیں"۔ (۱۸) یہ نبوت کی علامات میں سے ہے، کیونکہ جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ہوا۔ (۱۹) اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں جس کی وجہ سے یہود و نصاریٰ کی مذمت فرمائی، وہ ہمارے لئے بھی ہے۔ (اگر نعوذ باللہ ہم ویسے فعل کریں)۔ (۲۰) یہ امر طے شدہ ہے کہ عبادتوں میں قیاس کو دخل نہیں، بلکہ وہ حکم پر مبنی ہے پس اس میں قبر کے مسائل پر تنبیہ ہوئی لیکن اللہ عزوجل کی طرف سے تو یہ آیت ظاہر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فمن إخباره بأنباء الغيب . وأما ما دينك فمن قولهم ﴿اجعل لنا﴾ إلى آخره . الحادية والعشرون أن سنة أهل الكتاب مذمومة كسنة المشركين . الثانية والعشرون أن المنتقل من الباطل الذى اعتاده قلبه لا يُؤْمَنُ أن يكون في قلبه بقية من تلك العادة ، لقولهم « ونحن حدثاء عهد بكفر » .

باب
ما جاء فى الذبح لغير الله

وقول الله تعالى : ﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي ، وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لا شَرِيكَ لَهُ ﴾ الآية . وقوله : ﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾ .

وعن عليّ رضى الله عنه قال : « حدثنى رسول الله ﷺ بأربعِ كلماتٍ : لَعَنَ اللهُ مَن ذبحَ لغير الله ، لَعنَ اللهُ مَن لَعنَ والِدَيْه ، لَعنَ اللهُ مَن آوى مُحْدِثًا ، لَعنَ اللهُ مَن غيَّرَ مَنارَ الأرضِ » رواه مسلم . وعن طارقِ ابنِ شِهابٍ أن رسول الله ﷺ قال : « دخلَ الجنة رجُلٌ فى ذُبابٍ ، ودخلَ النارَ رجلٌ فى ذُبابٍ . قالوا :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تو آپ کی پیشین گوئی ہے کہ "تم ضرور پہلی اُمتوں کی پیروی کرو گے"۔ اور دین کی طرف سے تو ان کے یہ کہنے سے کہ "ہمارے لئے ذاتِ انواط بنا ؤ" (۲۱) اہلِ کتاب کا طریقہ مشرکین کے طریقہ کی طرح قابلِ مذمت وناپسندیدہ ہے۔ (۲۲) جو کوئی باطل سے حق کی طرف آجاتا ہے تو اس میں اپنی قدیم عبادت کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہنا ممکن ہے، جیسا کہ یہ لوگ بولے "ہم ابھی ابھی مسلمان ہوئے تھے"۔

غیر اللہ کے لئے ذبح کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "کہدے کہ بلا شُبہ میری نماز اور ذبیحہ اور میری زندگی اور موت صرف اللہ عزوجل کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں"۔

اور فرمایا "پس اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھ، اور قربانی کر"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتیں بتائیں۔ (۱) اللہ کی لعنت اس پر جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے ذبح کرے۔ (۲) اللہ کی لعنت اُس پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ (۳) اللہ کی لعنت اُس پر جو کسی مجرم کو پناہ دے۔ (۴) اللہ کی لعنت اس پر جو زمین کے نشانات بدل دے۔

طارق بن شہاب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص ایک مکھی کی بدولت جنت میں گیا اور ایک شخص ایک مکھی کی بدولت جہنم میں گیا۔ صحابہؓ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكيف ذلك يا رسولَ اللهِ؟ قال: مَرَّ رجُلانِ على قومٍ لهم صَنَمٌ لا يجوزُهُ أحَدٌ حتى يُقَرِّبَ له شيئًا، فقالوا لأحدهما: قَرِّبْ، قال: ليس عندى شيءٌ أُقَرِّبُ، قالوا له: قَرِّبْ ولو ذُبابًا، فقَرَّبَ ذُبابًا. فَخَلَّوْا سبيلَه، فدخلَ النار. وقالوا للآخر: قَرِّبْ. فقال: ما كُنْتُ لِأُقَرِّبَ لِأَحَدٍ شيئًا دون الله عز وجل. فضَرَبوا عُنُقَهُ، فدخل الجنةَ». رواه أحمد.

«فيه مسائل»: الأولى تفسير ﴿قل إن صلاتى ونسكى﴾ الثانية تفسير ﴿فصل لربك وانحر﴾. الثالثة البداءة بلعنة من ذبح لغير الله. الرابعة لعن من لعن والديه. ومنه أن تلعن والدَيِ الرجلِ فيلعن والديك. الخامسة لعن من آوى محدثًا، وهو الرجل يحدث شيئًا يجب فيه حق الله. فيلتجيء إلى من يجيره من ذلك. السادسة لعن من غيَّر منارَ الأرض، وهى المراسيم التى تفرق بين حقك من الأرض وحق جارك، فتغيرها بتقديم أو تأخير. السابعة الفرق بين لعن المعيَّن ولعن هل المعاصى على سبيل العموم. الثامنة هذه القصة العظيمة. وهى قصة الذباب. التاسعة كونه دخل النار بسبب ذلك الذباب الذى لم يقصده، بل فعله تخلصًا من شرهم. العاشرة معرفة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا، یہ کیسے رسول اللہ؟ فرمایا کہ دو آدمیوں کا ایک قوم پر گذر ہوا جن کا ایک بُت تھا، اُن کا دستور تھا کہ یہاں سے کسی کو گذرنے نہ دیتے تھے جب تک کہ اُس بُت پر کچھ چڑھاوا نہ چڑھائے۔ سو انھوں نے ان دونوں میں سے ایک کو کہا کچھ چڑھا دے۔ وہ بولا۔ میرے پاس چڑھانے کے لیئے کچھ نہیں ہے، بولے کہ کچھ نہ کچھ ضرور چڑھا دے اگرچہ ایک مکھی ہی سہی۔ اُس نے ایک مکھی چڑھا دی، تب اُسے چھوڑ دیا۔ پس یہ شخص جہنم واصل ہوا۔ اس شرک کی وجہ سے۔ پھر اُن لوگوں نے دوسرے سے کہا کہ میاں تو بھی کچھ چڑھا دے۔ وہ بولا، میں تو کبھی اللہ عزوجل کے سوا کسی کے واسطے کچھ چڑھاوا نہیں چڑھاتا ہوں۔ سو اُن لوگوں نے اُس کی گردن مار دی، پس یہ شخص جنت میں پہنچا۔ احمد نے اسے روایت کیا۔

اس میں تیرہ[۱۳] مطالب ہیں۔

(۱) آیت اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ کی تفسیر۔ (۲) فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کی تفسیر (۳) جو غیر اللہ کے لیئے ذبح کرے اس کا پہلے ذکر کرنا اور لعنت کرنا۔ (۴) جو اپنے والدین پر لعنت کرے اس پر لعنت کرنا اور اسی میں سے یہ ہے کہ کوئی کسی کے ماں باپ پر لعنت کرے اور دوسرا اس کے ماں باپ پر جواب میں لعنت کرے۔ (۵) جو مجرم کو پناہ دے اس پر لعنت، یہ وہ شخص ہے کہ ایسا جُرم کرے جس پر اللہ کی حد قائم ہو جائے۔ پھر کسی کے پاس جا کر پناہ لینا چاہے۔ (۶) جو زمین کے نشانات بدل دے اس پر لعنت، یہ وہ نشانات ہیں کہ ایک کی زمین کو دوسرے سے الگ کرتے ہیں، انہیں آگے پیچھے کر کے بدل دے۔ (۷) معین شخص اور بدکاروں کی جماعت پر عموماً لعنت کرنے میں فرق۔ (۸) مکھی کا عظیم الشان قصہ۔ (۹) اس کا آگ (جہنم) میں ایک مکھی چڑھانے پر جانا، حالانکہ اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر الشرك فى قلوب المؤمنين ، كيف صبر ذلك على القتل ولم يوافقهم على طلبتهم ، مع كونهم لم يطلبوا إلا العمل الظاهر . الحادية عشرة أن الذى دخل النار مسلم ، لأنه لو كان كافرًا لم يقل دخل النار فى ذباب . الثانية عشرة فيه شاهد للحديث الصحيح : « الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله ، والنار مثل ذلك » . الثالثة عشرة معرفة أن عمل القلب هو المقصود الأعظم حتى عند عبدة الأوثان .

باب
لا يُذْبحُ للهِ بمكانٍ يُذْبحُ فيه لغيرِ الله

وقولِ الله تعالى ﴿ لا تَقُمْ فيه أبدًا ﴾ الآية .

عن ثابت بن الضَّحَّاكِ رضى الله عنه قال : « نَذَر رجلٌ أن يَنْحَرَ إبلاً ببُوَانةَ ، فسأل النبيَّ ﷺ ، فقال : هل كان فيها وَثَنٌ من أوثانِ الجاهليَّة يُعْبَدُ؟ قالوا : لا ، قال : فهل كان فيها عيدٌ من أعيادهم؟ قالوا :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصداً ایسا نہیں کیا بلکہ جان چھڑانے کے لئے۔ (۱۰) ایمان والوں کے نزدیک شرک کس قدر بُرا کام ہے، اس شخص نے کس طرح قتل ہونا پسند کیا، مگر مشرکوں کا ساتھ نہ دیا حالانکہ وہ صرف یہی ظاہری عمل چاہتے تھے۔ (۱۱) جو آگ میں گیا یقیناً مسلمان تھا اس لئے کہ اگر وہ کافر ہوتا تو یہ نہ فرمایا جاتا کہ ایک مکھی کے عوض جہنم میں گیا۔ (۱۲) اسں میں دوسری صحیح حدیث کی شہادت پائی جاتی ہے جس میں فرمایا "تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی جنت زیادہ قریب ہے اور اسی طرح جہنم بھی تمہارے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے۔ (۱۳) یہ بات خوب سمجھنا چاہیئے کہ دراصل فعلِ قلب ہی ہر ایک بات کا مرکزی، اور یہی مقصودِ اعظم ہے، حتیٰ کہ بُت پرستوں کے نزدیک بھی۔

اس کا بیان کہ جہاں غیر اللہ کیلئے ذبح ہو وہاں اللہ کیلئے ذبح کرنا بھی حرام ہے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "تُو اس مسجد میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا"

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے (زمانہ جاہلیت میں) نذر مانی تھی کہ بُوانہ (مقام) میں اونٹ ذبح کر دوں گا۔ اس نے (اسلام کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا "کیا وہاں جاہلیت میں کسی بُت کی پرستش ہوتی تھی"؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر فرمایا "کیا وہاں کوئی تہوار یا میلہ لگتا تھا"؟ بولے نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا "اپنی نذر پوری کرو۔ بلاشبہ جو نذر اللہ عزوجل کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا . فقال رسول الله ﷺ : أَوْفِ بِنذرك ، فإنه لا وَفاءَ لِنذْرٍ فى معصيةِ الله ، ولا فيما لا يَملِكُ ابنُ آدم » رواه أبو داود ، وإسنادُه على شرطِهما .

« فيه مسائل » الأولى تفسير قوله : ﴿ لا تقم فيه أبدا ﴾ . الثانية أن المعصية قد تؤثر فى الأرض . وكذلك الطاعة . الثالثة رد المسألة المشكلة إلى المسألة البينة ليزول الإشكال . الرابعة استفصال المفتى إذا احتاج إلى ذلك . الخامسة أن تخصيص البقعة بالنذر لا بأس به إذا خلا من الموانع . السادسة المنع منه إذا كان فيه وثن من أوثان الجاهلية ولو بعد زواله . السابعة المنع منه إذا كان فيه عيد من أعيادهم ولو بعد زواله . الثامنة أنه لا يجوز الوفاء بما نذر فى تلك البقعة ، لأنه نذر معصية . التاسعة الحذر من مشابهة المشركين فى أعيادهم . ولو لم يقصده . العاشرة لا نذر فى معصية . الحادية عشرة لا نذر لابن آدم فيما لا يملك .

باب
من الشِّرْكِ النَّذْرُ لغيرِ الله

وقول الله تعالى : ﴿ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ ﴾ . وقوله : ﴿ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللهَ يَعْلَمُهُ ﴾ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی میں ہو، پوری نہیں کی جائے گی، اور نہ اُس نذر کا پورا کرنا انسان پر واجب ہے جو اسکی وسعت سے باہر ہے۔ ابو داؤد نے اسے روایت کیا، اسکی سند بخاری و مسلم کی شرط کے

(۱) لاتقم فیہ ابدًا کی تفسیر (۲) طاعت و معصیت کا اثر زمین پر بھی ہوتا ہے۔ (۳) مشکل مسئلہ کے حل کی یہی صورت ہے کہ اسے واضح مسئلہ کی طرف لوٹا دیا جائے ایسی صورت میں اشکال رفع ہو جائے گا۔ (۴) مفتی بعض صورتوں میں تفصیل دریافت کرسکتا ہے جب ضرورت سمجھے۔ (۵) کسی خاص مقام کی کوئی نذر ماننی درست ہے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو۔ (۶) ایسے مقام پر نذر نہیں پوری کیجائے گی جہاں قدیم زمانہ میں کوئی بُت یا شرک کی رسم جاری تھی اگرچہ وہ اب باقی نہ رہی ہو۔ (۷) نیز ایسی جگہ بھی نذر پوری نہ کریں گے جہاں اہلِ کفر و شرک کا کوئی میلہ یا تہوار منایا جاتا ہو اگرچہ اب باقی نہ رہا ہو۔ (۸) ایسی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں جو ایسے شرکیہ مقام میں ہو اسلئے کہ یہ جائز نذر نہیں بلکہ ناجائز ہے۔ (۹) مشرکوں کی ہر بات میں مشابہت حرام ہے حتی کہ اُن کے تہوار وغیرہ میں بھی، اگرچہ بالقصد نہ ہو۔ (۱۰) گناہ کے کاموں میں نذر منعقد نہیں ہوتی۔ (۱۱) انسان کی وسعت سے باہر چیزوں میں بھی نذر منعقد نہیں ہوتی۔

غیر اللہ کی نذر شرک ہے

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "یہ لوگ اپنی نذریں پوری کرتے ہیں"۔

اور فرمایا "اور جو کچھ تم خرچ کرو گے، یا کوئی نذر مانو گے سو اللہ اُسے جانتا ہے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفي الصحيح عن عائشةَ رضي الله عنها ، أن رسول الله ﷺ قال : « مَنْ نَذَرَ أن يُطِيعَ اللهَ فليُطِعْهُ ، ومَنْ نَذَرَ أن يَعصِيَ اللهَ فَلا يَعْصِه » .

« فيه مسائل » : الأولى وجوب الوفاء بالنذر . الثانية إذا ثبت كونه عبادة لله فصرفه إلى غيره شرك : الثالثة أن نذر المعصية لا يجوز الوفاء به .

باب
من الشِّرْكِ الاستعاذةُ بغيرِ الله

وقول الله تعالى : ﴿ وَأَنَّهُ كانَ رِجَالٌ مِنَ الإِنْسِ يَعُوذون بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ فَزادُوهُمْ رَهَقًا ﴾ .

وعن خَوْلَةَ بنتِ حكيم قالت : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : « مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً فقال : أعُوذُ بكلماتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ ما خلَقَ ، لم يَضُرَّهُ شيءٌ حتى يَرْحَلَ مِن منزِلِه ذلك » رواه مسلمٌ .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية الجن . الثانية كونه من الشرك . الثالثة الاستدلال على ذلك بالحديث ، لأن العلماء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح (بخاری) میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص یہ نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت کریگا سو اس کی اطاعت کرے اور جو کوئی ایسی نذر مانے کہ اللہ کی نافرمانی کریگا سو ایسا نہ کرے"۔

اس میں تین مطالب ہیں۔

(۱) نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ (۲) جب یہ ثابت ہوا کہ یہ خدا کی عبادت ہے تو اسے غیر کے ساتھ کرنا شرک ہے۔ (۳) ناجائز باتوں کی نذر کا وفا کرنا حرام ہے۔

غیر اللہ سے پناہ لینی شرک ہے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور بلاشبہ بہت سے انسان جنوں سے پناہ لیا کرتے تھے۔ پس زیادہ کیا انہوں نے ان لوگوں کو خوف میں"۔

خولہ بنت حکیم کہتی ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا جو شخص کسی جگہ اُترے اور یہ دُعا "اعوذ بکلمات اللہ التامات" (میں اللہ کے پورے کلمات کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی تمام مخلوق کے شر سے) پڑھے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ دے گی۔ یہانتک کہ وہ اس جگہ سے کوچ کرے"۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) سورۂ جن کی آیت کی تفسیر۔ (۲) خدا کے سوا دوسرے کی پناہ لینا شرک ہے۔ (۳) اس پر حدیث سے دلیل پکڑنا، کیونکہ علماء نے اس حدیث سے یہ دلیل پکڑی ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يستدلون به على أن كلمات الله غير مخلوقة ، قالوا : لأن الاستعاذة بالمخلوق شرك . الرابعة فضيلة هذا الدعاء مع اختصاره . الخامسة أن كون الشيء يحصل به منفعة دنيوية ، من كف شر أو جلب نفع ، لا يدل على أنه ليس من الشرك .

باب
من الشِّرْكِ أن يستغيثَ بغير الله أو يدعوَ غيره

وقولِ اللهِ : ﴿ ولا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللهِ ما لا يَنْفَعُكَ ولا يَضُرُّك ، فإنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إذًا مِنَ الظَّالمين . وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللهُ بِضُرٍّ فَلا كاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ﴾ الآية . وقوله : ﴿ فابْتَغُوا عندَ اللهِ الرِّزقَ وَاعْبُدُوهُ ﴾ الآية ، وقوله : ﴿ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ مَن لا يَسْتَجِيبُ لَهُ إلى يَوْمِ الْقِيامَة ﴾ الآيتين . وقوله : ﴿ أَمَّنْ يُجِيبُ المُضطَرَّ إذَا دَعَاهُ ويَكْشِفُ السُّوءَ ﴾ .

وروَى الطبرانيُّ بإسناده : « أنه كان فى زمن النبى ﷺ منافقٌ يُؤْذِى المؤمنين ، فقال بعضهم : قوموا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے کلمات مخلوق نہیں اس لئے کہ مخلوق سے پناہ پکڑنا شرک ہے۔ (۴) اس مختصر دعا کی فضیلت۔ (۵) کسی چیز کا ایسا ہونا کہ اس سے کوئی دنیاوی نفع ہو، مثلاً تکلیف رُک جائے یا فائدہ حاصل ہو جائے اس پر دلیل نہیں ہو سکتا کہ یہ کام شرک کا نہیں ہے۔

غیر اللہ سے فریاد کرنا اور اسے دُکھ وغیرہ کیوقت پکارنا شرک ہے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ تجھے کچھ فائدہ دے گا اور نہ کچھ نقصان دے گا۔ سو اگر تُو نے ایسا کیا تو تو بھی اس وقت ظالموں میں سے ہو جائے گا"۔ اور فرمایا "اور اگر اللہ تجھے کسی قسم کا ضرر پہنچائے تو کوئی اُسے بجز اللہ کے دُور کرنے والا نہیں ہے"۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے "سو تم اللہ ہی سے رزق مانگو اور اسی کی عبادت کرو"۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اور کون زیادہ گمراہ ہو سکتا ہے اس سے کہ اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے"۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے، کون ہے کہ لاچار و مضطر کی دُعا قبول کرتا ہے جب وہ پکارتا ہے اور اس کے دُکھ درد کو دُور کرتا ہے؟"

طبرانی نے اپنی سند سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک منافق تھا جو مسلمانوں کو سخت ایذاء دیتا تھا۔ پس بعض نے کہا، چلو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنَا نَسْتغيثُ برسول الله ﷺ من هذا المنافق ، فقال النبيُّ ﷺ : إنه لا يُسْتغاثُ بي ، وإنما يُسْتغاثُ بالله » .

« فيه مسائل » : الأولى أن عطف الدعاء على الاستغاثة من عطف العام على الخاص . الثانية تفسير قوله : ولا تدع من دون الله ما لا ينفعك ولا يضرك . الثالثة أن هذا هو الشرك الأكبر . الرابعة أن أصلح الناس لو يفعله إرضاءً لغيره صار من الظالمين . الخامسة تفسير الآية التي بعدها . السادسة كون ذلك لا ينفع في الدنيا مع كونه كفرًا . السابعة تفسير الآية الثالثة . الثامنة أن طلب الرزق لا ينبغي إلا من الله ، كما أن الجنة لا تطلب إلا منه . التاسعة تفسير الآية الرابعة . العاشرة أنه لا أضل ممن دعا غير الله . الحادية عشرة أنه غافل عن دعاء الداعي لا يدري عنه . الثانية عشرة أن تلك الدعوة سبب لبغض المدعو للداعي وعداوته له . الثالثة عشرة تسمية تلك الدعوة عبادةً للمدعوّ . الرابعة عشرة كفر المدعو بتلك العبادة . الخامسة عشرة هي سبب كونه أضل الناس . السادسة عشرة تفسير الآية الخامسة . السابعة عشرة الأمر العجيب ، وهو إقرار عبدة الأوثان بأنه لا يجيب المضطر إلا الله ، ولأجل هذا يدعونه في الشدائد مخلصين له الدين . الثامنة عشرة حماية المصطفى ﷺ حِمَى التوحيدِ والتأدب مع الله .

محكم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منافق کی بابت فریاد کریں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھ سے فریاد نہیں کیجاتی، صرف اللہ تعالیٰ سے فریاد کر سکتے ہیں"۔

اس میں اٹھارہ ۱۸ مطالب ہیں۔

(۱) دعا عام ہے اور استغاثہ خاص پس استغاثہ کے بعد دُعا کا ذکر کرنا خاص کے بعد عام کا ذکر کرنا ہوا۔ (۲) آیت وَلاتدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك کی تفسیر (۳) شرک اکبر (یعنی اصلی اور بڑا شرک) یہی ہے (۴) تمام لوگوں میں بہترین وافضل شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اگر ایسا فعل کریں جس میں کسی دوسرے کی خوشی ہو تو ظالموں میں شامل ہو جائیں گے۔ (۵) اس آیت کی تفسیر جو اس کے بعد ہے۔ (۶) یہ بات دنیا میں بھی فائدہ نہیں دیتی، حالانکہ یہ کفر ہے۔ (۷) آیت فابتغوا عند الله کی تفسیر (۸) رزق صرف اللہ سے طلب کرنا چاہئے، جیسا کہ جنت بھی اس کے سوا کسی دوسرے سے نہیں طلب کیجاتی (۹) چوتھی آیت "ومن اضل" کی تفسیر (۱۰) اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں جو غیر اللہ کو پکارے۔ (۱۱) جن کو پکارا جاتا ہے، وہ اس پکار سے بے خبر ہیں، مطلق اس سے واقف نہیں۔ (۱۲) یہ پکارنا پکارنے والے سے عداوت کا باعث ہوگا یعنی روزِ قیامت جسکو پکارا ہے، پکارنے والے کا دشمن ہوگا۔ (۱۳) یہ پکارنا شرعاً عبادت شمار کیا گیا، گویا پکارنے والے نے اس شخص کی عبادت کی۔ (۱۴) جسکی عبادت کی گئی وہ قیامت کیدن اس کا انکار کریگا۔ (۱۵) اس دُعا کی وجہ سے یہ شخص تمام لوگوں سے زیادہ گمراہ ہوا۔ (۱۶) پانچویں آیت "امن یجیب المضطر" کی تفسیر (۱۷) یہ عجیب بات کہ بُت پرست بھی اس کا اقرار کرتے ہیں کہ مجبور و ناچار کا صرف اللہ ہی مددگار ہے اور اسی لئے تمام سخت سے سخت کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے، اور اسی کے واسطے دین کو خالص کرتے ہیں۔ (۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید کی چار دیواری کی حفاظت فرمانا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں ادب و احترام کا برتاؤ کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

قول الله تعالى : ﴿أَيُشْرِكُونَ ما لا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ، وَلا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا﴾ الآية . وقوله : ﴿والَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ ما يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ﴾ الآية .

وفى الصحيح عن أَنَسٍ قال : « شُجَّ النبيُّ ﷺ يومَ أُحُدٍ ، وكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُه ، فقال : كيف يُفلِحُ قومٌ شَجُّوا نبيهم؟ فنزلت : ليس لكَ من الأَمْرِ شيءٌ » . وفيه عن ابن عمرَ رضى الله عنهما : « أنه سمعَ رسول الله ﷺ يقول إذا رفع رأسَه من الركوع فى الركعةِ الأخيرةِ من الفجرِ : اللّهمّ الْعَنْ فلانًا وفلانًا ، بعدما يقولُ : سمعَ الله لمن حمدَه ربَّنا ولك الحمدُ ، فأنْزَلَ اللهُ : ﴿ليس لَكَ من الأمرِ شيءٌ﴾ » الآية . وفى رواية « يَدْعُو على صَفْوانَ بن أُمَيَّةَ وسُهَيْلِ بن عَمْرٍو والحارِثِ بن هِشَامٍ ، فنزلت : ﴿ليس لك مِن الأمرِ شيء﴾ » . وفيه عن أبى هريرة رضى الله عنه قال : « قام رسول الله ﷺ حين أُنْزِلَ عليه ﴿وأنذِرْ عَشِيرَتَكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "کیا شریک کرتے ہیں ایسوں کو جو کچھ نہیں بنا سکتے، بلکہ وہ خود بنائے ہوتے ہیں، اور نہ ان کی وہ کچھ مدد کر سکتے ہیں"

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور جن لوگوں کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو، وہ ذرہ برابر قدرت نہیں رکھتے"

صحیح بخاری و مسلم میں انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُحد کی جنگ میں زخم پہنچے اور آپ کے اگلے دانت توڑ دیئے گئے، اس پر آپ نے فرمایا، ایسی قوم کیونکر کامیاب ہوگی جو اپنے نبی کو زخمی کرے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی" تمہیں ان امور سے کوئی واسطہ نہیں"

اور صحیح (بخاری و مسلم) میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، نماز فجر کی دوسری رکعت میں جب رکوع سے کھڑے ہوتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، فرماتے" اے اللہ فلاں اور فلاں شخص پر لعنت فرما" پس اللہ نے آیت "لیس لک من الامر شیئ" نازل فرمائی اور آپ کو بددعا کرنے سے روک دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صفوان بن اُمیہ اور سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام پر بددعا کرتے تھے تب یہ آیت "لیس لک من الامر شیئ" اُتری۔

اور صحیح (بخاری وغیرہ) میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آیت "وانذر عشیرتک الاقربین" اُتری، جس کے معنی ہیں" اپنے قریبی رشتہ داروں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأَقْرَبِينَ ﴾ ، فقال : يا مَعْشَرَ قُرَيشٍ ، أو كلمةً نحوَها ، اشْتَرُوا أَنفُسَكُم ، لا أُغْنِي عنكم من الله شيئًا ، يا عباسُ بنَ عبد المطَّلِب لا أُغنِي عنكَ من الله شيئًا ، يا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رسول الله ﷺ لا أُغني عنكِ من الله شيئًا ، ويا فاطمةُ بنتَ محمدٍ ، سلِينِي من مالي ما شئتِ ، لا أُغنِي عنكِ من الله شيئًا » .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير الآيتين . الثانية قصة أحد . الثالثة قنوت سيد المرسلين وخلفه سادات الأولياء يؤمِّنون في الصلاة . الرابعة أن المدعو عليهم كفار . الخامسة أنهم فعلوا أشياء ما فعلها غالب الكفار ، منها شجهم نبيهم وحرصهم على قتله ، ومنها التمثيل بالقتلى مع أنهم بنو عمهم . السادسة أنزل الله عليه في ذلك ﴿ليس لك من الأمر شيء﴾ . السابعة قوله : ﴿أو يتوب عليهم أو يعذبهم﴾ فتاب عليهم فآمنوا . الثامنة القنوت في النوازل . التاسعة تسمية المدعوّ عليهم في الصلاة بأسمائهم وأسماء آبائهم . العاشرة لعن المعيَّن في القنوت . الحادية عشرة قصته ﷺ لما أنزل عليه ﴿ وأنذر عشيرتك الأقربين ﴾ . الثانية عشرة جِدُّه ﷺ بحيث فعل ما نسب بسببه إلى الجنون ، وكذلك لو يفعله مسلم الآن . الثالثة عشرة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرایا" تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا " اے قریش کی جماعت (یا ایسا ہی کلمہ فرمایا) اپنی جانوں کو خرید و، میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کچھ کام نہ آسکونگا، اے عباس (چچا) میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے صفیہ (رسول اللہ کی پھوپھی) میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اور اے بیٹی فاطمہ! مجھ سے جو میرے پاس مال ہے مانگ لے میں اللہ کے یہاں تیرے کچھ کام نہ آؤنگا۔

اس میں تیرہ[۱۳] مطالب ہیں۔

(۱) دونوں آیتوں کی تفسیر (جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے کام نہیں آسکتے تو اور کون کام آسکتا ہے)۔ (۲) اُحد کا واقعہ جسمیں آپ زخمی ہوئے۔ (۳) سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں قنوت پڑھنا اور تمام اولیاء کے سرداروں (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا آپ کے پیچھے آمین کہنا۔ (۴) جن پر بد دُعا کی وہ کھلے کافر تھے۔ (۵) ان کفار نے ایسے کام کئے تھے کہ دوسرے کافروں نے نہیں کئے۔ منجملہ ان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی کرنا اور آپ کے قتل کی فکر کرنا، اور ان میں سے ایک یہ کہ مسلمان شہیدوں کے ناک کان کاٹنا، حالانکہ وہ ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ (۶) اللہ عزوجل کا آیت "لیس لك من الامر شیء" اتار کر آنحضرت کو روکنا۔ (۷) اللہ تعالیٰ کا اس آیت میں یہ فرمانا، یا توبہ کرے (معافی دے) اللہ ان پر یا عذاب دے (اس کا اختیار اسے ہے) سو اللہ نے معافی دی اور وہ کفار مسلمان ہو گئے۔ (۸) عام مصیبتوں کے وقت دعا قنوت پڑھنا۔ (۹) جن پر بددعا کی گئی ان کے اور ان کے باپ داداؤں کے نام نماز میں لئے۔ (۱۰) دُعائے قنوت میں معین شخص پر لعنت کرنا۔ (۱۱) آپ کا قصہ جب آپ پر آیت وانذر عشیرتك الاقربین" اُتری۔ (۱۲) آپ کا توحید و شریعت کے شائع کرنے میں بیحد کوشش کرنا، جس کی بدولت آپ کو کفار نے مجنون بتایا، اسی طرح اگر آج کوئی مسلمان ایسی ہی کوشش کرے تو وہ بھی مجنون کہا جائیگا۔ (۱۳) آپ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوله للأبعد والأقرب : « لا أغنى عنك من الله شيئًا » . حتى قال : « يا فاطمة بنت محمد لا أغنى عنك من الله شيئًا » . فإذا صرح ، وهو سيد المرسلين . بأنه لا يغنى شيئًا عن سيدة نساء العالمين ، وآمن الإنسان أنه لا يقول إلا الحق . ثم نظر فيما وقع فى قلوب خواص الناس الآن — : تبين له التوحيد وغربة الدين .

باب

قول الله تعالى : ﴿حَتَّى إذا فُزِّعَ عن قُلُوبِهِم قالوا : ماذا قال ربُّكُمْ؟ قالوا : الحقَّ ، وهو العَلِيُّ الكَبيرُ﴾ .

فى الصحيح عن أبى هريرة رضى الله عنه ، عن النبى ﷺ قال : « إذا قَضَى الله الأمرَ فى السماءِ ضَرَبَتِ الملائكةُ بأَجْنِحَتِها خَضَعَانًا لقَوْلِهِ ، كأنَّه سِلْسِلَةٌ على صَفْوَانٍ ، يَنْفُذُهُمْ ذلك ، حَتَّى إذا فُزِّعَ عن قلوبهم قالوا : ماذا قال ربكم؟ قالوا : الحقَّ وهو العلِيُّ الكبيرُ . فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ ، ومُسْتَرِقُ السَّمْعِ هكذا بعضُهُ فوقَ بعضٍ ، وصفَهُ سُفْيَانُ بكَفِّهِ ، فحرَّفها وبَدَّدَ بين أصابعه ، فَيَسْمَعُ الكلمةَ فَيُلْقِيها إلى مَن تحتهُ . ثم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام لوگوں سے خواہ دُور کے ہوں یا قرابتدار یہ فرمانا "میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا" یہانتک کہ بی فاطمہ سے بھی فرمایا کہ "میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا" پس جب آپ نے سیدالمرسلین ہوتے ہوئے سیدۃ النساء سے یہ فرمایا کہ "میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا"، اور انسان کو اس کا یقین بھی ہو جائے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں سچ ہے، پھر اس کا مقابلہ اس سے کرے جس میں آج کل لوگ مبتلا ہیں تو اسے صحیح توحید صاف طور پر معلوم ہو گی اور دین کی غربت بھی معلوم ہو گی۔

باب

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "یہانتک جب کہ ان کے دلوں سے ڈر دُور ہوتا ہے، بولتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؛ وہ بولتے ہیں کہ حق فرمایا، اور وہی بلند مرتبہ اور بڑا ہے۔"

صحیح بخاری وغیرہ میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ آسمان میں حکم دیتا ہے تو فرشتے اُسے سُنتے ہی اپنے پر عاجزی سے مارتے ہیں، وہ فرمان ایسا ہوتا ہے جیسے زنجیر کسی چٹان پر، یہ انہیں پہنچ جاتا ہے، یہانتک کہ جب اُن کے دلوں سے ڈر دُور ہوتا ہے تو وہ آپس میں دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؛ دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں حق فرمایا، اور وہی بلند مرتبہ بڑا ہے" پس اسے وہ (جن) جو باتیں چُرانے والے ہیں سُنتے ہیں اور باتیں چُرانے والے ایک پر ایک ہوتے ہیں۔ سُفیان راوی نے اسے اپنے ہاتھ سے بتایا، اپنے ہاتھ کو ٹیڑھا کیا اور کچھ انگلیوں میں فاصلہ کیا پس وہ کوئی بات سُنتا ہے پھر اُسے اپنے نیچے والے کو بتاتا ہے، وہ اپنے نیچے والے کو بتاتا ہے یہاں تک کہ وہ ساحر یا کاہن کو بتاتا ہے۔ پس کبھی اسے شہابہ جلا دیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ بات بتلائے اور کبھی بات بتا چکنے کے بعد شہابہ اس پر گرتا ہے۔ پس وہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُلقيها الآخرُ إلى من تحته ، حتى يُلقيها على لسانِ السّاحِرِ أو الكاهنِ ، فرُبَّمَا أدركه الشّهابُ قبل أن يُلقيها ، وربما ألقاها قبل أن يدركه ، فيَكْذِبُ معها مائةَ كِذْبةٍ ، فيقال : أليس قد قال لنا يومَ كذا وكَذا : كذا وكذا ؟ فيُصَدَّقُ بتلك الكلمة الّتى سُمِعَتْ من السماء » .

وعن النوّاسِ بن سمعانَ رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : « إذا أَرادَ الله تعالى أن يُوحىَ بالأمرِ تَكَلَّم بِالوحى أخذت السموات منه رَجْفَةٌ ، أو قال : رِعْدَةَ شديدة ، خوفًا من الله عز رجل ، فإذا سمع ذلك أهلُ السموات صَعِقوا وخَرُّوا لله سُجَّدًا ، فيكونُ أوّلَ من يرفع رأسه جبريلُ ، فيكلمه اللهُ من وحيه بما أراد ، ثم يَمُرُّ جبريل على الملائكة ، كلّما مرّ بسماء سأله ملائكتها : ماذا قال ربنا يا جبريلُ ؟ فيقول جبريل : قال الحقَّ ، وهو العلى الكبير ، فيقولون كلهم مِثل ما قال جبريلُ ، فيَنْتَهى جبريل بالوحى إلى حيثُ أَمَرَهُ الله عز وجل » .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بات کیساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے۔ اگر کچھ ہو جائے تو کہا جاتا ہے فلاں فلاں روز ہم سے ساحر یا کاہن نے یہ نہیں کہا تھا، صرف اس ایک بات کی وجہ سے جو آسمان سے سُنی گئی، اُس کی تصدیق کیجاتی ہے۔

نواس بن سمعان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بات کی وحی فرماتا ہے تو کلام کرتا ہے جس کی وجہ سے رعب وہیبت کے مارے آسمانوں میں بھونچال یا کپکپی سی پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب اُسے آسمان والے سنتے ہیں تو بے ہوش ہو کر سجدے میں گر پڑتے ہیں پس سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنی وحی سے جو کچھ چاہتا ہے گفتگو فرماتا ہے۔ پھر جبرئیل تمام فرشتوں پر سے گذرتے ہیں جب کسی آسمان سے گذرتے ہیں تو وہاں کے فرشتے دریافت کرتے ہیں، ہمارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں حق فرمایا، اور وہی بلند مرتبہ اور بڑا ہے، وہ سب اسی طرح بولتے ہیں۔ پھر جبرئیل اُسی وحی کو جہاں اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے، پہنچاتے ہیں۔

اس میں بائیس ۲۲ مسائل ہیں۔

(۱) آیت کی تفسیر۔ (۲) جو کچھ دلیل اس میں شرک کے باطل ہونے پر ہے، خاص کر وہ چیز کہ صالحین سے متعلق ہے اور یہ وہی آیت ہے کہ جس کی بابت کہا گیا کہ شرک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« فيه مسائل » : الأولى تفسير الآية . الثانية ما فيها من الحجة على إبطال الشرك ، خصوصًا مَنْ تعلق على الصالحين ، وهى الآية التى قيل إنها تقطع عروق شجرة الشرك من القلب . الثالثة تفسير قوله ﴿ قالوا الحق وهو العلى الكبير ﴾ . الرابعة سبب سؤالهم عن ذلك . الخامسة أن جبريل يجيبهم بعد ذلك بقوله : قال كذا وكذا . السادسة ذكر أن أول من يرفع رأسه جبريل . السابعة أنه يقول لأهل السموات كلهم ، لأنهم يسألونه . الثامنة أن الغشى يعم أهل السموات كلهم . التاسعة ارتجاف السموات لكلام الله . العاشرة أن جبريل هو الذى ينتهى بالوحى إلى حيث أمره الله . الحادية عشرة ذكر استراق الشياطين . الثانية عشرة صفة ركوب بعضهم بعضًا . الثالثة عشرة إرسال الشُّهب . الرابعة عشرة أنه تارة يدركه الشهاب قبل أن يلقيها ، وتارة يلقيها فى أذن وليه من الإنس قبل أن يدركه . الخامسة عشرة كون الكاهن يَصدق بعض الأحيان . السادسة عشرة كونه يكذب معها مائة كذبة . السابعة عشرة أنه لم يصدَّق كذبه إلا بتلك الكلمة التى سمعت من السماء . الثامنة عشرة قبول النفوس للباطل ، كيف يتعلقون بواحدة ولا يعتبرون بمائة ؟ ! التاسعة عشرة كونهم يتلقى بعضهم من بعض تلك الكلمة ويحفظونها ويستدلون بها . العشرون إثبات الصفات خلافًا للأشعرية المعطلة . الحادية والعشرون أن تلك الرجفة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درخت کو جڑ دل سے کاٹ دیتی ہے۔ (۳) آیت "قَالُوا الحق" الخ کی تفسیر۔ (۴) ان کے سوال کا سبب (۵) جبرئیل علیہ السلام انہیں بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ایسا فرمایا ہے۔ سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں۔ (۷) وہ تمام آسمان والوں کو جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ سب اُن سے دریافت کرتے ہیں۔ (۸) غشی تمام آسمان والوں کو عام ہوتی ہے۔ (۹) آسمانوں میں اللہ کے کلام سے بھونچال آنا۔ (۱۰) جبرئیل علیہ السلام ہی وحی پہنچاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ (۱۱) شیطانوں کا آسمانی باتوں کو چرانا، (۱۲) بعض جنوں کا بعض جنوں پر سوار ہونا، وحی سننے کے لئے۔ (۱۳) شہاب کا گرنا۔ (۱۴) شہاب بعض وقت بات پہنچانے سے پہلے آلگتا ہے بعض وقت وہ جن اپنے انسانی دوست کے کان میں بات پہنچا دیتا ہے اس کے بعد۔ (۱۵) کاہن وغیرہ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹ ملاتے ہیں۔ (۱۷) اُس کے جھوٹ کی تصدیق صرف اُس کلمہ کی بدولت کی جاتی ہے جو آسمان سے سُنا گیا۔ (۱۸) نفس کا باطل کو قبول کر لینا، غور کا مقام ہے کہ ایک سچ اور سو جھوٹ میں سو کا خیال نہیں کیا جاتا اور ایک سچ کا خیال کیا جاتا ہے جس کی بدولت سارا جھوٹ قابل اعتماد ہو گیا۔ (۱۹) وہ شیاطین اس ایک کلمہ کو ایک دوسرے سے حاصل کر کے یاد کر لیتے ہیں اور اس سے استدلال کرتے ہیں۔ (۲۰) اس سے صفاتِ باری تعالیٰ کا ثبوت ہوا، بخلاف فرقۂ اشعریہ کے جو اللہ تعالیٰ کی صفتوں کا منکر ہے۔ (۲۱) بھونچال اور غشی اللہ کے خوف سے ہوتی ہے۔ (۲۲) وہ فرشتے اللہ کی عظمت سے اس کے حضور میں گر پڑتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والغشى خوفًا من الله عز وجل . الثانية والعشرون أنهم يخرون لله سجدًا .

باب الشفاعة

وقولِ الله عزَّ وجل : ﴿ وأَنْذِرْ بِهِ الذين يَخَافُون أن يُحْشَرُوا إلى ربِّهم ليس لهم من دُونِهِ وَلِيٌّ ولا شَفِيعٌ ﴾ . وقوله : ﴿ قُلْ للهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ﴾ . وقوله : ﴿ مَن ذا الذى يَشْفَعُ عِنْدَهُ إلَّا بإِذْنِهِ ﴾ . وقوله : ﴿ وكَمْ مِنْ مَلَكٍ فى السَّموات لا تُغْنِى شَفَاعَتُهُمْ شيئًا إلَّا مِنْ بَعْدِ أنْ يَأْذَنَ اللهُ لمن يشاء ويرضَى ﴾ . وقوله : ﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللهِ لا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فى السموات ولا فى الأَرْضِ ﴾ الآيتينِ .

قال أبو العباس[1] : نَفَى اللهُ عَمَّا سواهُ كل ما يتعلق به المشركون ، فنفى أن يكون لغيره مِلْكٌ أو

---

١) هو شيخ الإسلام ابن تيمية ، أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام ، إمام المسلمين . وهذه كنيته . انظر فتح عبد المجيد ص : ١٦٨ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور ڈرا تو اس قرآن سے اُن لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس بات سے کہ وہ اپنے رب کے رُوبرُو جمع کئے جائیں گے نہ وہاں بجز اس کے ان کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارشی، شاید کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں۔" اور فرمایا "ہر قسم کی شفاعت صرف اللہ کے لئے ہے۔" اور فرمایا "کون ہے کہ شفاعت لائے اس کے پاس بلا اجازت۔" اور فرمایا "اور کتنے ایک فرشتے آسمانوں میں ہیں کہ اُن کی شفاعت کچھ نفع نہیں دے سکتی، مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے واسطے اجازت دے اور پسند کرے۔"

اور فرمایا "کہہ دے پکارو اُن لوگوں کو کہ گمان کیا ہے تم نے اللہ کے سوا، نہیں قدرت رکھتے وہ ذرہ برابر آسمان اور زمین میں۔"

شیخ الاسلام امام ابو العباس (احمد بن تیمیہ رحمۃ اللہ) نے کہا، اللہ نے اپنے علاوہ تمام مخلوق سے ان باتوں کی نفی کر دی جس سے مشرکین سند پکڑتے ہیں، پس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِسْطٌ منهُ ، أو يكون عَوْنًا لله ، ولم يَبْقَ إلَّا الشَّفَاعَةُ ، فَبَيَّنَ أَنَّهَا لا تَنْفَعُ إلا لمن أذن له الرَّبُّ ، كما قال : ﴿ وَلا يَشْفَعُونَ إلَّا لِمَنِ ارْتَضَى ﴾ . فهذه الشفاعةُ الَّتى يَظُنُّها المشركون هى مُنْتَفِيَةٌ يوم القيامة ، كما نفاها القرآن ، وأخْبَرَ النبيُّ ﷺ « أنه يأتى فيسجد لربهِ ويَحْمَدُهُ – لا يَبْدَأُ بالشفاعة أوَّلاً – ثم يقال له : ارفع رأسك ، وقلْ يُسْمَعْ ، وسَلْ تُعْطَ ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ » . وقال له أبو هريرة : « مَنْ أسْعَدُ النَّاس بشفاعتكَ ؟ قال : مَنْ قال لا إله إلَّا اللهُ خالصًا مِنْ قلبهِ » . فتلك الشفاعة لأهل الإخلاص بإذن الله ، ولا تكونُ لمن أشْرَكَ بالله . وحقيقتُه : أنَّ اللهَ سبحانه هو الذى يَتَفَضَّلُ على أهلِ الإخلاص ، فيغفرُ لهم بواسِطَةِ دعَاءِ من أَذِنَ له أنْ يَشْفَعَ ، لِيُكْرِمَهُ وينالَ المقامَ المحمودَ . فالشفاعةُ التى نفاها القرآنُ ما كان فيها شِرْكٌ ، ولهذا أثْبَتَ الشفاعةَ بإذنه فى مواضع . وقد بيَّن النَّبيُّ ﷺ أنَّها لا تكونُ إلَّا لأهل التوحيد والإخلاص . انتهى كلامه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا انکار فرمایا کہ کسی کو آسمان و زمین میں کسی قسم کی قدرت ہو یا کچھ حصہ قدرت کا، یا وہ خدا کی کچھ مدد کرتے ہوں۔ اب صرف سفارش باقی رہی۔

پس بیان کیا کہ یہ شفاعت بھی اسی کو نفع دے گی جس کی بابت اللہ تعالیٰ اجازت دے، جیسا کہ فرمایا "اور وہ سفارش نہ کریں گے مگر جس کے واسطے اللہ راضی ہو" پس یہ شفاعت جس کو مشرکین سمجھتے ہیں قیامت کے دن نہ ہوگی، جیسا کہ قرآن مجید نے انکار کیا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ روزِ قیامت آپ خدا کے حضور میں سجدہ کر کے تسبیح اور حمد کریں گے نہ کہ پہلے سے شفاعت کریں گے، پھر آپ سے کہا جائیگا، اپنا سر اٹھاؤ اور کہو سنی جائے گی اور سوال کرو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔

ابوہریرہؓ نے آپ سے عرض کیا۔ آپ کی شفاعت سے زیادہ نصیبہ ور کون ہوگا، فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ خالص دل سے کہا ہو۔ پس یہ شفاعت خالص موحدوں کیلئے اللہ کے حکم سے ہوگی، نہ کہ مشرکوں کے واسطے۔

اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود خالص موحدوں پر رحم کر کے ان کے گناہ معاف فرمائے گا۔ ان لوگوں کی دعا کی وساطت سے جنہیں وہ شفاعت کی اجازت دے گا تاکہ اُن کا اعزاز فرمائے اور وہ قابلِ تعریف مرتبہ پائیں پس قرآن مجید نے جس شفاعت کا انکار کیا ہے وہ ایسی شفاعت ہے جس میں شرک ہے، اسی واسطے شفاعت بالاذن کو کئی جگہ ثابت کیا —— اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمایا کہ یہ صرف موحدین اور سچی توحید والوں کے لئے ہوگی۔ شیخ الاسلام کا کلام ختم ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« فيه مسائل » : الأولى تفسير الآيات . الثانية صفة الشفاعة المنفية . الثالثة صفة الشفاعة المثبتة . الرابعة ذكر الشفاعة الكبرى ، وهي المقام المحمود . الخامسة صفة ما يفعله ﷺ ، وأنه لا يبدأ بالشفاعة بل يسجد ، فإذا أذن الله له شفع . السادسة مَنْ أسعد الناس بها . السابعة أنها لا تكون لمن أشرك بالله . الثامنة بيان حقيقتها .

باب
قول الله تعالى : ﴿ إنَّكَ لَا تَهْدِي من أحْبَبْتَ ﴾ الآية

في الصحيح عن ابن المسيَّب عن أبيه ، قال : « لمَّا حَضَرَتْ أبا طالب الوفاة ، جاءهُ رسول الله ﷺ ، وعنده عبد الله بن أبي أُمية وأبو جهل ، فقال له : يا عمِّ ، قل لا إله إلا اللهُ ، كلمةً أُحاجُّ لك بها عند الله ، فقالا له : أترغَبُ عن ملة عبد المطلب ؟ فأعاد عليه النبي ﷺ ، فأعادا ، فكان آخرَ ما قال : هو على ملة عبد المطلب ، وأبى أن يقول لا إله إلّا اللهُ ، فقال النبي ﷺ : لأَستغفِرَنَّ لك ، ما لم أُنْهَ عنك ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں آٹھ مطالب ہیں۔

(۱) آیتوں کی تفسیر۔ (۲) وہ شفاعت جس کا قرآن نے انکار کیا۔ (۳) وہ شفاعت جس کا اثبات کیا ہے۔ (۴) شفاعتِ کبریٰ یعنی مقامِ محمود کا بیان۔ (۵) آپ کس طرح شفاعت فرمائیں گے اس کی تفصیل بایں طور کہ سب سے قبل آپ شفاعت نہیں کریں گے بلکہ سجدہ میں گر جائیں گے، جب اجازت ملے گی اس وقت سفارش کریں گے۔ (۶) اس شفاعت سے کون سب سے زیادہ خوش نصیب ہوگا (۷) یہ شفاعت کسی مشرک کے حق میں ہوگی۔ (۸) شفاعت کی حقیقت۔

باب

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک آپ نہیں ہدایت کر سکتے جسے چاہیں"

اور صحیحین (بخاری و مسلم) میں سعید بن المسیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ مسیّب سے روایت کرتے ہیں، جب ابوطالب پر وفات طاری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ وہاں عبداللہ بن ابی اُمیہ اور ابوجہل بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے کہا، اے چچا لاالٰہ الا اللہ کہدو، میں اس کلمہ پر تمہارے واسطے اللہ سے حجت کر لوں گا۔ وہ دونوں بولے کہ کیا عبدالمطلب کے مذہب کو چھوڑتے ہو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دہرایا، تو ان لوگوں نے اپنی بات دہرائی۔ ابوطالب نے آخری وقت یہ کہا، میں عبدالمطلب کے مذہب پر ہوں اور لاالٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہارے لئے دعاء مغفرت کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ ہو، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فأنزل الله عزَّ وجل : ﴿ ما كان للنَّبيِّ والذين آمنوا أنْ يَسْتَغْفِرُوا للمشركين ﴾ وأنزل الله فى أبى طالب : ﴿إنَّك لا تَهْدِى من أحببتَ ، ولكنَّ الله يَهْدِى من يَشاءُ﴾» .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير ﴿ إنك لا تهدى من أحببت ﴾ الآية . الثانية تفسير قوله ﴿ ما كان للنبى ﴾ الآية . الثالثة ، وهى المسألة الكبرى ، تفسير قوله « قل لا إله إلا الله » بخلاف ما عليه من يدعى العلم . الرابعة أن أبا جهل ومن معه يعرفون مراد النبي ﷺ إذا قال للرجل « قل لا إله إلا الله ». فقبّح اللهُ مَنْ أبو جهل أعلم منه بأصل الإسلام . الخامسة جدُّه ﷺ ومبالغته فى إسلام عمه . السادسة الرد على من زعم إسلام عبد المطلب وأسلافه . السابعة كونه ﷺ استغفر له فلم يغفر له ، بل نهى عن ذلك . الثامنة مضرة أصحاب السوء على الإنسان . التاسعة مضرة تعظيم الأسلاف والأكابر. العاشرة الشبهة للمبطلين فى ذلك ، لاستدلال أبى جهل بذلك : الحادية عشرة الشاهد لكون الأعمال بالخواتيم لأنه لو قالها لنفعته . الثانية عشرة التأمل فى كبر هذه الشبهة فى قلوب الضالين ؛ لأن فى القصة أنهم لم يجادلوه إلا بها ، مع مبالغته ﷺ وتكريره ، فلأجل عظمتها ووضوحها عندهم اقتصروا عليها .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبی اور ایمان والوں کو سزاوار نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے دُعائے مغفرت کریں۔"

اور اللہ نے ابوطالب کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

"بیشک تو جسے چاہے ہدایت نہیں کر سکتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔"

اس میں بارہ مطالب ہیں۔

(۱) آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ کی تفسیر۔ (۲) آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ کی تفسیر۔ (۳) اور یہ بہت بڑی بات ہے آپ کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرمانا اور اس کی تفسیر بخلاف اس کے کہ علم کے مدعی اسے سمجھے بیٹھے ہیں (یعنی فقط زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنا فائدہ نہیں دیتا، جب تک کہ اخلاص توحید نہ ہو۔) (۴) ابوجہل اور اس کے ساتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُراد "لا الٰہ الا اللہ" سے جانتے تھے۔ بس اللہ بُرا کرے اُن لوگوں کا جن سے ابوجہل دین کی اصل زیادہ سمجھتا تھا۔ (۵) آپ کی کوشش اور حد سے زیادہ محنت اپنے چچا کے مسلمان کرنے میں۔ (۶) اس میں رد ہے اُس شخص کا جو عبدالمطلب اور اس کے آباء واجداد کو مسلمان سمجھتا ہے۔ (۷) آپ کا اپنے چچا کے واسطے مغفرت کی دُعا کرنا، پھر مغفرت نہ ہونا بلکہ آپ کو دُعا کرنے سے اللہ عزوجل کا منع فرمانا۔ (۸) بُرے ساتھیوں اور دوستوں کی بُرائی اور ضرر۔ (۹) اپنے باپ دادا اور بڑوں کی تعظیم کا نقصان۔ (۱۰) ابوجہل کے استدلال کی طرح باطل پرستوں کا استدلال کرنا۔ (۱۱) اس بات پر دلیل کہ عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہے، کیونکہ اگر ابوطالب کلمہ پڑھتے یقیناً انھیں نفع دیتا۔ (۱۲) غور کرنا چاہیئے کہ گمراہوں کے دلوں میں یہ شبہہ کتنا بڑا ہے؟ اس لئے کہ اس قصہ میں مذکور ہے کہ وہ لوگ صرف اسی سے جھگڑتے رہے، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ میں پوری سعی فرمائی اور مکرر اپنا پیغام پہنچایا۔ چونکہ یہ حجت ان کے نزدیک واضح اور بڑی تھی، اس پر انھوں نے کفایت کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء أن سببَ كُفر بنى آدم وتركهم دينَهم هو الغلوُّ فى الصالحين

وقولِ الله عز وجل : ﴿ يا أهلَ الكتابِ لا تغلوا فى دينكم ﴾ .

فى الصحيح عن ابن عباس رضى الله عنهما ، فى قول الله تعالى : ﴿ وقالوا لا تذرُنَّ آلهتكم ، ولا تذرُنَّ وَدًّا ولا سُوَاعًا ولا يَغُوثَ ويَعُوقَ ونَسْرًا ﴾ . قال : « هذه أسماءُ رجالٍ صالحينَ من قوم نوح ، فلما هلكوا أوحى الشيطان إلى قومهم : أن انصِبوا إلى مجالسهم التى كانُوا يجلسون فيها أنصابًا وسموها بأسمائهم ، ففعلوا ، ولم تُعْبَدْ ، حتى إذا هلك أُولئك ونُسِيَ العلمُ ، عُبِدَتْ » .

وقال ابن القيِّمِ : قال غيرُ واحدٍ من السَّلَفِ : لما ماتُوا عكفوا على قبورهم ، ثم صَوَّرُوا تماثيلهم ، ثم طال عليهم الأمدُ فعبدوهم .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا بیان کہ بنی آدم کے کفر کرنے اور دین کے چھوڑنے کا اصلی سبب نیک لوگوں کے بارے میں غلوّ ہے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "اے کتاب والو! اپنے دین میں غُلو مت کرو"۔

صحیح بخاری میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی کہ "وہ بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے معبودوں کو، اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو" کی یوں تفسیر کی ہے۔ یہ (یعنی ودّ و سواع وغیرہ) سب قومِ نوح کے نیک لوگ ہیں۔ جب وہ مر گئے، شیطان نے اُن کے خاندان کو یہ بات سمجھائی کہ یہ نیک لوگ جس جگہ بیٹھتے تھے وہاں بطور یادگار پتھر نصب کر دو اور اسے اُن کے نام سے پکارو۔ سو اُنہوں نے ایسا کیا۔ جب وہ اگلے مر گئے اور علم اُن سے جاتا رہا تب اُن کی اولاد نے ان یادگاروں کی پرستش کی۔

ابنِ قیم رحمہ اللہ نے کہا اکثر سلف صالحین نے بیان کیا ہے کہ جب وہ مر گئے تو پہلے یہ لوگ اُن کی قبروں کے مجاور بنے پھر اُن کی مُورتیں بطور یادگار بنائیں، پھر زمانہ دراز گذرنے پر اُن کی عبادت کرنے لگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعن عمر، أن رسول الله ﷺ قال: «لا تُطرُونِي كما أطرتِ النصارى ابنَ مريم، إنما أنا عبدٌ، فقولوا: عَبْدُ الله ورسوله». أخرجاهُ.

وقال: قال رسول الله ﷺ: «إيّاكُمْ والغلوَّ، فإنما أَهْلَكَ مَن كان قبلَكم الغُلُوُّ».

ولمسلم عن ابن مسعودٍ، أن رسول الله ﷺ قال: «هَلَكَ المتنطعونَ». قالها ثلاثًا.

«فيه مسائل»: الأولى أن من فهم هذا الباب وبابين بعده تبين له غربة الإسلام، ورأى من قدرة الله وتقليبه للقلوب العجب. الثانية معرفة أول شرك حدث فى الأرض، أنه بشبهة الصالحين. الثالثة أول شيء غُيِّر به دين الأنبياء وما سبب ذلك، مع معرفة أن الله أرسلهم: الرابعة قبولِ البدع، مع كون الشرائع والفطر تردها. الخامسة أن سبب ذلك كله مزج الحق بالباطل، فالأول محبة الصالحين، والثانى فعل أناس من أهل العلم شيئًا أرادوا به خيرًا فظن من بعدهم أنهم أرادوا به غيره. السادسة تفسير الآية التى فى سورة نوح. السابعة جبلة الآدمى فى كون الحق ينقص فى قلبه والباطل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا "مجھے حد سے نہ بڑھانا جیسا عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا۔ میں صرف بندہ ہوں، اس لئے تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو"۔ (بخاری، مسلم)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم غلو سے بچو۔ اس لئے کہ پہلی اُمتوں کو اسی غلو نے تباہ کیا"۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

صحیح مسلم میں ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تکلف اور حد سے بڑھنے والے ہلاک ہو گئے۔ اسے تین بار فرمایا۔

اس میں بیس[۲] مطالب ہیں۔

(۱) جو شخص اس باب کو اور اس کے بعد کے دو بابوں کو اچھی طرح سمجھ لے گا اُسے اسلام کی غربت معلوم ہو جائے گی اور وہ اللہ کی قدرت اور دلوں کے بدلنے میں عجیب بات پائے گا۔ (۲) سب سے پہلا شرک جو رُوئے زمین پر ہوا وہ نیک لوگوں کے بارے میں ہوا۔ (۳) سب سے پہلے نبیوں کا دین کیسے بدلا گیا اور کس چیز سے؟ حالانکہ یہ جانتے تھے کہ اللہ نے اُنھیں بھیجا ہے۔ (۴) لوگوں کا بدعت کو قبول کر لینا، حالانکہ وہ شریعت اور فطرتِ سلیمہ کے خلاف ہوتی ہے۔ (۵) تمام شرک و بدعت کی علت حق کو باطل سے ملا دینا ہے۔ غلو میں نیک لوگوں کی محبت ہے اور قبر و بُت پرستی کی اصل۔ چند علم والوں کا کسی چیز کو نیک نیتی سے کرنا، اور ان کے بعد والوں کا اسے غلط سمجھنا اور دھوکہ کھانا۔ (۶) سورۂ نوح کی آیت کی تفسیر۔ (۷) انسانی سرشت ہے کہ دل میں حق کم ہوتا جاتا اور باطل ترقی کرتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يزيد . الثامنة فيه شاهد لما نقل عن السلف أن البدعة سبب الكفر . التاسعة معرفة الشيطان بما تؤول إليه البدعة ولو حسن قصد الفاعل . العاشرة معرفة القاعدة الكلية ، وهى النهى عن الغلو ، ومعرفة ما يؤول إليه . الحادية عشرة مضرة العكوف على القبر لأجل عمل صالح . الثانية عشرة معرفة النهى عن التماثيل والحكمة فى إزالتها . الثالثة عشرة معرفة شأن هذه القصة وشدة الحاجة إليها مع الغفلة عنها . الرابعة عشرة ، وهى أعجب وأعجب ، قراءتهم إياها فى كتب التفسير والحديث ، ومعرفتهم بمعنى الكلام وكون الله حال بينهم وبين قلوبهم ، حتى اعتقدوا أن فعل قوم نوح أفضل العبادات ، واعتقدوا أن ما نهى الله ورسوله عنه فهو الكفر المبيح للدم والمال . الخامسة عشرة التصريح بأنهم لم يريدوا إلا الشفاعة . السادسة عشرة ظنهم أن العلماء الذين صوروا الصور أرادوا ذلك . السابعة عشرة البيان العظيم فى قوله : « لا تطرونى كما أطرت النصارى ابنَ مريم » ، فصلوات الله وسلامه عليه بَلَّغ البلاغ المبين . الثامنة عشرة نصيحته إيانا بهلاك المتنطعين . التاسعة عشرة التصريح بأنها لم تعبد حتى نسى العلم ، ففيها بيان معرفة قدر وجوده ومضرة فقده . العشرون أن سبب فقد العلم موت العلماء .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا ہے۔ (۸) اس میں سلف صالحین کے اس قول کی تصدیق ہے کہ کفر کا اصلی سبب بدعت ہے۔ (۹) شیطان بدعت کے انجام کو اچھی طرح جانتا ہے، اگرچہ بدعت کرنے والے کی نیت اچھی کیوں نہ ہو۔ (۱۰) یہ عام قاعدہ معلوم کرنا چاہیئے کہ "غلو حرام ہے" اور اس کا انجام ہمیشہ بد ہوتا ہے۔ (۱۱) قبر کے مجاور بننے کا نقصان، اگرچہ وہاں نیک کام کیوں نہ کیا جائے۔ (۱۲) تصویر کی حرمت کس وجہ سے ہوئی، اور اس کے مٹانے میں کیا حکمت ہے۔ (۱۳) اس قصہ کو اچھی طرح سمجھنا اور اس کا ضروری ہونا، حالانکہ سب لوگ اس سے غافل ہیں۔ (۱۴) یہ سب سے عجیب تر بات ہے کہ یہ سب لوگ اس قصہ کو تفسیر و حدیث کی کتابوں میں پڑھتے اور اس کے معنی بھی سمجھتے ہیں، پھر اللہ نے ان کی سمجھ پھیر دی اس طرح کہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ نوح کی قوم نے جو کام (قبر پرستی) کیا وہ بہترین عبادت ہے پس جس چیز کو اللہ و رسول نے حرام فرمایا اس کا اعتقاد رکھا، حالانکہ یہ ایسا صریح کفر ہے جس سے مال اور خون حلال ہو جاتا ہے۔ (۱۵) ان سے پہلے مشرکوں کی یہ تصریح کہ وہ اپنے بزرگوں سے صرف شفاعت و سفارش چاہتے ہیں نہ اور کچھ۔ (۱۶) ان کا یہ خیال کہ جن علماء نے یہ مورتیں بنائی تھیں اُن کا مقصود بھی یہی عبادت تھا۔ (۱۷) وہ کھلا عظیم الشان بیان جو آپ نے حدیث "لا تطرونی" سے دیا یعنی مجھے میری حد سے نہ بڑھانا جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو بڑھا دیا۔" پس اللہ کی رحمتیں اور سلام اس ذات بابرکات پر ہو جس نے یہ کھلا اعلان کیا۔ (۱۸) آپ کا ہمیں یہ سمجھانا کہ تکلف اور حد سے زیادہ بات کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ (۱۹) اس قصہ میں بصراحت مذکور ہے کہ جب علم نہ رہا تو لوگوں نے مورتیوں کی عبادت کی۔ اس میں علم کی خوبی اور اس کے وجود کی برکت اور جہالت کی برائی ہے۔ (۲۰) علم کے فنا ہونے کا راز صرف یہی ہے کہ علماء نہ رہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء من التَغْليظ فيمن عَبَدَ اللهَ عند قبر رجلٍ صالحٍ فكيف إذا عَبَدَهُ ؟

فى الصحيح عن عائشة : « أنْ أُمَّ سلمةَ ذكرتْ لرسول الله ﷺ كنيسةً رأتها بأرضِ الحبشة ، وما فيها مِن الصُوَرِ ، فقال : أولئكَ إذا مات فيهم الرجل الصالح . أو العبدُ الصالح ، بَنَوْا على قبره مسجدًا ، وصَوَّرُوا فيه تلك الصُوَرَ ، أولئكِ شِرَارُ الخلقِ عند الله » . فهؤلاء جَمَعُوا بين فتنتين : فتنةِ القبور ، وفتنةِ التماثيلِ .

ولهما عنها ، قالت : « لما نُزِلَ برسول الله ﷺ طفِقَ يطرحُ خميصةً له على وجهه ، فإذا اغْتَمَّ بها كشفهاَ ، فقال . وهو كذلك : لَعْنَةُ الله على اليهود والنصارى ، اتَّخَذُوا قبورَ أنبيائهم مساجدَ . يُحَذِّرُ ما صنعوا ، ولولا ذلك أُبرِزَ قَبْرُه ، غير أنه خُشِيَ أن يُتَّخَذَ مسجداً » . أخرجاه .

ولمسلم عن جُنْدُب بن عبد الله ، قال : « سمعتْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا بیان کہ جو کسی نیک آدمی کی قبر پر اللہ کی عبادت کرے اسکا کیا گناہ ہے اور جو اس نیک کو پوجے اسکا کیا حشر ہوگا

صحیح (بخاری و مسلم) میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اُم سلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حبشہ کے ایک گرجا کا ذکر کیا جو نہایت خوبصورت بنایا گیا تھا اور اس میں تصویریں بھی تھیں۔ آپ نے فرمایا "یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے، اس کی قبر پر عبادت گاہ بناتے ہیں اور اس میں تصویریں بناتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ عزو جل کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔"

"ان لوگوں نے دونوں فتنے جمع کئے، قبروں پر عبادت گاہ بنائی، یہ فتنۂ قبر ہے، اور تصویریں بھی بنائیں۔"

" بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، جب آپ پر جاں کنی کا عالم طاری ہوا تو آپ نے اپنے چہرہ پر ایک چادر اوڑھی، جب دم گھٹتا چادر کو ہٹا دیتے۔ اسی حال میں آپ نے فرمایا "یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا۔" اس سے آپ امت کو ڈرا رہے تھے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی ہوتی لیکن اس خوف سے کہ سجدہ نہ کیا جائے بند رکھا گیا۔

صحیح مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبي ﷺ قبل أن يموت بخمسٍ ، وهو يقول : إِنِّى أَبْرَأُ إلى الله أن يكون لى منكم خليلٌ ، فإِنَّ الله قدِ اتَّخذَنى خليلاً ، كما اتَّخذَ إبراهيمَ خليلاً ، ولو كنتُ مُتَّخِذًا مِن أمَّتى خليلاً لاتخذتُ أبا بكرٍ خليلا . أَلَا وإنَّ من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبيائهم مساجدَ ، أَلَا فلا تتخذُوا القبورَ مساجدَ ، فإِنى أنهاكُمْ عن ذلك » .

فقد نهى عنه فى آخرِ حياتِه ، ثم إنه لعنَ – وهو فى السياقِ – مَنْ فعَله . والصلاةُ عندها من ذلك ، وإنْ لم يُبْنَ مسجدٌ ، وهو معنى قولها : « خُشِى أن يُتَّخذَ مسجدًا » . فإِنَّ الصحابة لم يكونوا ليبنوا حول قبرهِ مسجدًا ، وكل موضع قُصِدَت الصلاةُ فيه فقد اتُّخِذ مسجدًا ، بل كل موضع يصَلَّى فيه يسمى مسجدًا ، كما قال ﷺ : « جُعِلَتْ لىَ الأرضُ مسجدًا وطَهُورًا » .

ولِأَحْمَدَ بسند جَيِّدٍ عن ابن مسعودٍ رضى الله عنه مرفوعًا : « إنَّ من شِرَارِ النَّاس مَنْ تُدْرِكُهُمُ الساعةُ وهم أحياءٌ ، والذين يَتَّخذونَ القبورَ مساجدَ » . ورواهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا، اپنی وفات سے پانچ روز پہلے فرماتے تھے "میں اللہ کے رُوبرو ہر ایک خُلت سے برأت کا اظہار کرتا ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ابراہیم کو خلیل بنایا ویسا ہی مجھے بھی خلیل بنایا۔ اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلت کا منصب دیتا تو ابوبکر کو یہ منصب دیتا۔ خبردار! تم سے پہلے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے۔ خبردار! تم قبروں کو عبادت گاہ نہ بنانا، میں تم کو اس کی ممانعت کرتا ہوں"۔

پس آپ نے اس سے آخری عمر میں ممانعت فرمائی۔ پھر جاں کنی کے وقت ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔

قبروں پر نماز پڑھنا بھی اس ممانعت میں داخل ہے اگرچہ مسجد نہ ہو۔ یہی مطلب ہے اس حدیث کا جس میں یہ ہے کہ "اس خوف سے کہ اس کا سجدہ نہ ہو قبر بند رکھی گئی"۔ کیونکہ صحابہ آپ کی قبر پر مسجد نہیں بنا سکتے تھے جس جگہ کو نماز کے واسطے معین کیا جائے وہ مسجد ہو جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جہاں نماز ادا ہو وہ مسجد ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے واسطے تمام رُوئے زمین مسجد اور پاک بنائی گئی"۔

مسند احمد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسندِ حسن مروی ہے۔ آپ نے فرمایا "وہ لوگ سب سے بدترین ہیں جو زندہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔ اور وہ لوگ (بھی سب سے بدتر ہیں) جو قبروں کو مسجد بنائیں گے"۔ اسے ابوحاتم (ابن حبان) نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أبو حاتم فى صحيحه .

« فيه مسائل » : الأولى ما ذكر الرسول فيمن بنى مسجدًا يعبد الله فيه عند قبر رجل صالح ، ولو صحت نية الفاعل . الثانية النهى عن التماثيل وغلظ الأمر فى ذلك . الثالثة العبرة فى مبالغته ﷺ فى ذلك ، كيف بين لهم هذا أولاً ، ثم قبل موته بخمس قال ما قال ، ثم لما كان فى النزع لم يكتف بما تقدم . الرابعة نهيه عن فعله عند قبره قبل أن يوجد القبر . الخامسة أنه من سنن اليهود والنصارى فى قبور أنبيائهم . السادسة لعنه إياهم على ذلك . السابعة أن مراده ﷺ تحذيره إيانا عن قبره . الثامنة العلة فى عدم إبراز قبره . التاسعة فى معنى اتخاذه مسجدًا . العاشرة أنه قرن بين من اتخذها مسجدًا وبين من تقوم عليه الساعة ، فذكر الذريعة إلى الشرك قبل وقوعه مع خاتمته . الحادية عشرة ذكره فى خطبته قبل موته بخمس الرد على الطائفتين اللتين هما شرّ أهل البدع ، بل أخرجهم بعض أهل العلم من الثنتين والسبعين فرقة ، وهم الرافضة والجهمية ، وبسبب الرافضة حدث الشرك وعبادة القبور ، وهم أول من بنى عليها المساجد . الثانية عشرة ما بلى به ﷺ من شدة النزع . الثالثة عشرة ما أكرم به من الخلة . الرابعة عشرة التصريح بأنها أعلى من المحبة . الخامسة عشرة التصريح بأن الصدّيق أفضل الصحابة . السادسة عشرة الإشارة إلى خلافته .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں سولہ ۱۶ مطالب ہیں۔

(۱) آپ کا سخت منع فرمانا، اور ایسے شخص پر لعنت کرنا جو کسی نیک شخص کی قبر پر مسجد بنائے جس میں اللہ کی عبادت کی جائے۔ اگرچہ بنانے والے کی نیت بخیر ہو۔ (۲) تصاویر کی حُرمت اور اُن کے بنانے میں سخت سزا۔ (۳) غور کا مقام ہے کہ آپ نے اس کو کس طرح بیان فرمایا۔ پہلے ممانعت فرمائی، پھر اپنی وفات سے پانچ روز پہلے تمام طور پر ممانعت کی، پھر عین موت کے عالم میں بھی سختی سے ممانعت کی، اور پہلی ممانعت پر اکتفار نہ فرمائی۔ (۴) آپ نے اپنے واسطے خاص طور پر ممانعت فرمائی، حالانکہ ابھی نہ آپ کی وفات ہوئی تھی، نہ قبر بنی تھی۔ (۵) یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے کہ وہ اپنے انبیار کی قبروں کے ساتھ ایسا کرتے آئے ہیں۔ (۶) آپ کا اس بارے میں یہود و نصاریٰ پر لعنت کرنا۔ (۷) ان تمام باتوں سے آپ کا ہمیں نصیحت کرنا اور ڈرانا تھا کہ آپ کی قبر کے ساتھ ایسا نہ کیا جائے۔ (۸) آپ کی قبر کھلی کیوں نہ رکھی گئی؟ (۹) قبروں کو مسجد بنانے کے کیا معنی ہیں؟ (۱۰) آپ کا جن پر قیامت قائم ہوگی اور قبروں پر مسجد بنانے والوں کو برابر بتانا۔ گویا آپ نے شرک کے ذریعہ کو واقع ہونے سے پہلے بیان فرمایا اور یہ بھی بتایا کہ قُربِ قیامت ایسا ہوگا۔ (۱۱) آپ کا وفات سے پانچ روز قبل اپنے خطبہ میں ذکر کرنا۔ اس میں اُن دو گروہوں کا رد ہے جو بدعتیوں کی جماعت میں بدترین ہیں، بلکہ بعض اہلِ علم نے انہیں بہتر فرقوں سے خارج کر دیا، یہ دونوں فرقے رافضی اور جہمیہ ہیں۔ رافضیوں کی وجہ سے شرک اور قبر پرستی کا اسلام میں رواج ہوا اور انہوں نے ہی سب سے پہلے قبروں پر مسجدیں بنائیں۔ (۱۲) آپ پر جان کنی کی سختی کا ہونا۔ (۱۳) آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنا کر اعزاز فرمایا۔ (۱۴) خلت کا درجہ محبت سے علیٰ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ (۱۵) ابوبکر صدیق کی خلافت کی طرف اشارہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء أن الغُلُوّ فى قبور الصالحين يُصيِّرُها أوثانًا تُعْبَدُ من دُون الله

روى مالكٌ فى المُوَطَّأ : أن رسول الله ﷺ قال : « اللَّهُمَّ لا تجعل قبرِى وَثَنًا يُعْبَدُ ، اشتدَّ غضبُ الله على قومٍ اتخذُوا قبورَ أنبيائِهم مساجدَ » .

ولابن جَرِيرٍ بسنده عن سُفْيَانَ عن منصورٍ عن مُجَاهِدٍ ﴿ أَفَرَأَيْتُم اللَّاتَ والعُزَّى ﴾ ، قال : كان يَلُتُّ لهم السَّوِيقَ ، فمات ، فعكفُوا على قبره . وكذا قال أبو الجوزاء عن ابن عباس : كان يَلُتُّ السَّويق للحاجِّ .

وعن ابن عباسٍ رضى الله عنهما قال : « لَعَنَ رسول الله ﷺ زَائِرَاتِ القُبُورِ ، والمُتَّخِذِينَ عليها المساجدَ والسُّرُجَ » . رواهُ أهل السُّنَنِ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا بیان کہ نیک لوگوں کی قبروں میں غلو کرنا ان قبروں کو بُت بنا دیتا ہے جن کی پرستش اللہ کے سوا ہوتی ہے

امام مالک نے اپنی مؤطا میں یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ میری قبر کو بُت نہ بنانا جس کی پرستش کیجائے، اللہ تعالیٰ کا سخت غضب نازل ہو اُس قوم پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا۔"

ابن جریر نے سفیان ثوری کے ذریعہ منصور سے روایت کی۔ وہ مجاہد سے بیان کرتے ہیں کہ آیت أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ الخ (سو بتاؤ کہ لات اور عزّیٰ) میں لات ایک شخص تھا جو مسافروں کو ستو گھول گھول کر پلایا کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو لوگ اس کی قبر پر مجاور بن بیٹھے۔ اسی طرح ابوالجوزار نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ مسافر حاجیوں کے واسطے ستو گھولا کرتا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی اور ان پر بھی جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور چراغ جلاتے ہیں۔ اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« فيه مسائل » : الأولى تفسير الأوثان . الثانية تفسير العبادة . الثالثة أنه ﷺ لم يستعذ إلا مما يخاف وقوعه . الرابعة قرنه بهذا اتخاذ قبور الأنبياء مساجد . الخامسة ذكر شدة الغضب من الله . السادسة ، وهي من أهمها ، معرفة صفة عبادة اللات ، التي هي أكبر الأوثان . السابعة معرفة أنه قبر رجل صالح . الثامنة أنه اسم صاحب القبر ، وذكر معنى التسمية . التاسعة لعنه زَوَّارات القبور . العاشرة لعنه من أسرجها .

باب
ما جاء في حمايةِ المصطفى ﷺ جنابَ التوحيدِ وسَدِّه كلَّ طريق يوصل إلى الشرك

وقولِ الله تعالى : ﴿ لقد جَاءَكُمْ رسولٌ من أَنْفُسِكُمْ عزِيزٌ عليه ما عَنِتُّمْ ﴾ الآية .

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : « لا تجعلوا بيوتكم قُبوراً ، ولا تجعلوا قبري عيدًا ، وصلوا عَلَيَّ ، فإنَّ صلاتكم تبلُغني حيث كُنتم » . رواه أبو داود بإسناد حسنٍ ، ورواته ثقاتٌ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں دس مطالب ہیں۔
(۱) وثن کی تفسیر (۲) عبادت کی تفسیر (۳) آپ نے اپنی قبر کے بُت بننے سے اس لئے پناہ مانگی کہ ایسا ہونا ممکن تھا۔ (۴) آپ کا اس پناہ کے ساتھ انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانے کا ذکر کرنا۔ (۵) ایسے کام کرنے والوں پر اللہ کا غضب ہونا۔ (۶) یہ سب باتوں میں زیادہ اہم اور قابلِ غور ہے کہ وہ لات کی عبادت کس طرح کرتے تھے جو اُن کا بہت بڑا بُت تھا۔ (۷) یہ نیک شخص کی قبر تھی۔ (۸) لات قبر والے کا نام تھا اور یہ نام اس لئے مشہور ہوا کہ وہ حاجیوں کے واسطے ستو گھولا کرتا تھا۔ (۹) آپ کا قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت فرمانا۔ (۱۰) آپ کا قبروں پر چراغ جلانے والے پر لعنت کرنا۔

اس کا بیان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی چار دیواری کسطرح محفوظ کی اور شرک کا ہر ذریعہ کسطرح بند کیا

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "بے شک تمہارے پاس تم میں سے ایسا رسول آیا ہے کہ اُس پر تمہاری تکلیف شاق ہے"۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ، اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ۔ مجھ پر درود پڑھو، یقیناً تم جہاں کہیں سے درود پڑھو گے، مجھے پہنچ جائے گا۔ ابوداؤد نے بسند حسن روایت کیا، اس کے سب راوی ثقہ ہیں"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعن على بن الحسين رضى الله عنه : « أَنه رأَى رجْلاً يجىء إلى فرجةٍ كانت عند قبر النبى ﷺ فَيدخُلُ فيها فيدعو، فنهاه ، وقال : ألا أُحَدِّثكم حديثًا سمعته من أبى عن جدى عن رسول الله ﷺ ؟ قال : لا تتَّخذوا قبْرى عيدًا ، ولا بيوتكم قبورًا ، فإِنَّ تسليمكم ليبلُغُنى أينما كنتم » . رواه فى المختارة .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية براءة . الثانية إبعاده أمته عن هذا الحِمَى غاية البعد . الثالثة ذكر حرصه علينا ورأفته ورحمته . الرابعة نهيه عن زيارة قبره على وجه مخصوص ، مع أن زيارته من أفضل الأعمال . الخامسة نهيه عن الإكثار من الزيارة . السادسة حثه على النافلة فى البيت . السابعة أنه متقرر عندهم أنه لا يصلى فى المقبرة . الثامنة تعليل ذلك بأن صلاة الرجل وسلامه عليه يبلغه وإن بَعُدَ ، فلا حاجة إلى ما يتوهمه من أراد القرب . التاسعة كونه ﷺ فى البرزخ تعرض عليه أعمال أمته ، فى الصلاة والسلام عليه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن حسین (زین العابدین) سے مروی ہے کہ ایک شخص کو دیکھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس آتا اور ایک سوراخ میں سے اندر جاکر دُعا کرتا، اُنہوں نے اس کو منع کیا اور بولے کیا تمہیں وہ حدیث نہ بتاؤں جو مجھے میرے والد حضرت حسینؓ نے علیؓ سے بیان کی، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری قبر کو میلہ مت بنانا اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بنانا، اس لئے کہ تم جہاں سے سلام و درود پڑھو گے، مجھے پہنچ جائیگا"۔ اسے (ضیاء نے) مختار میں روایت کیا۔

اس میں نو مطالب ہیں۔

(۱) سورۃ برأت کی آیت کی تفسیر۔ (۲) آپ کا اپنی امت کو شرک کی چاردیواری سے بعید دُور رکھنا۔ (۳) آپ کا ہماری اصلاح و ہدایت پر حریص ہونا اور حد سے زیادہ مہربان و رحیم ہونا۔ (۴) آپ کا اپنی قبر کی مخصوص طور پر زیارت سے منع فرمانا حالانکہ آپ کے قبر کی زیارت بہترین عملوں میں سے ہے۔ (۵) بکثرت زیارت کرنے سے منع فرمانا۔ (۶) نفل نماز کے گھر میں ادا کرنے کی رغبت دینا۔ (۷) یہ معاملہ گویا سب صحابہ جانتے تھے کہ قبرستان میں نماز نہیں ہوتی۔ (۸) آپ کا قبر پر آنے سے روک دینا اس طرح کہ جہاں سے انسان مجھ پر سلام و درود بھیجے وہ پہنچتا ہے۔ اگرچہ بہت فاصلہ سے ہو، پس اس قسم کے وہم کی ضرورت نہیں جسے پاس آنے والے کرتے ہیں (یعنی پاس پہنچ کر سلام سے زیادہ فائدہ نہ ہوگا۔) (۹) آپ پر برزخ میں درود و سلام کی بابت اُمت کے عمل پیش ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء أنّ بعض هذه الأمّة يَعبُدُ الأوثان

وقولِ الله تعالى : ﴿ أَلَمْ تَرَ إلى الَّذِين أُوتوا نصيبًا منَ الكتَابِ يُؤْمِنُون بالجِبت والطَّاغُوتِ ﴾ . وقوله تعالى : ﴿ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ من ذلك مَثُوبَةً عند اللهُ ؟ مَنْ لَعنهُ اللهُ وغضب عليهِ وجعَل منهم القِرَدةَ والخنازير وعَبَدَ الطَّاغُوتَ ﴾ . وقوله : ﴿ قال الَّذِينَ غلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عليهم مَسْجدًا ﴾ .

عن أبي سعيد رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال : « لتتَّبعنَّ سَنَنَ من كان قبلكم ، حَذْوَ القُذَّةِ بالقُذَّةِ ، حتى لو دخلوا جُحْرَ ضبٍّ لَدخلتُموهُ . قالوا : يا رسول الله اليهودَ والنصارى ؟ قال : فمَن ؟ » أخرجاهُ . ولمسلم عن ثَوْبانَ رضي الله عنه ، أَنّ رسول الله ﷺ قال : « إن الله زوَى لِيَ الأرضَ فرأَيتُ مشارقها ومغاربها . وإنَّ أُمّتي سيَبلغُ مُلكُها ما زُوِيَ لِي منها . وأُعطيتُ الكنزين : الأحمرَ والأبيضَ ، وإني سألتُ ربِّي لأُمَّتي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا بیان کہ اُمّت محمدّیہ میں بھی بُت پوجنے والے ہونگے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "کیا تو نے اہلِ کتاب کو نہیں دیکھا کہ بُت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں"

اور فرمایا، "کہدے کیا میں وہ لوگ نہ بتاؤں، جن کا انجام اللہ کے نزدیک بد ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے لعنت کی اور ان پر غصہ ہوا اور ان میں سے بندر اور سوٗر بنا دیئے۔ اور انھوں نے بُت پرستی کی"

اور فرمایا "جن لوگوں نے اُن پر (اصحابِ کہف پر) غلبہ پایا وہ یہ بولے کہ ہم اُن پر مسجد بنائیں گے"

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بالضرور تم پہلی اُمتوں کی پیروی میں ایسے برابر ہو جاؤ گے جیسے تیر تیر سے، یہانتک کہ اگر وہ گوہ کے بِل میں گھسیں گے تو تم بھی گھسو گے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یہود و نصاریٰ کی پیروی ہم کریں گے؟ فرمایا تو پھر کون؟ (بخاری، مسلم)

صحیح مسلم میں حضرت ثوبانؓ سے ہے کہ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام زمین سمیٹ دی۔ میں نے مشرق و مغرب دیکھے، میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین سمیٹی گئی ہے اور مجھے دونوں خزانے سُرخ (قیصر کا خزانہ) اور سفید (کسریٰ کا خزانہ) ملے۔ میں نے اپنی امت کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أن لا يُهلكَها بسنةٍ بِعَامَّة ، وأن لا يُسَلِّطَ عليهم عدوًّا من سِوى أنفسهمْ ، فيَسْتَبيحَ بيْضَتَهُمْ ، وإنَّ ربِّى قال : يا محمدُ ، إنى إذا قضيتُ قضاءً فإنه لا يُرَد ، وإنى أعطيتُكَ لأُمَّتك أَن لا أُهلكهُم بسنة بعَامَّة ، وأن لا أُسلِّطَ عليهم عدوًّا من سِوى أنفسهم فيَسْتَبيحَ بَيْضَتهم ، ولو اجتمع عليهم مَنْ بأقطارها ، حتى يكون بعضُهم يُهلكُ بعضًا ويَسْبِي بعضُهم بعضًا » . ورواهُ البَرْقانى فى صحيحه . وزاد : « وإنما أخافُ على أُمَّتى الأئمةَ المُضلِّين ، وإذا وقعَ عليهم السيف لم يُرْفَعْ إلى يوم القيامة ، ولا تقومُ الساعةُ حتى يَلْحَق حيٌّ من أُمَّتى بالمشركين ، وحتى تَعبُدَ فِئَامٌ من أُمَّتى الأوْثانَ ، وإنهُ سيكونُ فى أُمَّتى كذَّابون ثلاثون ، كلهم يَزْعُم أنه نبيٌّ ، وأنا خاتم النبيين ، لا نبيَّ بعدى ، ولا تزال طائفةٌ مِنْ أُمَّتى على الحقِ منصورةً ، لا يَضُرُّهم مَنْ خذَلهُم . حتى يأتى أمرُ الله تبارك وتعالى » .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية النساء . الثانية تفسير آية المائدة . الثالثة تفسير آية الكهف . الرابعة ، وهى أهمها .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے رب سے یہ دُعا کی کہ عام قحط سالی سے اُسے فنا نہ کرے، نہ اُن پر کوئی دوسرا دشمن اس طرح مسلط کرے کہ وہ اُن کی جماعت کو تباہ کر دے۔ میرے رب نے فرمایا، اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ ٹل نہیں سکتا۔ میں نے تیری یہ بات قبول کی کہ عام قحط سالی سے تیری اُمت کو نہ ماروں گا اور نہ کوئی دوسرا دشمن اُن پر ایسا مسلط کروں گا جو اُنہیں تباہ کر دے، اگرچہ ساری دنیا اکٹھا ہو کر ایسا کرنا چاہے یہاں تک کہ یہ خود آپس میں ایک دوسرے کو فنا کریں اور ایک دوسرے کو قید کریں۔ حافظ برقانی نے اسے اپنی صحیح میں روایت کر کے یہ زیادہ کیا" میں اپنی اُمت پر گمراہ کن سرداروں سے ڈرتا ہوں اور جب ان میں تلوار چلے گی تو قیامت تک بند نہ ہوگی، اور قیامت نہیں قائم ہو گی جب تک کہ میری امت کی ایک جماعت مشرکوں سے نہ ملے اور جبتک کہ میری امت کے بہت سے لوگ بُت پرستی نہ کریں۔ اور یقیناً میری امت میں تیس جھوٹے (دجّال) ہوں گے جو سب کے سب نبوّت کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا اور میری امّت میں سے ایک گروہ حق پر قائم و فتحیاب رہے گا انہیں وہ کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے جو بے مدد چھوڑ دیں، یہاںتک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے"

اس میں چودہ مطالب ہیں۔

(۱) سورۃ نسار کی آیت "المْ ترَ" کی تفسیر۔ (۲) سورۃ مائدہ کی آیت "قُلْ هل انبئكم" کی تفسیر۔ (۳) سُورۃ کہف کی آیت "قال الذین" کی تفسیر۔ (۴) یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما معنى الإيمان بالجبت والطاغوت فى هذا الموضع ، هل هو اعتقاد قلب ، أو هو موافقة أصحابها مع بغضها ومعرفة بطلانها ؟ الخامسة قولهم : إن الكفار الذين يعرفون كفرهم أهدى سبيلاً من المؤمنين. السادسة ، وهى المقصود بالترجمة ، أن هذا لا بد أن يوجد فى هذه الأمة ، كما تقرر فى حديث أبى سعيد ، السابعة التصريح بوقوعها ، أعنى عبادة الأوثان فى هذه الأمة ، فى جموع كثيرة . الثامنة العجب العجاب ، خروج من يدعى النبوة مثل المختار ، مع تكلمه بالشهادتين وتصريحه بأنه من هذه الأمة . وأن الرسول حق ، وأن القرآن حق ، وفيه أن محمداً خاتم النبيين ، ومع هذا يُصدَّق فى هذا كله مع التضادّ الواضح ، وقد خرج المختار فى آخر عصر الصحابة ، وتبعه فئام كثيرة . التاسعة البشارة بأن الحق لا يزول بالكلية كما زال فيما مضى ، بل لا تزال عليه طائفة . العاشرة . الآية العظمى ، أنهم مع قلتهم لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم . الحادية عشرة أن ذلك الشرط إلى قيام الساعة . الثانية عشرة ما فيه من الآيات العظيمة ، منها إخباره بأن الله زوى له المشارق والمغارب ، وأخبر بمعنى ذلك ، فوقع كما أخبر ، بخلاف الجنوب والشمال ، وإخباره بأنه أعطِى الكنزين ، وإخباره بإجابة دعوته لأمته فى الاثنتين ، وإخباره بأنه مُنع الثالثة . وإخباره بوقوع السيف ، وأنه لا يرفع إذا وقع ، وإخباره بإهلاك بعضهم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ ضروری ہے کہ جبت اور طاغوت پر ایمان لانے کے کیا معنی ہیں؟ کیا دل سے ان پر یقین کرنا ہے، یا بظاہر بُت پرستوں کی موافقت کرنا، اگرچہ دل میں بغض ہو اور باطل سمجھے۔ (۵) اہلِ کتاب کی یہ بات کہ کُھلم کُھلا جو لوگ کافر ہیں وہ مسلمانوں سے اچھے اور سیدھی راہ پر ہیں۔

(۶) یہی اس باب کا لبّ لباب ہے کہ اس امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے، جیسا کہ ابو سعید خُدری کی حدیث سے ثابت ہوا۔ (۷) اس بات کی صراحت کہ اس امت کے بہت سے لوگ بُت پرستی کریں گے۔ (۸) عجیب ترین بات کہ اس امت میں بھی نبوت کے مدعی ہوں گے جیسا کہ مختار تھا، حالانکہ وہ کلمۂ شہادت کا اقرار کرتا تھا، اور اپنے آپ کو امتِ محمدیہ سے سمجھتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو حق مانتا تھا جس میں آپ کا خاتم النبیین ہونا مذکور ہے۔ باوجود تمام باتوں کے جو آپس میں مل نہیں سکتیں، سب کو مانتا تھا، یہ صحابہؓ کے آخری زمانہ میں نکلا اور بہت سی جماعتوں نے اس کی پیروی کی۔ (۹) یہ خوش خبری کہ حق امتِ محمدیہ سے بالکل زائل نہ ہوگا، جیسا کہ پہلی اُمتوں میں ہوا، بلکہ ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ (۱۰) بڑی نشانی اور پیشین گوئی کہ یہ لوگ باوجود تعداد میں کم ہونے کے غالب رہیں گے، انہیں دوسروں کی مخالفت اور اکیلا چھوڑنا ضرر نہ دیگا (۱۱) یہ حالت قیامت تک رہے گی۔ (۱۲) ان باتوں میں جو بڑی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک آپ کا یہ بتانا کہ اللہ نے میرے لئے مشرق و مغرب کو سمیٹ دیا جو بعینہٖ ایسا ہی ہوا بخلاف جنوب و شمال کے جس کا ذکر نہیں فرمایا اور ایک آپ کا یہ بتانا کہ دو خزانے مجھے دیئے گئے اور آپ کا یہ بتانا کہ امت کے بارے میں میری دو دُعائیں قبول ہوئیں اور ایک قبول نہیں ہوئی۔ اور آپ کا یہ بتانا کہ امت میں تلوار چلے گی پھر بند نہ ہوگی۔ اور آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعضًا ، وسبي بعضهم بعضًا ، وخوفه على أمته من الأئمة المضلين ، وإخباره بظهور المتنبئين فى هذه الأمة ، وإخباره ببقاء الطائفة المنصورة . وكل هذا وقع كما أخبر ، مع أن كل واحدة منها من أبعد ما يكون فى العقول . الثالثة عشرة حصره الخوف على أمته من الأئمة المضلين . الرابعة عشرة التنبيه على معنى عبادة الأوثان .

باب
ما جاء فى السِّحر

وقولِ الله تعالى : ﴿ ولقد عَلِموا لَمَن اشتَراه ما له فى الآخِرةِ منْ خَلاقٍ ﴾ . وقوله : ﴿ يُؤْمِنُونَ بالجِبْتِ والطَّاغُوتِ ﴾ . قال عمرُ : الجبتُ السِّحْر ، والطاغوتُ : الشيطانُ . وقال جابرٌ : الطواغِيت كُهَّانٌ كان يَنْزِلُ عليهم الشيطانُ ، فى كلِّ حَيٍّ واحدٌ .

عن أبي هريرة رضى الله عنه ، أن رسول الله ﷺ قال : « اجتَنِبوا السَّبْعَ الموبِقاتِ ، قالوا : يا رسول الله ، وما هُنَّ ؟ قال : الشركُ بالله ، والسحرُ ، وقتلُ النفْس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہ بتانا کہ امت میں جھوٹے نبی ہوں گے، اور آپ کا یہ بتانا کہ حق جماعت قیامت تک باقی رہے گی، یہ سب باتیں جیسا کہ آپ نے فرمایا، ہوئیں، حالانکہ ان میں سے ہر ایک بات بظاہر دُور از عقل و قیاس نظر آتی ہے۔ (۱۳) امت کو صرف گمراہ کن سرداروں، علماء اور لیڈروں سے خوف ہے کہ یہ بے راہ چلا کر تباہ نہ کریں۔ (۱۴) بُت پرستی کے کیا معنی ہیں؟

جادُو کے احکام کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور بلاشبہ یہ معلوم کر چکے کہ جس نے اسے (جادو) حاصل کیا اس کے واسطے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں۔"

حضرت عمرؓ نے کہا، جبت جادو اور طاغوت شیطان ہے۔ جابرؓ نے کہا، طواغیت (جمع طاغوت) کاہن ہیں، جن پر شیطان اُترتا تھا اور ہر قبیلہ کا ایک کاہن ہوا کرتا تھا۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سات مہلک باتوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ کیا باتیں ہیں؟ فرمایا، اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اور جادُو کرنا، اور کسی جان کو ناحق مارنا، اور سُود کا لین دین کرنا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التى حرَّم الله إلا بالحق ، وأكلُ الرِّبا ، وأكلُ مال اليتيم ، والتَّولِّى يومَ الزحْفِ ، وقذفُ المحصَناتِ الغافلات المؤمنات » .

وعن جُنْدَبٍ مرفوعًا : « حَدُّ الساحِرِ ضَرْبةٌ بالسَّيْفِ » رواه الترمذى . وقال : الصحيحُ أنه موقوف .

وفى صحيح البخارى عن بَجَالَةَ بن عَبدَةَ قال : « كتب عمر بن الخطاب رضى الله عنه : أنِ اقتُلوا كلَّ ساحرٍ وساحرَةٍ ، قال : فقتلنا ثلاثَ سواحِرَ » . وصحَّ عن حَفْصَةَ رضى الله عنها أنها أمرتْ بقتل جارية لها سَحرتها ، فقُتِلَتْ . وكذلك صح عن جُنْدَبٍ . قال أحمد : عن ثلاثة من أصحاب النبي ﷺ .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية البقرة . الثانية تفسير آية النساء . الثالثة تفسير الجبت والطاغوت والفرق بينهما . الرابعة أن الطاغوت قد يكون من الجن وقد يكون من الإنس . الخامسة معرفة السبع الموبقات المخصوصات بالنهى . السادسة أن الساحر يكفر . السابعة أنه يقتل ولا يستتاب . الثامنة وجود هذا فى المسلمين على عهد عمر ، فكيف بعده ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یتیم کا مال کھانا، اور جنگ کے دن پیٹھ دینا، اور پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں کو بدنام کرنا۔

جندب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جادوگر کی سزا تلوار سے مار دینا ہے۔

ترمذی نے اسے روایت کر کے کہا کہ اس کا موقوف ہونا (صحابی کا قول) صحیح ہے۔

صحیح بخاری میں بجالہ بن عبدہ سے بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان لکھا کہ ہر جادوگر مرد و عورت کو قتل کر دو۔ بجالہ کہتے ہیں کہ ہم نے تین جادوگرنیاں قتل کیں۔"

اُم المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات صحت کو پہنچی کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کے قتل کا حکم دیا جس نے اُن پر جادُو کیا تھا، پس وہ قتل کر دی گئی! اسی طرح جندب سے بھی جادوگر کا قتل صحیح طریق سے ثابت ہے۔ امام احمد بن حنبل رح نے کہا تین صحابیوں سے یہ مسئلہ صحیح ہوا ہے۔

اس میں آٹھ مطالب ہیں۔

(۱) سورۂ بقرہ کی آیت وَلَقَدْ عَلِمُوْا کی تفسیر۔ (۲) سورۂ نساء کی آیت کی تفسیر (۳) جبت اور طاغوت کی شرح اور دونوں کا فرق (۴) طاغوت جن و انسان دونوں میں سے ہوتا ہے۔ (۵) سات مہلک گناہوں کا بیان جو خاص طور پر ممنوع ہیں۔ (۶) جادوگر کافر ہے۔ (۷) جادوگر کی سزا قتل ہے، اس کی توبہ قبول نہیں۔ (۸) جب جادوگر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں موجود تھے تو اس کے مابعد کا کیا ذکر؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
بيان شيء من أنواع السحر

قال أحمد : حدثنا محمد بن جعفر ، حدثنا عَوْفٌ ، عن حَيَّانَ بن العَلاءِ ، حدثنا قَطَنُ بن قبيصة ، عن أبيه ، أنه سمع النبيَّ ﷺ قال : « إنَّ العِيافة والطَّرْقَ والطِّيَرَةَ مِن الجِبْتِ » .

قال عوفٌ : العِيافةُ : زَجْرُ الطيرِ ، والطَّرْقُ : الخَطُّ يُخَطُّ بالأرض ، والجبتُ : قال الحسنُ : رَنَّةُ الشيطان . إسناده جيد . ولأبي داود والنسائي وابن حِبَّانَ في صحيحه المُسْنَدُ منه .

وعن ابن عباس رضي الله عنهما ، قال : قال رسول الله ﷺ : « مَن اقتَبس شُعبَةً من النجوم فقد اقتبسَ شُعبةً منَ السِّحرِ ، زادَ ما زاد » رواه أبو داود ، وإسناده صحيحٌ .

وللنسائي من حديث أبي هريرة : « مَن عَقَدَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادُو کے بعض اقسام کا بیان

امام احمد نے محمد بن جعفر سے روایت کی، وہ عوف سے، وہ حیان بن معلے سے، وہ قطن بن قبیصہ سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ پرندوں کو اُڑا کر فال لینا اور خط کھینچنا سحر میں داخل ہے۔

عوف نے کہا، عیافہ پرند کو اُڑا کر فال لینا، اور طرق زمین میں لکیر کرنا، اور جبت شیطان کی آواز ہے۔ یہ حسن بصری کا قول ہے، اس کی سند حسن ہے۔

ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کا صرف مرفوع حصہ روایت کیا۔

ابن عباس کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے نجوم کا کوئی حصہ حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ جس قدر نجوم زیادہ حاصل کریگا اسی قدر سحر زیادہ لے گا۔" ابوداؤد نے بسند صحیح روایت کیا۔

نسائی میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے، جس نے کوئی گرہ لگائی، پھر اس پر پھونکا سو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُقْدَةً ، ثم نَفثَ فيها فقد سحَر ، ومن سَحَر فقد أشرك . ومن تعلَّق شيئًا وُكِل إليه » .

وعن ابن مسعود ، أن رسول الله ﷺ قال : « ألا هل أُنبِّئُكم ما العَضْهُ؟ هى النَّميمةُ ، القالةُ بين الناس » . رواه مسلم .

ولهما عن ابن عمر رضى الله عنهما ، أن رسول الله ﷺ قال : « إنَّ من البَيانِ لَسِحرًا » .

« فيه مسائل » : الأولى أن العيافة والطرق والطيرة من الجبت . الثانية تفسير العيافة والطرق والطيرة . الثالثة أن علم النجوم من أنواع السحر . الرابعة أنّ العقد مع النفث من ذلك . الخامسة أن النميمة من ذلك . السادسة أن بعض الفصاحة منه .

باب
ما جاء فى الكُهّان ونحوهم

روى مسلم فى صحيحه عن بعض أزواج النبى ﷺ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے جادو کیا۔ اور جو جادو کرے وہ مشرک ہے، اور جس نے کوئی چیز لٹکائی اسی کے سُپرد کیا جائے گا۔

ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہیں عِضہ نہ بتاؤں یہ چُغلی اور باتوں کو لوگوں میں پھیلانا ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

بخاری اور مسلم میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا، "بعض بیان میں جادو ہوتا ہے"۔

اس میں چھ۶ مطالب ہیں۔

(۱) عیافہ، طرق اور طیرہ جبت میں داخل ہیں۔ (۲) عیافہ اور طرق کی تشریح۔ (۳) نجوم، جادو میں داخل ہے۔ (۴) گرہ لگاکر پھونکنا اسی میں داخل ہے۔ (۵) چُغلی بھی اسی میں داخل ہے۔ (۶) بعض خوش گوئی اور فصاحت بھی اس میں داخل ہے۔

کاہنوں کا بیان

صحیح مسلم میں بعض ازواجِ مطہرات سے مروی ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن النبي ﷺ ، قال : « مَن أتى عَرَّافًا فسأله عن شيء فصدَّقه ، لم تُقبل له صلاةٌ أربعين يومًا » .

وعن أبي هريرة ، عن النبي ﷺ ، قال : « مَن أتى كاهنًا فصدَّقه بما يقولُ فقد كفرَ بما أُنزِل على محمد ﷺ » . رواه أبو داود .

وللأربعةِ والحاكم ، وقال : صحيح على شرطهما ، عن [أبي هريرة] : « مَن أَتى عَرَّافًا أو كاهنًا فصدَّقَه بما يقول فقد كفر بما أُنزلَ على محمد ﷺ » .

ولأبي يَعْلَى بسندٍ جيدٍ عن ابن مسعودٍ مِثْلُه موقوفًا .

وعن عِمرانَ بنِ حُصَيْن مرفوعًا : « ليس مِنَّا من تَطيَّر أو تُطُيِّرَ له ، أو تَكَهَّنَ أو تُكُهِّن له . أو سَحَرَ أوْ سُحِرَ له ، ومن أَتى كاهنًا فصدَّقَه بما يقول ، فقد كفر بما أُنزل على محمدٍ ﷺ » . رواه البَزَّارُ بإسنادٍ جيِّدٍ . ورواه الطَّبَرَانيُّ في الأوْسط بإسنادٍ حسنٍ من حديث ابن عَبَّاسٍ ، دون قوله « ومن أتى » إلى آخره .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا "جو شخص کسی کاہن و نجومی کے پاس آکر اس سے کوئی بات دریافت کرے پھر اس کے بیان کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس روز کی نماز مقبول نہ ہوگی۔"

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی رمال، جفّار اور کاہن کے پاس آکر کچھ دریافت کرے اور اس کی تصدیق کرے تو اس نے قرآن سے کفر کیا۔" ابوداؤد نے اسے روایت کیا۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے (حاکم نے اسے صحیح کہا) آپ نے فرمایا "جو کسی نجومی اور کاہن کے پاس آئے اور اس کی بات سچی بتائے تو اس نے قرآن سے کفر کیا۔"

ابویعلیٰ نے بسندِ حسن، ابن مسعودؓ سے موقوف روایت کی۔

عمران بن حصین سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ نے فرمایا "ہم سے وہ شخص نہیں جو فال لے یا اس کے واسطے فال لی جائے، یا کہانت کرے یا اس کے واسطے کہانت کی جائے، یا جادو کرے یا اس کے واسطے جادو کیا جائے۔"

اور جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے وہ قرآن سے کافر ہو گیا، اسے بزار نے بسندِ حسن روایت کیا۔ طبرانی نے اوسط میں بسندِ حسن ابنِ عباسؓ سے اسے روایت کیا، مگر وَمَنْ اَتٰی سے آخر تک اس میں نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال البَغَويُّ : العَرَّافُ : الذى يَدَّعى معرفةَ الأمور بمقدماتٍ يستدلُّ بها على المسروق ومكان الضالَّةِ ونحو ذلك ، وقيل : هو الكاهنُ . والكاهنُ : هو الذى يخبر عن المغيباتِ فى المستقبل ، وقيل : الذى يُخبِرُ عما فى الضمير . وقال أبو العبّاس بنُ تَيْمِيَّةَ : العَرَّافُ اسمٌ للكاهن والمنَجِّم والرَّمَّالِ ونحوهم ، ممن يتكلمُ فى معرفة الأمور بهذه الطُرُقِ . وقال ابن عباسٍ ، فى قوم يَكْتُبون « أبا جادٍ » ، وينظرون فى النُّجومِ : ما أَرَى مَن فعَل ذلك له عندَ الله مِن خَلاقٍ .

« فيه مسائل » : الأولى لا يجتمع تصديق الكاهن مع الإيمان بالقرآن . الثانية التصريح بأنه كفر . الثالثة ذكر من تكهن له . الرابعة ذكر من تطير له . الخامسة ذكر من سحر له . السادسة ذكر من تعلم « أبا جاد » . السابعة ذكر الفرق بين الكاهن والعراف .

باب
ما جاء فى النُّشْرةِ

عن جابر : « أن رسول الله ﷺ سُئل عن النُّشرةِ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغویؒ نے کہا، عراف وہ ہے کہ خفیہ باتوں کے علم کا چند قرائن سے دعویٰ کرے مثلاً چوری نکالے یا گمشدہ چیز بتائے۔

اور بعض نے کہا کہ عراف کاہن ہے۔

کاہن وہ ہے جو آئندہ آنے والی خفیہ باتوں کو بتائے اور بعض نے کہا، کاہن وہ ہے جو دل کی بات بتائے۔

ابوالعباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا، عراف ایک جامع لفظ ہے جو کاہن نجومی، رمّال، جفّار وغیرہ سب پر بولا جاتا ہے جو خفیہ باتیں او رتقدیر ان علوم کے ذریعہ بتائے۔

ابنِ عبّاس نے ان لوگوں کی بابت جو ابجد کا حساب کرتے تھے اور نجوم سیکھتے تھے، کہا، میرے نزدیک ایسے کام کرنے والوں کے لئے اللہ کے یہاں کوئی حصّہ نہیں ہے۔

اس میں سات مطالب ہیں۔

(۱) قرآن پر ایمان اور کاہن کی تصدیق، دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (۲) صاف تصریح کہ کاہن وغیرہ کی تصدیق کفر ہے۔ (۳) جس کے واسطے کہانت کی جائے وہ مسلمانوں سے خارج ہے۔ (۴) جس کے واسطے فال لی جائے وہ بھی مسلمانوں سے خارج ہے۔ (۵) جس کے واسطے جادُو کیا جائے وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔ (۶) جو ابجد کے حساب کو نجوم وغیرہ کے لئے استعمال کرے۔ (۷) کاہن و عراف کے معنی اور اس میں فرق۔

جادُو اتارنے کا بیان

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشرۃ (جادُو اتارنے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال : هى من عملِ الشيطان » . رواه أحمد بسند جيدٍ ، وأبو داود ، وقال : سُئلَ أحمد عنها فقال : ابن مسعود يَكْره هذا كلَّه . وفى البخارى عن قتادة : قلتُ لابنِ المُسَيَّبِ : رجلٌ به طِبٌّ أو يؤخذُ عن امرأتهِ ، أيُحَلُّ عنه أو يُنْشَرُ؟ قال : لا بأس به ، إنما يريدون به الإصلاحَ ، فأما ما يَنفعُ فلم يُنهَ عنه ، انتهى . ورُوى عن الحسن أنه قال : لا يحلُّ السحرَ إلا ساحرٌ. قال ابنُ القيِّم : النُّشرةُ حَلُّ السحرِ عن المسحور ، وهى نوعان : حَلٌّ بسحرٍ مثلِه ، وهو الذى من عملِ الشيطان ، وعليه يُحمَلُ قولُ الحسن ، فيتقرَّبُ الناشرُ والمنتشِرْ إلى الشيطان بما يُحبُّ ، فيبطُلُ عملُه عن المسحورِ. والثانى : النُّشرةُ بالرُّقْيةِ والتعوُّذات والأدوية والدعواتِ المباحة ، فهذا جائزٌ.

« فيه مسائل » : الأولى النهى عن النشرة . الثانية الفرق بين المنهى عنه والمرخص فيه ، مما يزيل الإشكال .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بابت فرمایا "یہ شیطان کا کام ہے۔"

احمد و ابو داؤد نے بسند صحیح اسے روایت کیا۔ امام احمد سے اس کی بابت سوال کیا گیا تو وہ بولے، ابن مسعودؓ ان سب کو ناپسند کرتے تھے۔

صحیح بخاری میں قتادہ سے ہے کہ میں نے سعید بن المسیب سے دریافت کیا ایک شخص پر جادو ہو، یا ایسا ٹوٹکا جس سے وہ اپنی عورت کے پاس نہیں آسکتا، کیا اس کا حل کیا جائے یا نشرہ کریں۔ بولے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے اصلاح مقصود ہے، جو فائدہ دے اس کی ممانعت نہیں۔

حسن بصریؒ کہتے ہیں "جادو کو جادوگر ہی اتارتا ہے۔"

ابن قیمؒ کہتے ہیں "نشرہ جادو کا اثر دُور کرتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں، ایک جادو بذریعہ جادو اتارنا ہے، یہی شیطانی عمل ہے۔ اور اسی پر حسن بصری کا قول محمول ہوگا۔ سو جادو اتارنے والا اور جادو اتروانے والا دونوں شیطان کی پسند کا کام کر کے اس کی قربت حاصل کرتے ہیں، وہ اپنا اثر دُور کر دیتا ہے۔ دوسری قسم جادو اتارنے کا منتر، استعاذہ، دوائیں اور مُباح دُعائیں ہیں۔ سو یہ جائز ہے۔

اس میں دو مطالب ہیں۔

(۱) نشرہ کی ممانعت و حُرمت۔ (۲) کس قسم کا جادو اتارنا درست ہے اور کس قسم کا حرام ہے، اس کی ایسی تفصیل کہ اشکال دُور ہو جاتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء في التطيُّر

وقول الله تعالى : ﴿ ألا إنَّما طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللهِ ولكنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ ﴾ .

وقوله : ﴿ قالوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ ﴾ الآية .

عن أبي هريرة رضى الله عنه ، أن رسول الله ﷺ قال : « لا عَدْوَى ، ولا طِيَرَةَ ، ولا هامَةَ ، ولا صَفَرَ » . أخرجاه . زاد مسلمٌ : « ولا نَوْءَ ، ولا غُولَ » .

ولهما عن أنسٍ ، قال : قال رسول الله ﷺ : « لا عَدْوَى ، ولا طِيَرَةَ ، ويُعجبُنى الفألُ ، قالوا : وما الفألُ ؟ قال : الكلمةُ الطَّيِّبة » .

ولأبى داود بسند صحيح ، عن عُقبةَ بن عامرٍ ، قال : « ذُكِرَت الطِّيَرَةُ عند رسول الله ﷺ ، فقال : أحسنُها الفألُ ، ولا تَرُدُّ مسلمًا ، فإذا رأى أحدُكم ما يَكرهُ ، فليقل : اللهم لا يأتى بالحسنات إلا أنت ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدشگون لینے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "خبردار بلاشبہ ان کی بدشگونی اللہ کے پاس ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وہ بولے تمہاری بدفالی تمہارے ساتھ ہے۔"

ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی، نہ بدفالی کوئی چیز ہے، نہ اُلو کا بولنا کوئی اثر رکھتا ہے، نہ صَفر کچھ ہے۔" یہ بخاری ومسلم کی روایت ہے۔

مسلم میں یہ بھی ہے کہ نہ نچھتر نہ بھوت۔ بخاری ومسلم میں حضرت انس سے روایت کی، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا "ایک کی بیماری دوسرے کو متعدی نہیں ہوتی، نہ بدفالی کوئی چیز ہے، اور فال مجھے پسند ہے۔ عرض کیا گیا، فال کیا چیز ہے؟ فرمایا، عمدہ لفظ جو انسان دوسرے انسان سے سنتا ہے۔

ابوداؤد میں بسندِ صحیح عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگون کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا "اس میں بہتر فال ہے اور یہ مسلمان کو کسی مقصد سے باز نہیں رکھتی۔ لہٰذا جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کہے، اے اللہ! تیرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا يَدْفَعُ السيئات إلا أنت ، ولا حول ولا قوةَ إلابك » .

وله من حديث ابن مسعودٍ مرفوعًا : « الطِيَرَةُ شِرْكٌ ، الطِيَرَةُ شركٌ ، وما مِنَّا إلّا ، ولكنِ اللهُ يُذْهِبُهُ بالتوكُّل » . رواه أبو داود والترمذى وصححه . وجعل آخِرَه من قول ابن مسعود .

ولأحمد من حديث ابن عَمْرٍو : « مَنْ رَدَّتْه الطِّيَرَةُ عن حاجته فقد أشرك ، قالوا : فما كفَّارةُ ذلك ؟ قال : أن يقول : اللهمَّ لا خيرَ إلا خيرُك ، ولا طيْرَ إلا طيْرُك ، ولا إله غيْرُك » .

وله من حديث الفضل بن العباس رضى الله عنه : « إنما الطِيَرَةُ ما أمضاك أو ردَّك » .

« فيه مسائل » : الأولى التنبيه على قوله : ﴿ ألا إنما طائرهم عند الله ﴾ مع قوله : ﴿ طائركم معكم ﴾ . الثانية نفى العدوى . الثالثة نفى الطيرة . الرابعة نفى الهامة . الخامسة نفى الصفر . السادسة أن الفأل ليس من ذلك ، بل مستحب . السابعة تفسير الفأل . الثامنة أن الواقع فى القلب من ذلك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواکوئی بھلائی نہیں لاتا، اور تیرے سواکوئی بُرائی دُور نہیں کرتا، اور تیری مدد کے بغیر ہمیں نہ بھلائی کی طاقت، نہ بُرائی سے باز رہنے کی ہمت ہے۔"

ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا، بدفالی شرک ہے۔ اور ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے بشریت سے ایسا وہم نہ گذرتا ہو، مگر اللہ تعالیٰ توکل سے اس کو دفع کرتا ہے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا۔ اور آخری جملہ" وَمَامِنَّا" ابنِ مسعود کا قول بتایا۔

امام احمد نے اپنی مُسند میں ابنِ عمرؓ سے یہ روایت کیا کہ آپ نے فرمایا" جسے بدفالی اپنے کام سے روک دے تو اس نے شرک کیا" بولے اس کا کیا کفارہ ہوگا؛ فرمایا، یہ کہے، اے اللہ تیری بھلائی کے سِوا کوئی بھلائی نہیں، اور تیرے پرند کے سِوا کوئی پرند نہیں، اور تیرے سِوا کوئی معبُود نہیں۔

اور مُسند احمد میں فضل بن عبّاس کی روایت سے ہے کہ بدفالی وہ ہے جو تجھے کسی کام میں لے جائے۔

اس میں گیارہ مطالب ہیں۔

(۱) یہ بتانا کہ ان کی بدشگونی صرف اللہ کے پاس ہے، اور یہ آیت بھی تمہاری بدفالی تمہارے ساتھ ہے۔ (۲) مرض کے متعدی ہونے کا انکار۔ (۳) بدشگونی کا انکار۔ (۴) اُلّو سے بدفالی کا انکار۔ (۵) صَفر کا انکار (۶) نیک فال ممنوع نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (۷) فال کی تشریح۔ (۸) دل میں اگر یہ باتیں اتفاقاً بطور وسوسہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع كراهته لا يضر ، بل يذهبه الله بالتوكل . التاسعة ذكر ما يقول من وجده . العاشرة التصريح بأن الطيرة شرك . الحادية عشرة تفسير الطيرة المذمومة .

باب
ما جاء فى التنجيم

قال البخارى فى صحيحه : قال قَتادةُ : خلق اللهُ هذه النجومَ لثلاثٍ : زينةً للسماءِ ، ورجومًا للشياطين ، وعلاماتٍ يُهتَدى بها ، فمن تأوّل فيها غيرَ ذلك أخطأ وأضاعَ نصيبه ، وتَكَلَّفَ ما لا عِلمَ له به ، انتهى . وكره قتادة تعلُّمَ منازل القمر . ولم يُرخِّص ابنُ عُيينة فيه ، ذَكرهُ حَربٌ عنهما . ورخَّص فى تعلم المنازل أحمدُ وإسحاقُ .

وعن أبى موسى قال : قال رسول الله ﷺ : « ثلاثة لا يَدْخلون الجنة : مُدْمِنُ الخمر ، وقاطعُ الرَّحِم ، ومُصَدِّقٌ بالسِّحْرِ » . رواه أحمد وابن حِبّان فى صحيحه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجائیں، اورانسان انہیں ناپسند کرے تو کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے توکل سے دفع کرتا ہے۔ (۹) جس کے دل میں ایسا وسوسہ آئے وہ کیا کہے۔ (۱۰) صاف بیان فرمایا کہ بدشگونی شرک ہے۔ (۱۱) بدشگونی کی تشریح۔

نجوم کا بیان

صحیح بخاری میں قتادہ کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تارے تین باتوں کے لئے بنائے ہیں۔ (۱) آسمان کی زینت (۲) شیطانوں کی مار (۳) سمت و راستہ معلوم کرنے کی علامتیں۔ پس جس نے ان باتوں کے علاوہ کچھ اور سمجھا، خطا کی، اور اپنا آخرت کا حصہ ضائع کیا، اور اُس چیز کا تکلف کیا جس کا اسے علم نہیں"۔ بخاری کی عبارت ختم ہوئی۔

قتادہ نے چاند کی منزلوں کا سیکھنا مکروہ بتایا۔ اور ابن عُیینہ نے بھی اس کی اجازت نہ دی۔ حرب نے یہ دونوں روایتیں بیان کی ہیں۔ امام احمد اور اسحٰق نے منازل کے سیکھنے کی اجازت دی۔

ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین شخص جنت میں نہ جائیں گے۔ (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) جادو کی تصدیق کرنے والا (۳) رشتہ قطع کرنے والا۔ احمد نے اور ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«فيه مسائل»: الأولى الحكمة فى خلق النجوم. الثانية الرد على من زعم غير ذلك. الثالثة ذكر الخلاف فى تعلم المنازل. الرابعة الوعيد فيمن صدق بشيء من السحر، ولو عرف أنه باطل

باب
ما جاء فى الاستسقاء بالأنْوَاءِ

وقولِ الله تعالى: ﴿ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴾

عن أبى مالك الأشعَرِىِّ رضى الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال «أربعٌ فى أُمَّتى من أمر الجاهلية لا يتركونهنَّ: الفخرُ بالأحساب، والطعنُ فى الأنساب، والاستسقاءُ بالنجوم، والنِّياحة. وقال: النائحةُ إذا لم تتُب قبل موتِها تُقامُ يوم القيامة وعليها سِرْبَالٌ من قَطِرَانٍ، ودِرْعٌ من جَرَبٍ» رواه مسلمٌ.

ولهما عن زيد بن خالد رضى الله عنه، قال: «صَلَّى لنا رسولُ الله ﷺ صلاةَ الصُّبْحِ بالحُدَيبِية

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں چار مطالب ہیں

(۱) تاروں کے بنانے میں کیا حکمت ہے؟ (۲) جو اس کے سوا سمجھے اس کا رد، (۳) چاند کے منازل سیکھنے کی بابت علماء کا اختلاف۔ (۴) اس کی بابت سخت سزا جو کسی قسم کے جادو کی تصدیق کرے، اگرچہ اسے باطل بھی سمجھے۔

تاروں کے اثر (نچھتر) سے بارش کا اعتقاد کرنا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور تم اپنا شکریہ کرتے ہو کہ جھٹلاتے ہو۔"

ابو مالک اشعری رضؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں چار جاہلیت کی باتیں ایسی ہیں کہ انہیں نہ چھوڑیں گے۔ (۱) اپنے حسب و نسب پر فخر کرنا۔ (۲) دوسروں کے نسب پر طعنہ مارنا۔ (۳) تاروں سے بارش کا اعتقاد رکھنا۔ (۴) مُردوں پر نوحہ کرنا۔" پھر فرمایا "جو عورت نوحہ کرے اور موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو اُسے روزِ قیامت تارکول کا کُرتہ اور خارش کی کُرتی پہنائی جاتے گی۔" (مسلم)

بخاری و مسلم میں زید بن خالد جہنی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (صبح کی) نماز حدیبیہ میں ایسی رات پڑھائی جس میں بارش ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

على إثْرَ سَماءٍ كانت من الليل ، فلما انصرفَ أقبلَ على الناس فقال : هل تدرون ماذا قال ربُّكم ؟ قالوا : اللهُ ورسولُه أعلمُ ، قال : قال : أصبح من عبادى مؤمنٌ بى وكافرٌ ، فأما من قال : مُطرنَا بفضل الله ورحمتِه . فذلك مؤمنٌ بى كافرٌ بالكوكبِ ، وأما مَن قال : مُطرنا بنوءِ كذا وكذا . فذلك كافرٌ بى مؤمنٌ بالكوكبِ » .

ولهما من حديث ابن عباس معناه ، وفيه : قال بعضهم : « لقد صدَق نَوْءُ كذا وكذا ، فأنزل اللهُ هذه الآيـة : ﴿ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴾ إلى قوله ﴿ تُكَذِّبُونَ ﴾ » .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية الواقعة . الثانية ذكر الأربع التى من أمر الجاهلية الثالثة ذكر الكفر فى بعضها . الرابعة أن من الكفر ما لا يخرج عن الملة . الخامسة قوله « أصبح من عبادى مؤمن بى وكافر» بسبب نزول النعمة . السادسة التفطن للإيمان فى هذا الموضع . السابعة التفطن للكفر فى هذا الموضع . الثامنة التفطن لقوله « لقد صدق نوء كذا وكذا » . التاسعة إخراج العالم للمتعلم المسألة بالاستفهام عنها ، لقوله « أتدرون ماذا قال ربكم ؟ » . العاشرة وعيد النائحة .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف مُنہ کر کے فرمایا "تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟" بولے اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، آج صبح میرے بہت سے بندے مومن ہو گئے اور بہت سے کافر پس جو بولا کہ ہم پر اللہ کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی، وہ مجھ پر ایمان لایا اور تاروں سے کافر ہوا۔اور جس نے کہا، ہمیں فلاں فلاں نچھتر سے بارش ہوئی، وہ مجھ سے کافر ہوا اور تاروں پر ایمان لایا۔"

بخاری و مسلم نے ابن عباس سے بھی اسی طرح روایت کیا۔اور اس میں یہ ہے کہ بعض کہتے ہیں فلاں فلاں نچھتر سچ ہوا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں "پس ہرگز نہیں، میں تاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں۔"

اس میں دس مطالب ہیں۔

(۱) سورۃ واقعہ کی آیتوں کی تفسیر۔(۲) جاہلیت کی چار باتوں کا بیان۔ (۳) کفر بھی ان باتوں میں ہے۔ (۴) بعض کفر (عملی) اسلام سے خارج نہیں کرتے (۵) یہ فرمانا کہ میرے بعض بندے آج صبح اس رحمت کے اُترنے سے مجھ سے کافر ہو گئے اور بعضے مومن۔ (۶) اس جگہ جو ایمان فرمایا اسے اچھی طرح سمجھنا چاہیئے۔ (۷) اس جگہ جو کفر ہے اسے بھی اچھی طرح سمجھنا چاہیئے۔ (۸) اس بات کو سمجھنا چاہیئے کہ "فلاں فلاں نچھتر سچ ہوا" اس کے کیا معنی ہیں؟ (۹) عالم کا کسی مسئلہ کو تعلیم کے لئے سوال و جواب کی صورت میں پیش کرنا، کیونکہ آپ نے فرمایا "کیا تم جانتے ہو، اللہ نے کیا فرمایا؟ (۱۰) نوحہ کرنے والی کی سزا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

قولِ الله تعالى : ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ ﴾ الآية .

وقولِه : ﴿ قُلْ إِنْ كانَ آباؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ ﴾ إلى قوله ﴿ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِه ﴾ الآية .

عن أنس ، أن رسول الله ﷺ قال : « لا يؤمِنُ أحدُكم حتى أكونَ أَحبَّ إليه من ولده ووالده والناسِ أجمعين » أخرجاه .

ولهما عنه . قال : قال رسول الله ﷺ : « ثلاثٌ مَنْ كُنَّ فيه وَجَد بهنَّ حلاوةَ الإيمان . أن يكونَ اللهُ ورسولُه أحبَّ إليه مما سواهما ، وأن يُحِبَّ المرءَ لا يُحِبُّه إلّا لله ، وأَن يَكرهَ أن يَعودَ في الكفرِ ، بعد إذْ أنقذَه اللهُ منه ، كما يكره أن يُقذَف في النار » .

وفي رواية : « لا يَجِدُ أحدٌ حلاوةَ الإيمان حتى » إلى آخره .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "کہدے اگر تمہارے باپ دادا اور بیٹے بیٹیاں، یہ سب زیادہ محبوب ہیں اللہ اور اس کے رسول سے الخ"

انس رضؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں کوئی شخص ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔" بخاری و مسلم نے اسے روایت کیا۔

اور بخاری و مسلم میں حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین باتیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں ہوں وہ ان کی بدولت ایمان کا مزہ پائے گا۔ (۱) اللہ و رسول کو سب سے زیادہ اپنے دل میں محبوب سمجھے۔ (۲) کسی شخص سے محض اللہ کیلئے محبت کرے۔ (۳) کفر میں جانا اس قدر ناپسند کرے جس قدر کہ آگ میں گرنا ناپسند کرتا ہے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ کسی کو ایمان کا مزہ نہیں ملتا جب تک کہ یہ تینوں باتیں نہ ہوں۔ آخر تک۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعن ابن عباس قال : « من أَحَبَّ فى الله ، وأبغض فى الله ، ووَالَى فى الله ، وعادَى فى الله ، فإنما تُنَالُ وَلايةُ الله بذلك ، ولن يجدَ عبدٌ طعمَ الإيمان ، وإن كَثُرت صلاته وصومه ، حتى يكون كذلك ، وقد صارت عامَّةُ مؤاخاة الناس على أمرِ الدنيا ، وذلك لا يُجْدِى على أهله شيئًا » رواه ابنُ جَرير .

وقال ابن عباس فى قوله ﴿ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴾ قال : المودَّةُ .

« فيه مسائل » : الأولى ـ تفسير آية البقرة . الثانية تفسير آية براءة . الثالثة وجوب محبته ﷺ على النفس والأهل والمال . الرابعة أن نفى الإيمان لا يدل على الخروج من الإسلام . الخامسة أن للإيمان حلاوة قد يجدها الإنسان وقد لا يجدها . السادسة أعمال القلب الأربع التى لا تنال ولاية الله إلا بها ، ولا يجد أحد طعم الإيمان إلا بها . السابعة فهم الصحابى للواقع : أن عامة المؤاخاة على أمر الدنيا . الثامنة تفسير ﴿ وتقطعت بهم الأسباب ﴾ . التاسعة أن من المشركين من يحب الله حبًا شديدًا . العاشرة الوعيد على من كانت الثمانية أحب إليه من دينه . الحادية عشرة أن من اتخذ نِدًا تساوى محبته محبة الله فهو الشرك الأكبر .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابنِ عباسؓ نے کہا، جس نے اللہ کیلئے محبت کی اور اسی کے لئے دوستی قائم کی، اسی کے بارے میں عداوت کی، تو اللہ کی دوستی صرف اسی سے حاصل ہوتی ہے ہرگز کوئی بندہ ایمان کا مزہ نہیں پاتا، اگرچہ بکثرت نماز پڑھے اور بہت سے روزے رکھے جب تک کہ حُبّ فی اللہ اور بغض فی اللہ اس میں نہ ہو۔ آج عام لوگوں کی محبت صرف دنیاوی معاملات پر موقوف ہے۔ یہ اللہ کے یہاں کچھ بھی نفع نہ دے گی۔ ابنِ جریر نے اسے روایت کیا۔ ابنِ عبّاس نے اس آیت "اور کٹ جائیں گے ان کے تمام سلسلے" کی یہ تفسیر کی ہے کہ اسباب کے معنی دوستی اور تعلقات ہیں۔

اس میں گیارہ مطالب ہیں۔

(۱) سورۂ بقرہ کی آیت کی تفسیر۔ (۲) آیت برأت کی تفسیر۔ (۳) آپ کی محبت کا فرض ہونا، اور اس کا اپنی جان، اپنی اولاد سے اور مال سے بڑھ کر سمجھنا۔ (۴) یہ فرمانا کہ ایمان نہیں لاتا۔ اس نفی سے انسان اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ (۵) ایمان کی حلاوت ہے جسے انسان کبھی پاتا ہے اور کبھی نہیں پاتا۔ (۶) دل کے چاروں کام (حب فی اللہ، بغض فی اللہ، موالات، معادات) جن کے بغیر اللہ کی محبت و نصرت نہیں ملتی اور نہ کسی کو ایمان کا مزہ ان کے بغیر مل سکتا ہے۔ (۷) صحابی کا حقیقتِ حال کو سمجھنا کہ اب عموماً دنیاوی معاملات میں محبت ہوتی ہے۔ (۸) آیت "وتقطعت بھم الاسباب" کی تفسیر۔ (۹) بعض مشرکین بھی اللہ کی بہت محبت رکھتے ہیں۔ (۱۰) جس کے نزدیک یہ آٹھ چیزیں اپنے دین سے زیادہ محبوب ہوں اس کی سزا۔ (۱۱) جس نے کسی غیر اللہ کی ایسی محبت کی جو اللہ کی محبت کے برابر ہو تو یہی شرکِ اکبر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

قولِ الله تعالى: ﴿ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ ، فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴾ وقوله: ﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ باللهِ واليوم الآخِرِ وأقامَ الصَّلاةَ وآتَى الزَّكَاةَ ولم يَخْشَ إِلَّا اللهَ ﴾ الآية. وقوله: ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا باللهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللهِ ﴾ الآية.

عن أبي سعيد رضي الله عنه مرفوعًا: « إِنَّ من ضَعْفِ اليَقِينِ أن تُرضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ الله ، وأن تحمَدَهم على رزقِ الله ، وأن تَذُمَّهُمْ على ما لم يؤتِك اللهُ ، إنَّ رزقَ اللهِ لا يَجُرُّهُ حِرْصُ حَرِيصٍ ، ولا يَرُدُّهُ كراهيَةُ كارِهٍ ».

وعن عائشة رضي الله عنها ، أن رسول الله ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "بلاشبہ یہ شیطان ہے جو اپنے ماننے والوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ ہی سے ڈرو، اگر ایمان رکھتے ہو۔"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بلاشبہ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لاتے، اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اور لوگوں میں ایسے ہیں کہ کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پس جب انھیں اللہ کے بارے میں ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی تکلیف کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھتے ہیں۔"

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ایمان کی کمزوری یہ ہے کہ تو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرے، اور یہ کہ اللہ کے رزق پر لوگوں کی تعریف کرے اور اُن کی اس بات پر بُرائی کرے جو اللہ نے تجھے نہ دی، اللہ کے رزق کو حریص کا حرص نہیں لاتا، نہ ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اُسے پھیر دیتی ہے"

بی عائشہؓ کہتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو اللہ کو خوش کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال : « مَنِ الْتَمسَ رِضَا اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رضى الله عنه وأرضى عنه الناس ، ومَنِ الْتَمسَ رِضَا النَّاسِ بِسخَطِ اللهِ سَخِطَ اللهُ عليه وأسخطَ عليه النَّاس » . رواه ابنُ حِبَّانَ في صحيحه .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية آل عمران . الثانية تفسير آية براءة . الثالثة تفسير آية العنكبوت . الرابعة أن اليقين يضعف ويقوى . الخامسة علامة ضعفه ، ومن ذلك هذه الثلاث . السادسة أن إخلاص الخوف لله من الفرائض . السابعة ذكر ثواب من فعله . الثامنة ذكر عقاب من تركه .

باب

قول الله تعالى : ﴿وَعَلَى اللهِ فَتَوَكَّلُوا إن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ . وقوله : ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ الآية . وقوله : ﴿يا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ﴾ الآية . وقوله : ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے۔ اگرچہ لوگ ناراض ہوں، اللہ اس سے راضی ہوگا، اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کرے گا، اور جو لوگوں کی خوشی چاہے، اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ اس پر ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کرے گا"۔ اسے ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

اس میں آٹھ مطالب ہیں۔

(۱) آیت آلِ عمران کی تفسیر۔ (۲) آیتِ برأت کی تفسیر۔ (۳) آیت عنکبوت کی تفسیر

(۴) ایمان ویقین میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ (۵) ایمان کے ضعف کی نشانی، اور یہ تینوں باتیں اسی میں سے ہیں۔ (۶) اللہ کا خالص خوف رکھنا فرض ہے۔ (۷) جو یہ کام کرے اس کی فضیلت کا بیان۔ (۸) جو ایسا نہ کرے، اس کی سزا کا بیان۔

باب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "صرف اللہ پر بھروسہ کرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو"۔

اور فرمایا "جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اس کو بس ہے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عباسٍ قال : « ﴿حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ ، قالها إبراهيم عليه السلام حين أُلْقِيَ فى النار ، وقالها محمد ﷺ حين قالوا له : ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا﴾ الآية » . رواه البخارى والنسائى .

« فيه مسائل » : الأولى أن التوكل من الفرائض الثانية أنه من شروط الإيمان . الثالثة تفسير آية الأنفال . الرابعة تفسير الآية فى آخرها . الخامسة تفسير آية الطلاق . السادسه عظم شأن هذه الكلمة ، وأنها قول إبراهيم عليه السلام ومحمدٍ ﷺ فى الشدائد .

باب

قول الله تعالى : ﴿أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللهِ ؟ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ﴾ وقوله : ﴿وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ﴾ .

عن ابن عباس : « أن رسول الله ﷺ سُئِلَ عن الكبائر؟ فقال : الشِّرْكُ بالله ، واليأسُ من رَوْحِ الله ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابنِ عباسؓ نے کہا "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (ہمیں اللہ بس ہے اور وہی بہتر کارساز ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں گرتے وقت کہا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت کہا، جب کہ لوگوں نے (اُحد کے بعد) آپ سے کہا، بیشک دشمن تمہارے لیئے فوجیں جمع کر رہے ہیں، ان سے ڈرو پس اس سے ان کا ایمان بڑھا۔" اسے بخاری اور نسائی نے روایت کیا۔

اس میں چھ مطالب ہیں۔

(۱) توکل فرض ہے۔ (۲) توکل ایمان کے لیئے ضروری ہے۔ (۳) آیت سورۂ انفال کی تفسیر۔ (۴) سورۂ انفال کے آخر آیت کی تفسیر۔ (۵) آیت سورۂ طلاق کی تفسیر۔ (۶) "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" کی فضیلت اور یہ کہ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت کہا تھا۔

باب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تو کیا وہ اللہ کے مکر سے بے خوف ہوگئے؟ اللہ کے مکر سے بجز نقصان پانے والوں کے کوئی بے خوف نہیں ہوتا۔"

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور کون اپنے رب کی رحمت سے نا اُمید ہو سکتا ہے بجز گمراہوں کے۔"

ابنِ عباسؓ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے بڑے گناہوں (کبائر) کی بابت سوال ہوا۔ آپ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ شریک کرنا، اللہ کی رحمت سے نا امید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والأمن من مكرِ اللهِ » .

وعن ابن مسعود قال : « أكبرُ الكبائر الإشْرَاك بالله ، والأمْنُ من مكر الله ، والقُنوط من رحمة اللهِ ، واليأسُ من رَوْح اللهِ » . رواه عبد الرزّاق .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية الأعراف . الثانية تفسير آية الحِجْر . الثالثة شدة الوعيد فيمن أمن مكر الله الرابعة شدة الوعيد فى القنوط .

باب
من الإيمان بالله الصَّبرُ على أقدار الله

وقولِ اللهِ تعالى : ﴿ومن يُؤْمِن بالله يَهْدِ قلبه﴾ .

قال عَلْقَمَةُ : هو الرَّجُلُ تصيبهُ المصيبة فيعْلم أنها من عند الله ، فيرضَى ويُسلِّم .

وفى صحيح مسلم عن أبى هريرة ، أن رسول الله ﷺ قال : « اثنتان فى الناس هُما بهم كُفرٌ : الطَّعنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا، اور اللہ کے مکر سے بے خوف ہونا۔"

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے، اور اللہ کے مکر سے بے خوف ہونا، اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا" اسے عبدالرزاق نے روایت کیا۔

اس میں چار(۴) مطالب ہیں۔

(۱) آیتِ سورۂ اعراف کی تفسیر۔ (۲) آیتِ سورۂ حجر کی تفسیر۔ (۳) جو خدا کے عذاب و مکر سے بے خوف ہو، اس کی سزا۔ (۴) خدا کی رحمت سے ناامید ہونیوالے کی سزا۔

باب

اس بات کا بیان کہ اللہ پر سچے ایمان لانے میں سے اس کی تقدیر پر صبر کرنا بھی ہے

اور اللہ کا فرمان " اور جو اللہ پر ایمان لائے گا وہ اس کے دل کو ہدایت کرے گا۔"

علقمہ نے کہا " یہ وہ شخص ہے جسے کوئی مصیبت پہنچے پس وہ یہ سمجھے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، اس لئے اس پر خوش ہو اور تسلیم کرے۔"

صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں۔ ایک حسب و نسب پر طعنہ زنی کرنا، دوسری میت پر نوحہ کرنا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فى النَّسب ، والنِّياحة على الميّت » .

ولهما عن ابن مسعود مرفوعًا : « ليسَ مِنّا من ضَرَبَ الخُدودَ ، وشقّ الجُيُوب ، ودَعا بدَعْوى الجاهليةِ » .

وعن أنس ، أن رسول الله ﷺ قال : « إذا أرادَ الله بعبده الخيْرَ عَجَّل له العُقوبةَ فى الدنيا ، وإذا أرادَ بعبدِهِ الشَّرَّ أمْسكَ عنه بذنبه ، حتى يوافى به يَوْمَ القيامة » .

وقال النبى ﷺ : « إنَّ عِظَمَ الجزاءِ مع عِظم البلاءِ ، وإن الله تعالى إذا أحبَّ قوْمًا ابتَلاهم ، فمن رَضى فلَهُ الرِّضا ، ومن سخطَ فلَهُ السَّخَطُ » حَسَّنَهُ الترمذى .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية التغابن . الثانية أن هذا من الإيمان بالله . الثالثة الطعن فى النسب . الرابعة شدة الوعيد فيمن ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية . الخامسة علامة إرادة الله بعبده الخير . السادسة علامة إرادة الله بعبده الشر . السابعة علامة حب الله للعبد . الثامنة تحريم السخط . التاسعة ثواب الرضا بالبلاء .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم میں ابنِ مسعودؓ سے ہے کہ آپ نے فرمایا "ہم میں سے نہیں جو گال پر مارے اور گریبان پھاڑے، اور جاہلیت کی آواز پکارے۔"

انسؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ اپنے بندے سے بھلائی چاہتا ہے تو اس کے واسطے دنیا میں سزا کی جلدی کرتا ہے، اور جب کسی بندے سے برائی چاہتا ہے تو اُس کے گناہ کو روک لیتا ہے، یہاں تک کہ روزِ قیامت اس کا بدلہ دیوے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بڑا صلہ بڑی مصیبت کے عوض ہوتا ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے ان کی جانچ بھی کرتا ہے۔ پس جو خوش ہو اس کے واسطے خوشی اور جو ناراض ہو اس کے واسطے ناراضگی ہے۔" اسے ترمذی نے حسن کہا۔

اس میں نو مطالب ہیں۔

(۱) آیتِ سورۂ تغابن کی تفسیر۔ (۲) ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لانا اللہ پر ایمان لانے میں داخل ہے۔ (۳) حسب و نسب پر طعن کرنا کفر کا کام ہے۔ (۴) اس شخص کی سخت سزا جو گال پر مارے، گریبان پھاڑے، اور جاہلیت کی پکار پکارے۔ (۵) اللہ کے اپنے بندے سے بھلائی کے ارادہ کی پہچان۔ (۷) اللہ کی اپنے بندے سے محبت کی علامت۔ (۸) اللہ کی تقدیر پر ناراض ہونا حرام ہے۔ (۹) مصیبت پر راضی ہونے کا ثواب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء فى الرِّياء

وقولِ الله تعالى : ﴿ قُلْ إنما أنا بشرٌ مِثلكم يُوحى إلىَّ أنما إلٰهُكم إلهٌ واحدٌ ﴾ الآية .

عن أبى هريرة مرفوعًا : « قال الله تعالى : أنا أغنى الشُّركاء عن الشِّرْك ، مَن عَمِل عملاً أشركَ معى فيه غيرى تركْتُهُ وشِركَه » . رواه مسلم .

وعن أبى سعيد مرفوعًا : « ألا أُخْبركم بما هو أخوَفُ عليكم عندى من المسيح الدجَّال ؟ قالوا : بلَى ، قال : الشِّرْكُ الخفِيُّ ، يقُومُ الرَّجل فيُصلى ، فيُزَيِّنُ صلاتَهُ ، لِما يَرَى من نظرِ رجُلٍ » . رواه أحمد .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية الكهف . الثانية الأمر العظيم فى رد العمل الصالح إذا دخله شيء لغير الله . الثالثة ذكر السبب الموجب لذلك ، وهو كمال الغنى . الرابعة أن من الأسباب أنه خير الشركاء . الخامسة خوف النبي ﷺ على

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاء کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کہدے کہ میں تم جیسا ہی ایک بشر ہوں، میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے۔"

ابوہریرہؓ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں تمام شرکت کرنے والوں میں زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے، جو کوئی ایسا کام کرے جس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کرے تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا۔

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا "کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا خوف مجھے تم پر مسیح دجال سے زیادہ ہے؟ بولے ہاں۔ فرمایا، شرک خفی، اس طرح کہ ایک شخص نماز کے لئے کھڑا ہو، پھر اپنی نماز کو محض کسی آدمی کے دکھانے کے لئے عمدہ پڑھے۔" احمد نے روایت کیا۔

اس میں چھ مطالب ہیں۔

(۱) آیتِ کہف کی تفسیر۔ (۲) یہ عظیم الشان فیصلہ کہ جس کام میں اللہ کیساتھ دوسرا شریک کیا جاتے وہ مردود ہے۔ (۳) اس کے مردود ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر چیز سے بالکل مستغنی ہے۔ (۴) ایک سبب یہ ہے کہ وہ تمام شرکوں میں سب سے بہتر و برتر ہے۔ (۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہؓ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أصحابه من الرياء. السادسة أنه فسر ذلك بأن المرء يصلى لله
لكن يزينها لما يرى من نظر رجل إليه.

باب
من الشِّرك إرادةُ الإنسان بعمله الدنيا

وقولِ الله تعالى: ﴿مَنْ كان يريد الحياةَ الدني
وزينتَها نُوَفِّ إليهم أعمالَهم فيها﴾ الآيتين.

فى الصحيح عن أبى هريرة قال: قال رسول
الله ﷺ: «تَعِسَ عبدُ الدِّينار، تَعِسَ عبدُ الدِّرهم
تَعِسَ عبد الْخَميصة، تَعِسَ عبدُ الْخَميلة، إن أُعطى
رَضِيَ، وإن لم يُعطَ سَخِطَ، تَعِسَ وانتكسَ، وإذ
شِيكَ فلا انتقَشَ، طُوبَى لعَبدٍ آخذ بعِنان فَرَسهِ فى
سبيل الله، أشعَثَ رأسُهُ، مُغْبَرَّةً قدماه، إن كان فى
الحراسة كانَ فى الحراسةِ، وإن كان فى الساقةِ كان فى
الساقةِ، إن استأذن لَمْ يُؤْذَن لهُ، وإن شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ»

«فيه مسائل»: الأولى إرادة الإنسان الدنيا بعمل الآخرة
الثانية تفسير آية هود. الثالثة تسمية الإنسان المسلم عبد الدينا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریا ء سے خوف کرنا۔ (۶) ریاء کی تفسیر آپ نے اس طرح فرمائی کہ کوئی اللہ کے لئے نماز پڑھے، مگر کسی کے دکھانے کے واسطے اسے خشوع سے ادا کرے۔

باب

شرک یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے عمل سے محض دنیا طلب کرے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "جو کوئی صرف دنیا کی زندگی اور اسی کی زیب و زینت چاہے ہم ایسوں کو ان کے عمل کا نتیجہ دنیا میں دیدیتے ہیں"

صحیح بخاری میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اشرفی کا بندہ بدبخت ہے، روپیہ کا بندہ بھی بدبخت ہے، چادر اور کھیس کا بندہ بھی بدبخت ہے۔ اگر اسے دیا جائے خوش ہوتا ہے، اور اگر نہ دیا جائے ناراض ہو جاتا ہے۔ یہ بدبخت ہو اور ٹھوکر کھائے، اور جب اسے کانٹا لگے تو نہ نکالا جائے۔ خوشخبری ہو اس بندے کو اللہ کی راہ میں جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوتے ہے، پراگندہ سر خاک آلود قدم، اگر پہرے پر ہے تو پہرے پر، اور اگر فوج کے پچھلے حصہ میں ہے تو اس میں۔ اگر رخصت مانگے تو رخصت نہ ملے، اور اگر سفارش کرے تو کوئی نہ سنے"

اس میں سات مطالب ہیں۔

(۱) انسان کا آخرت کے کام سے دنیا کی نیت کرنا۔ (۲) آیت ہود کی تفسیر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدرهم والخميصة . الرابعة تفسير ذلك بأنه إن أعطى رضى ، وإن لم يعط سخط . الخامسة قوله « تعس وانتكس » . السادسة قوله « وإذا شيك فلا انتقش » . السابعة الثناء على المجاهد الموصوف بتلك الصفات .

باب
من أطاع العلماء والأُمراءَ فى تحريم ما أحلَّ الله أو تحليل ما حرَّمهُ فقد اتَّخذهم أربابًا

وقال ابن عباس : « يُوشك أن تنزل عليكم حِجارةٌ من السماء ، أقول : قال رسول الله ﷺ ، وتقولون قال : أبو بكر وعمر » ؟ ! وقال أحمد بن حنبل : عَجِبْتُ لقوم عرفوا الإسناد وصحّتَه ، يذهبون إلى رأى سفيان ، والله تعالى يقول : ﴿ فلْيحذر الذين يُخالفون عن أمره أن تُصِيبهم فتنةٌ أو يُصيبهم عذابٌ أليمٌ ﴾ ، أتدرى ما الفِتنة ؟ الفِتنةُ الشِّرْكُ ، لعلَّهُ إذا رُدَّ بعضُ قوله أن يقعَ فى قلبه شىءٌ من الزَّيغ فيهلك .

عن عدىٍّ بن حاتم : « أنه سمع النبىَّ ﷺ يقرأ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) مسلمانوں کو اشرفی، روپیہ اور کپڑے کا بندہ بتانا۔ (۴) اس کی تصریح اس طرح کہ اگر اسے دیا جائے تو خوش ہو ورنہ ناراض ہو جائے۔ (۵) اس کے واسطے بد دعا کرنا کہ "یہ بدبخت ہو اور ٹھوکر کھائے"۔ (۶) یہ فرمانا کہ جب اسے کانٹا لگے تو نہ نکالا جائے"۔ (۷) مجاہد مذکور کی تعریف جس کا بیان آپ نے فرمایا۔

باب

جس نے علماء اور حاکموں کی اطاعت حلال کے حرام کرنے یا حرام کے حلال کرنے میں کی تو اس نے انکو رب بنا دیا

ابنِ عباسؓ نے کہا "قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر برسیں۔ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور تم کہتے ہو ابو بکر و عمر نے کہا"۔

احمد بن حنبل نے کہا "میں ان لوگوں پر تعجب کرتا ہوں جو حدیث کی سند اور صحت معلوم کرنے کے بعد سفیان ثوری کی رائے پر عمل کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "پس ڈریں وہ لوگ کہ آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس سے کہ انھیں کوئی فتنہ یا دردناک عذاب پہنچے"۔

"تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہے؟ فتنہ شرک ہے"۔ شاید امام احمد کا مقصد یہ ہو کہ جب کوئی حضرت کی حدیث رد کر دے، اس کے دل میں کچھ کجی پڑ جائے پس ہلاک ہو جائے"۔

عدی بن حاتم کہتے ہیں۔ میں آنحضرت کے پاس آیا، آپ سورہ برأت کی یہ آیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذه الآية : ﴿ اتَّخذوا أَحْبارهم ورُهبانَهم أرباباً من دون الله ﴾ الآية ، فقلت له : إنَّا لسنا نعبُدهم ، قال : أليس يُحرِّمون ما أحلَّ اللهُ فتُحرِّمونه ، ويُحلُّون ما حرَّمَ اللهُ فتُحلُّونه ؟ فقلتُ : بلَى ، قال : فتلك عبادتُهمْ » . رواه أحمد والترمذى وحسَّنَهُ .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية النور . الثانية تفسير آية براءة . الثالثة التنبيه على معنى العبادة التى أنكرها عدى . الرابعة تمثيل ابن عباس بأبى بكر وعمر . وتمثيل أحمد بسفيان ، الخامسة تغير الأحوال إلى هذه الغاية حتى صار عند الأكثر عبادة الرهبان هى أفضل الأعمال ، وتسمى الولاية ، وعبادة الأحبار هى العلم والفقه ، ثم تغيرت الأحوال إلى أن عُبد من دون الله من ليس من الصالحين ، وعُبد بالمعنى الثانى من هو من الجاهلين .

باب

قول الله تعالى : ﴿ ألم تر إلى الذين يزعُمُون أنهم آمنوا بما أُنزل إليك وما أُنزل من قبلكَ يريدون أن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ رہے تھے "اُن لوگوں نے اپنے مولویوں (پادری اور پیروں) کو رب بنایا، اللہ کے سوا اور مسیح بن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں صرف ایک معبود کی عبادت کا حکم ہوا تھا جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اُن کے ہر قسم کے شرک سے پاک ہے"۔ میں بولا "ہم نے ان کی عبادت نہیں کی" آپ نے فرمایا: "کیا وہ اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام نہیں کرتے جسے تم بھی حرام سمجھتے ہو اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز حلال نہیں کرتے جسے تم حلال سمجھتے ہو؟" میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا "یہی ان کی عبادت ہے"۔ احمد نے روایت کیا اور ترمذی نے بھی اسے روایت کیا اور حسن کہا۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) آیتِ نور کی تفسیر۔ (۲) آیتِ برأت کی تفسیر۔ (۳) عبادت کے معنی کا بیان جس کا عدی نے انکار کیا۔ (۴) ابنِ عباسؓ کا ابوبکر و عمر کا نام لے کر کہنا اور احمد بن حنبل کا سفیان ثوری کا نام لینا۔ (۵) دُنیا کی حالت اس درجہ بدل گئی ہے کہ پیروں کی عبادت تمام کاموں میں افضل شمار کی جانے لگی۔ اور اسی کو "ولایت" کہتے ہیں۔ اور علماء کی عبادت کا نام علم و فقہ رکھا گیا۔ پھر حالت اس درجہ بدلی کہ بدکاروں کی عبادت کی جاتی ہے جو پیر بنے ہوئے ہیں اور جاہلوں کی عبادت کی جاتی ہے جو مولوی کہلاتے ہیں۔

باب

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس چیز پر ایمان لائے جو تجھ پر اور تجھ سے پہلے اتاری گئی، چاہتے ہیں کہ طاغوت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يتحاكموا إلى الطَّاغوت ، وقد أُمِرُوا أن يكفُرُوا به ، ويريد الشيطان أن يُضِلَّهمْ ضلالاً بعيدًا ﴾ الآيات .

وقوله : ﴿ وإذا قيل لهم لا تُفسدوا فى الأرض قالوا إنما نحنُ مُصلحون ﴾ .

وقوله : ﴿ لا تفسدوا فى الأرض بعد إصلاحها ﴾ .
وقوله : ﴿ أفحُكمَ الجاهليَّة يبغون ؟ ﴾ الآية .

عن عبد الله بن عَمْرٍو ، أن رسول الله ﷺ قال : « لا يُؤْمِنُ أحدكم حتى يكون هواهْ تبعًا لِما جئتُ به » .
قال النووى : حديثٌ صحيحٌ ، رويناه فى كتاب الحجة بإسناد صحيح

وقال الشَّعْبى : « كان بين رجل من المنافقين ورجل من اليهود خُصومةٌ ، فقال اليهودى : نتحاكم إلى محمد ، عرف أنه لا يأخذ الرِّشوة ، وقال المنافق نتحاكم إلى اليهود ، لعلمه أنهم يأخذون الرشوة فاتَّفقا أن يأتيا كاهِنًا فى جُهينةَ فيتحاكما إليه . فنزلت : ﴿ ألمْ تر إلى الذين يزعُمون ﴾ الآية » . وقيل : « نزلت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس فیصلہ لے جائیں، حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اس سے کفر کریں، اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں دُور کی گمراہی میں ڈال دے۔"

اور فرمایا "اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو، کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرتے ہیں۔"

اور فرمایا "اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔"

اور فرمایا "کیا جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ اور اللہ سے بہتر کون فیصلہ دے سکتا ہے یقین والوں کے لئے۔"

عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے احکام کے تابع نہ ہو۔" نووی نے کہا، یہ حدیث صحیح ہے، ہم نے اسے کتاب الحجۃ میں بسند صحیح روایت کیا ہے۔

شعبی کہتے ہیں، ایک منافق اور ایک یہودی میں جھگڑا ہوا، یہودی بولا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چلو، وہ یہ جانتا تھا کہ آپ رشوت نہیں لیتے۔ منافق نے کہا یہود کے پاس چلو، کیونکہ یہ رشوت لیا کرتے تھے۔ پھر دونوں کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ جُہینہ کے کاہن سے اپنے مقدمہ کا فیصلہ لیں۔ پس یہ آیت نازل ہوئی "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فى رجلين اختَصما ، فقال أحدهما : نترافعُ إلى النبى ﷺ ، وقال الآخرُ : إلى كعب بن الأشْرَفِ . ثم تَرَافعَا إلى عمر ، فذكر له أحدهما القصة . فقال للذى لَمْ يَرْض برسول الله ﷺ : أكذلك ؟ قال : نعم ، فضربهُ بالسيف ، فقتله » .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير آية النساء وما فيها من الإعانة على فهم الطاغوت الثانية تفسير آية البقرة ﴿ وإذا قيل لهم لا تفسدوا فى الأرض ﴾ . الثالثة تفسير آية الأعراف ولا تفسدوا فى الأرض بعد إصلاحها . الرابعة تفسير ﴿ أفحكم الجاهلية يبغون ﴾ . الخامسة ما قال الشعبى فى سبب نزول الآية الأولى . السادسة تفسير الإيمان الصادق والكاذب . السابعة قصة عمر مع المنافق . الثامنة كون الإيمان لا يحصل لأحد حتى يكون هواه تبعًا لما جاء به الرسول ﷺ .

باب
مَن جَحد شيئًا من الأسماءِ والصفات

وقولِ الله تعالى : ﴿ وهم يكفُرون بالرَّحمن ﴾ الآية .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَزْعَمُوْنَ الخ" بعض نے کہا، دو آدمیوں میں کچھ خصومت تھی۔ ایک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو، دوسرا بولا، کعب بن اشرف یہودی کے پاس چلو۔ پھر دونوں حضرت عمر کے پاس آئے۔ ایک نے پورا قصہ بتا دیا۔ حضرت نے اس شخص سے دریافت کیا جو آنحضرت کے پاس جانا نہ چاہتا تھا، کہ کیا ایسا واقعہ ہے؟ اُس نے اقرار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک تلوار مار کر اس کی گردن اُڑا دی۔

اس میں آٹھ مطالب ہیں۔

(۱) آیت سورۂ نساء کی تفسیر اور طاغوت کے معنی سمجھنے میں اس سے مدد پہنچتی ہے۔ (۲) سورۂ بقرہ کی آیت "وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ" کی تفسیر۔ (۳) آیت سورۂ اعراف کی تفسیر۔ (۴) آیت سورۂ مائدہ افحکم الجاھلیہ کی تفسیر۔ (۵) عامر شعبی تابعی نے جو آیتِ نساء کا شانِ نزول بیان کیا (۶) سچے اور جھوٹے ایمان کی تشریح (۷) حضرت عمر کا منافق سے جو واقعہ ہوا۔ (۸) کسی کو ایمان نہیں حاصل ہوتا، جب تک کہ اس کی خواہش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے تابع نہ ہو جائے۔

باب
اس شخص کا حکم جو اللہ کے نام یا صفات کا انکار کرے

اور اللہ کا فرمان "اور وہ رحمٰن کا انکار کرتے ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفى صحيح البخارى : قال عليٌّ : « حدِّثوا الناسَ بما يعرفون ، أتُرِيدون أن يُكذَّبَ اللهُ ورسوله ؟ » .

وروى عبد الرَّزاق عن مَعْمَر عن ابْن طاوُسٍ عن أبيه عن ابن عباس : « أنه رأى رجُلاً انتفض لمَّا سمع حديثًا عن النبى ﷺ فى الصِّفات استنكارًا لذلك ، فقال : ما فَرَقُ هؤلاءِ ؟ يجدون رِقَّةً عند مُحْكَمه ، ويهلكون عند مُتَشابهه ؟ » . انتهى .

ولمَّا سمعَتْ قُرَيشٌ رسولَ الله ﷺ يذكُرُ الرَّحمٰن ، أنكرُوا ذلك ، فأَنزلَ اللهُ فيهم : ﴿ وهُم يكفُرُون بالرَّحمٰن ﴾ .

« فيه مسائل » : الأولى عدم الإيمان بشىء من الأسماء والصفات . الثانية تفسير آية الرعد . الثالثة ترك التحديث بما لا يفهم السامع . الرابعة ذكر العلة ، أنه يفضى إلى تكذيب الله ورسوله ، ولو لم يتعمد المنكر . الخامسة كلام ابن عباس لمن استنكر شيئًا من ذلك ، وأنه هلك .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں حضرت علیؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں، لوگوں کو وہ باتیں سُناؤ جنہیں وہ پہچانیں، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ و رسول کو جھٹلائیں؟"

عبدالرزاق نے بواسطہ معمر بن طاؤس سے روایت کی، وہ اپنے باپ طاؤس کے واسطہ سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے کپکپی آگئی، جب اس نے صفات باری تعالیٰ میں آنحضرت کی کوئی حدیث سُنی، گویا اس نے انکار کیا۔ ابن عباس بولے، ان کا ڈر عجیب ہے، محکم آیتوں پر رقّت ہوتی ہے اور متشابہ پر ہلاک ہوتے ہیں۔ عبدالرزاق کا کلام ختم ہوا۔

اور جب قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمان کا ذکر کرتے ہوئے سُنا، اس کا انکار کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی بابت یہ آیت نازل فرمائی: "وہ رحمان کا انکار کرتے ہیں"۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) اللہ کے کسی نام و صفت کے انکار سے ایمان نہیں رہتا۔ (۲) آیتِ رعد کی تفسیر (۳) سُننے والے کی عقل کے مطابق گفتگو کرنی چاہیے۔ (۴) اس کی وجہ یہ بیان کرنی کہ اللہ و رسول کو جھٹلایا جاتا ہے، اگرچہ قصداً نہ ہو۔ (۵) ابنِ عباس کا قول اس شخص کی بابت جس نے بعض صفات کا انکار کیا اور یہ کہ اس کی ہلاکت کا باعث ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

قولِ الله تعالى : ﴿يعرِفونَ نِعمتَ اللهِ ثم يُنكرُونها﴾ الآية .

قال مجاهِدٌ ما معناه : هو قول الرَّجُل : هذا مالى ورِثتهُ عن آبائى . وقال عَوْنُ بن عبد الله : يقولون لَوْلا فلانٌ لم يكنْ كذا . وقال ابن قُتَيْبَةَ : يقولون هذا بِشَفاعةِ آلهتِنَا . وقال أبو العباس ، بعدَ حديث زيد بن خالد ، الذى فيه أَنَّ الله تعالى قال : «أصبح مِنْ عبادِى مُؤْمِنٌ بى وكافرٌ» ، الحديث ، وقد تقدم - وهذا كثيرٌ فى الكتاب والسُّنة ، يَذُمُّ سبحانه من يُضِيف إنعامَه إلى غيره . ويُشْرِكُ به . قال بعض السَّلفِ : هو كقولهم كانت الرِّيحُ طَيِّبةً ، والمَلَّاحُ حاذِقًا ، ونحو ذلك مِمَّا هو جارٍ على أَلْسنةِ كثيرٍ .

« فيه مسائل » : الأولى تفسير معرفة النعمة وإنكارها . الثانية معرفة أن هذا جارٍ على ألسنة كثير . الثالثة تسمية هذا الكلام إنكارًا للنعمة . الرابعة اجتماع الضدين فى القلب .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا" وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچانتے ہوئے انکار کرتے ہیں "

مجاہدؒ نے کہا، انسان کا یہ کہنا کہ میرا مال ہے، اپنے باپ سے ورثہ میں پایا"

عون بن عبداللہ کہتے ہیں، یہ اس طرح کہ کہتے ہیں اگر فلاں نہ ہوتا تو یہ کام نہ ہوتا

ابنِ قتیبہ نے کہا، کہتے ہیں یہ ہمارے معبودوں کی سفارش کا نتیجہ ہے۔

ابوالعباس ابنِ تیمیہؒ نے زید بن خالد جُہنی کی اس حدیث کے بعد" جس میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ آج صبح میرے بندوں میں سے بہت سے مومن اور کافر ہوگئے " الخ یہ حدیث قبل گذر چکی ہے، اس طرح کہا" ایسا حکم کتاب و سُنت میں بہت ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بُرائی کرتا ہے جو اس کے انعام و رحمت کی نسبت کسی دوسرے کی طرف کرتے ہیں، اور اس کا شریک ٹھہراتے ہیں بعض سلف کا قول ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی کہے، ہوا خوب تھی، اور ملّاح چالاک تھا، اور مثل اس کے جو عام طور پر زبانوں پر رائج ہے "

اس میں چار مطالب ہیں۔

(۱) نعمت کے پہچاننے اور اس کے انکار کا بیان۔ (۲) یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اکثر لوگوں کی زبان پر ایسا جاری ہے۔ (۳) اس قسم کے کلام کو نعمت کا انکار فرمانا۔ (۴) دل میں ضدّین کا جمع ہونا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

قولِ الله تعالى : ﴿ فلا تجعلوا لله أنداداً وأنتم تعلمون ﴾ .

قال ابن عباس فى الآية : « الأنداد هو الشِّرْكُ ، أخفى من دبيب النَّمْل على صفاةٍ سوداء فى ظلمةِ الليلِ ، وهو أن تقولَ : واللهِ وحياتِك يا فُلَان وحياتى ، وتقولَ : لولا كُلَيْبَةُ هذا لأتانَا اللصوصُ ، ولولا البطّ فى الدار لأتى اللصوصُ ، وقولُ الرجل لصاحبه : ما شاءَ الله وشئتَ ، وقولُ الرجلِ : لولا اللهُ وفلانٌ . لا تجعلْ فيها فلانًا ، هذا كلُّهُ بهِ شِرْكٌ » . رواهُ ابن أبى حاتم .

وعن عمر بن الخطاب رضى الله عنه ، أن رسول الله ﷺ قال : « مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فقد كَفَرَ ، أَوْ أَشْرَكَ » . رواه الترمذىُّ وحَسَّنَهُ ، وصححه الحاكمُ .

وقال ابن مسعودٍ : « لَأَنْ أحْلِفَ بِاللهِ كاذِبًا أحبُّ إلَىَّ مِنْ أنْ أحْلِفَ بغيْرِهِ صادقًا »

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اللہ تعالیٰ کا فرمان "جان بُوجھ کر تم اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ"

ابنِ عباس نے کہا، انداد کا شرک اس قدر پوشیدہ ہے جیسے کوئی سیاہ چیونٹی سیاہ پتھر پر اندھیری رات میں چلے۔

یہ اس طرح ہے کہ تُو کہے، اللہ کی قسم، تیری جان کی قسم، اے فلانی میری جان کی قسم۔ اور اس طرح کہ کہے، اگر اس کی کتیا نہ ہوتی تو ہمارے یہاں چور آجاتے، اور اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو چور آجاتے، اور اس طرح کہ آدمی کسی سے کہے، جو اللہ چاہے اور تم چاہو۔ اور اس طرح کہ اللہ اور فلاں شخص نہ ہوتا، اس میں فلاں کو نہ ملا۔ یہ سب اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے۔ ابن ابی حاتم نے اسے روایت کیا۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی، اس نے کفر یا شرک کیا"۔ اسے ترمذی نے روایت کر کے حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا۔

ابنِ مسعودؓ نے کہا، اگر میں اللہ کی جھوٹی قسم کھاؤں اس سے بہتر ہے کہ غیر اللہ کی سچی قسم کھاؤں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعن حُذَيْفَةَ رضى الله عنه ، عن النبي ﷺ ، قال : « لا تقولوا ما شاءَ اللهُ وشاءَ فلانٌ ، ولكن قولوا : ما شاءَ اللهُ ثم شاءَ فُلان » . رواه أبو داود بسند صحيح .

وجاء عن إبراهيم النَّخَعِيِّ ، أنه يَكْرَهُ : أعوذ باللهِ وبِكَ ، ويجوز أن يقول : باللهِ ثمَّ بكَ ، قال : ويقولُ : لَوْلا اللهُ ثم فلانٌ ، ولا تقولوا لَوْلا اللهُ وفلانٌ .

« فيه مسائل » : الأولى : تفسير آية البقرة فى الأنداد . الثانية : أن الصحابة يفسرون الآية النازلة فى الشرك الأكبر أنها تعم الأصغر . الثالثة : أن الحلف بغير الله شرك . الرابعة أنه إذا حلف بغير الله صادقًا فهو أكبر من اليمين الغموس . الخامسة الفرق بين الواو وثم فى اللفظ .

باب
ما جاء فيمن لم يَقْنَعْ بالحلف بالله

عن ابن عمر : أن رسول الله ﷺ قال : « لا تحلفوا بآبائِكُمْ ، مَنْ حلفَ بالله فليَصْدُقْ ، ومن حُلفَ له

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حذیفہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے اس طرح نہ کہو، اگر بولنا ہے تو اس طرح بولو، جو اللہ چاہے، پھر جو فلاں چاہے۔" اسے ابوداؤد نے بسندِ صحیح روایت کیا۔

ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ" میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری" نہ کہو، بلکہ یوں درست ہے" میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر تیری" اسی طرح وہ کہتے ہیں یہ کہو،" اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں شخص نہ ہوتا" (تو ایسا ہو جاتا) اور یہ نہ کہو کہ" اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا"۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) انداد کی تفسیر جو آیت بقرہ میں ہے۔ (۲) صحابہ شرک اکبر کی آیتوں کی اس طرح تفسیر کرتے تھے کہ وہ شرکِ اصغر کو بھی شامل ہوتی ہیں۔ (۳) غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے۔ (۴) غیر اللہ کی سچی قسم بھی اللہ کے نام کی جھوٹی قسم سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ (۵) واو (اور) ثمّ (پھر) کے فرق کا لحاظ۔

باب
اس شخص کا حکم جو اللہ کی قسم پر کفایت نہ کرے

ابنِ عمرؓ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اپنے باپ داداؤں کی قسم نہ کھاؤ۔ جو اللہ کی قسم کھائے وہ سچ بولے اور جس کے واسطے اللہ کی قسم کھائی جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالله فليَرْضَ ، ومن لم يَرْضَ فليس من الله » . رواه ابن ماجه بسندٍ حسنٍ .

« فيه مسائل » : الأولى النهى عن الحلف بالآباء . الثانية الأمر للمحلوف له بالله أن يرضى . الثالثة وعيد من لم يرض .

باب
قولِ « ما شاءَ الله وشئْتَ »

عن قُتَيْلَةَ : « أن يهوديًا أتى النبي ﷺ فقال : إنكُمْ تُشْرِكُونَ ، تقولون : ما شاءَ اللهُ وشئتَ ، وتقولون : والكعبةِ ، فأمرهم النبي ﷺ إذا أرادوا أن يحلفوا أن يقولوا : وربِّ الكعبةِ ، وأن يقولوا : ما شاء الله ثمّ شئتَ » . رواه النسائِيُّ وصححه .

وله أيضًا عن ابن عباس : « أن رجلاً قال للنبي ﷺ : ما شاء اللهُ وشئْتَ ، فقال : أَجَعَلْتَنِي للهِ نِدًّا ؟ ما شاء اللهُ وحْدَهُ » .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے راضی ہونا چاہیئے، اور جو راضی نہ ہو تو وہ اللہ والوں سے نہیں"۔ ابنِ ماجہ نے حسن سند سے روایت کیا۔

اس میں تین مطالب ہیں۔

(۱) باپ دادا کی قسم حرام ہے۔ (۳) جس کے واسطے اللہ کی قسم کھائی جائے اسے راضی ہونا چاہیئے۔ (۴) جو اللہ کے نام کی قسم پر قناعت نہ کرے اس کی سزا۔

باب

یہ کہنا کہ "جو اللہ چاہے اور تُو چاہے" کیسا ہے

قُتَیلہ کہتی ہیں، ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بولا "تم لوگ شرک کرتے ہو اس طرح کہ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور تو چاہے، اور کہتے ہو کعبہ کی قسم"۔ پس آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ "جب قسم کھانا چاہو تو کعبہ کی قسم کی جگہ ربِّ کعبہ کی قسم کھایا کرو، اور جو اللہ چاہے پھر تُو چاہے کہا کرو" اسے نسائی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

نسائی میں ابن عباس سے ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا "جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں" آپ نے فرمایا "کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنایا؟ اس طرح کہا کرو: جو اللہ اکیلا چاہے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولابن ماجه ، عن الطفيلِ أخي عائشةَ لِأُمِّها ، قال : « رأيتُ كأنِّي أَتَيْتُ على نفرٍ من اليهود ، قلتُ : إنكُمْ لأَنْتُمُ الْقَوْمُ لولا أنكم تقولون عُزَيْرٌ ابنُ الله ، قالوا : وأنتم لَأَنْتُمُ القومُ لولا أنكم تقولون : ما شاء الله وشاء محمد ، ثم مَرَرْتُ بنفرٍ من النصارى ، فقلت : إنكم لأنتم القَوْمُ ، لولا أنكم تقولون : المسيح ابن اللهِ ، قالوا : وأنتم لَأَنْتُمُ القوم ، لولا أنكم تقولون : ما شاء الله وشاء محمدٌ ، فلما أصبحتُ أخبرتُ بها من أخبرتُ ، ثم أتيتُ النبيَّ ﷺ فأخبرتهُ ، قال : هل أخبرتَ بها أحدًا ؟ قلت : نعم ، قال : فَحَمِدَ اللهَ وأَثنى عليه ، ثم قال : أما بعدُ ، فإنَّ طُفَيْلاً رَأَى رُؤْيَا أَخْبَرَ بها من أُخبر منكم ، وإنكم قلتم كلمةً كان يَمْنَعُنِي كذا وكذا أَنْ أَنْهَاكُمْ عنها ، فلا تقولوا ما شاء الله وشاء محمد ، ولكن قولوا : ما شاء الله وحده » .

« فيه مسائل » : الأولى معرفة اليهود بالشرك الأصغر . الثانية فهم الإنسان إذا كان له هوى . الثالثة قوله ﷺ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجہ میں بی بی عائشہ کے ماں جائی بھائی طفیل سے مروی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں یہودیوں کی ایک جماعت پر پہونچا۔ میں نے کہا تم اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ عُزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ وہ بولے کہ تم بھی اچھے لوگ ہو، اگر یہ نہ کہو "جو اللہ اور محمد چاہے"۔ پھر میرا ایک عیسائی جماعت پر گذر ہوا۔ میں نے کہا، تم اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ وہ بولے تم بھی اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ "جو اللہ چاہے اور محمد چاہے"۔

پس صبح میں نے چند آدمیوں کو بتایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو خبر دی۔ آپ نے فرمایا، تم نے کسی کو بتا دیا، میں نے کہا، ہاں۔ آپ (منبر پر) کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثناء کی، پھر فرمایا "پس طفیل نے ایک خواب دیکھا جس کی اطلاع تم میں سے بعض کو دی ہے، اور تم ایک جملہ ایسا بولا کرتے تھے کہ میں شرم کے خیال سے اس سے منع نہ کرتا تھا۔ پس آئندہ "جو اللہ چاہے اور محمد چاہے" مت کہا کرو۔ 'جو اللہ وحدہٗ لاشریک چاہے' کہو"

اس میں چھ مطالب ہیں۔

(۱) یہود کا شرکِ اصغر سے واقف ہونا۔ (۲) انسان کی سمجھ جب کہ اس کی خواہش ہو۔ (۳) آپ کا غضب سے یہ فرمانا "کیا تُو نے مجھے اللہ کا شریک ٹھہرایا؟" پس کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« أجعلتني لله ندًّا » فكيف بمن قال : ما لي من ألوذ به سواك والبيتين بعده . الرابعة أن هذا ليس من الشرك الأكبر ، لقوله « يمنعني كذا وكذا » . الخامسة أن الرؤيا الصالحة من أقسام الوحي . السادسة أنها قد تكون سببًا لشرع بعض الأحكام .

باب
من سبَّ الدَّهْرَ فقد آذى اللهَ

وقولِ الله تعالى : ﴿ وقالوا ما هي إلَّا حياتُنا الدُّنيا نموتُ ونحيَا وما يُهلِكُنَا إلَّا الدَّهْرُ ﴾ الآية .

في الصحيح عن أبي هريرة عن النبي ﷺ ، قال : « قال الله تعالى : يُؤْذِينِي ابنُ آدمَ ، يَسُبُّ الدَّهْرَ ، وأَنا الدَّهْرُ ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ والنَّهَارَ » .

وفي رواية : « لَا تَسبُّوا الدَّهْرَ ، فإنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ »

« فيه مسائل » : الأولى النهي عن سبِّ الدهر . الثانية تسميته أذىً لله . الثالثة التأمل في قوله « فإن الله هو الدهر » . الرابعة أنه قد يكون سابًّا ولو لم يقصد بقلبه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال ہوگا اس شخص کا جس نے یہ شعر کہا (یعنی صاحب بُردہ)

اے معزز ترین مخلوق! تیرے سوا کوئی ایسی ذات نہیں جس کی عام مصیبت کے وقت میں پناہ لے سکوں" اور دو بیت اس کے بعد کے۔

(۴) یہ شرکِ اکبر نہیں، کیونکہ آپ نے فرمایا" مجھے فلاں فلاں چیز نے روکتی تھی"۔

(۵) نیک خواب بھی وحی کی قسم میں سے ہے (بشرطیکہ وحی سے تصدیق ہو جائے۔

(۶) بعض نیک خوابوں سے احکام شرعی کی بنیاد قائم ہوتی ہے (مثلاً اذان وغیرہ)

باب

اس بات کا بیان کہ جس نے زمانہ کو گالی دی اُس نے اللہ کو تکلیف دی

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان" اور وہ بولے، یہ تو صرف ہماری اس دنیا کی زندگی ہے جس میں ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں اور ہمیں تو صرف زمانہ فنا کرتا ہے"

صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے ہے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" آدمی مجھے ایذا دیتا ہے، اس طرح کہ دہر کو گالی دیتا ہے اور دہر تو میں ہی ہوں، میں ہی رات و دن کو بدلتا رہتا ہوں"

ایک روایت میں ہے کہ دہر کو گالی نہ دو، اس لئے کہ اللہ ہی دہر ہے۔

اس میں چار مطالب ہیں۔

(۱) زمانہ کو گالی دینا حرام ہے (۲) اس سے اللہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ (۳) یہ بتانا کہ اس جملہ میں غور کرو کہ" اللہ ہی دہر ہے" (۴) گالی کے واسطے دل کی نیت ضروری نہیں بلکہ بعض مرتبہ بلا نیت بھی گالی ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
التسمي بقاضي القضاة ونحوه

في الصحيح عن أبي هريرة عن النبي ﷺ ، قال : « إِنَّ أَخْنَعَ اسمٍ عند الله ، رجلٌ تسمَّى مَلِكَ الأملاكِ ، لا مالِكَ إلا اللهُ » . قال سُفيَانُ : مثلُ شَاهَانْ شَاهْ . وفي رواية : « أغْيَظُ رَجُلٍ على الله يوم القيامةِ وأخْبَثُهُ » . قوله « أخْنَعُ » يعني : أوْضَع .

« فيه مسائل » : الأولى النهي عن التسمي بملك الأملاك . الثانية أن ما في معناه مثله ، كما قال سفيان . الثالثة التفطن للتغليظ في هذا ونحوه ، مع القطع بأن القلب لم يقصد معناه . الرابعة التفطن أن هذا لإجلال الله سبحانه .

باب
احترام أسماء الله تعالى ، وتغيير الاسم لأجل ذلك

عن أبي شُرَيْحٍ : « أنه كان يُكْنى أَبَا الحَكَم ، فقال له النبي ﷺ : إنَّ الله هو الحَكَمُ . وإليه الحُكْمُ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
قاضی القضاۃ وغیرہ القاب کا حکم

صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ حقیر وہ شخص ہے جو شاہانِ شاہ لقب رکھے۔ درحقیقت اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں"۔ سفیانؒ نے اس کا ترجمہ شاہانِ شاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) کیا۔ ایک روایت میں زیادہ غضب کے قابل اور زیادہ ذلیل آیا۔

اخنع کے معنی زیادہ ذلیل و خوار۔

اس میں چار مطالب ہیں۔

(۱) ملک الاملاک (شاہانِ شاہ) کے لقب کی حرمت (۲) اس کے ہم معنی مثلاً قاضی القضاۃ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے جیسا کہ سفیان نے کہا۔ (۳) غور کرو، اسمیں کسقدر سختی وارد ہوئی، حالانکہ قطعاً دل سے اس کے معنی مقصود نہیں ہوتے (۴) یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لئے مخصوص ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام کا احترام اور کسی نام کو اسو جہ سے بدل دینا

ابو شریح کہتے ہیں، میری کنیت ابو الحکم تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال : إن قَومى إذا اختلفُوا فى شىءٍ أَتَوْنِى فَحَكَمتُ بينهم ، فرضىَ كِلَا الفريقين ، فقال : ما أَحسنَ هذا ، فما لَكَ من الوَلَدِ؟ قلت : شُرَيحٌ ، ومسلمٌ ، وعبد اللهِ ، قال : فمن أَكْبَرُهُم؟ قلتُ : شريحٌ ، قال : فأنت أَبُو شريح » . رواه أبو داود وغيره .

« فيه مسائل » : الأولى : احترام صفات الله وأسماء الله ، ولو لم يقصد معناه . الثانية : تغيير الاسم لأجل ذلك . الثالثة اختيار أكبر الأبناء للكنية .

باب
من هزل بشىء فيه ذكْرُ الله ، أو القرآن ، أو الرسول

وقولِ الله تعالى : ﴿ ولَئِنْ سأَلْتَهُمْ ليقولُنَّ إنما كُنَّا نَخُوضُ ونلعبُ ﴾ الآية .

عن ابن عمر ومحمد بن كعب وزيد بن أسلم وقتادةَ ، دخلَ حديثُ بعضهم فى بعض : « أنه قال رجلٌ فى غزوَةِ تَبُوكَ : ما رأَينَا مثلَ قُرَّائنا هؤلاء ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ حکم ہے، اور حکم اسی کا ہے۔ وہ بولا، میری قوم جب کسی چیز میں اختلاف کرتی ہے تو میں ان میں فیصلہ کرتا ہوں۔ دونوں فریق اس پر راضی ہو جاتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا "یہ کیا خوب ہے! تیری کوئی اولاد ہے"؟ کہا۔ شریح، مسلم، عبداللہ۔ فرمایا "ان میں بڑا کون ہے"؟ میں نے کہا، شُریح۔ فرمایا "تو ابُو شریح ہے"۔ اسے ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا۔

اس میں تین مطالب ہیں۔

(۱) اللہ کے نام اور صفات کا احترام، اگرچہ اُس کے معنیٰ مقصود نہ ہوں۔ (۲) کسی ایسے نام کا جو اللہ کے لیے مخصوص ہو، بدل دینا۔ (۳) بڑے بیٹے کے نام کی کُنیت رکھنا۔

باب
اُس شخص کا حکم جو اللہ کی کسی بات یا قرآن یا رسول اللہ کا مذاق اُڑائے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور البتہ اگر تم ان سے دریافت کرو گے، وہ بولیں گے بیشک ہم مذاق کر رہے تھے اور کھیلتے تھے"۔

ابنِ عمر اور محمد بن کعب قرظی اور زید بن اسلم اور قتادہ سب سے مروی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی حدیث مِل جُل گئی ہے کہ ایک منافق شخص نے غزوۂ تبوک میں کہا، ہم نے ان علم والوں کی طرح کوئی نہیں دیکھا جو بڑے بڑے پیٹ رکھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرْغَبَ بطونًا ، ولا أَكْذبَ أَلْسُنًا ، ولا أَجْبَنَ عند اللِّقَاءِ . يعنى رسولَ الله ﷺ وأصحابَه القُرَّاء ، فقال له عَوْفُ بن مالكٍ : كَذَبتَ ، ولكنك مُنَافقٌ ، لَأُخبِرَنَّ رسول الله ﷺ ، فذهبَ عوفٌ إلى رسول الله ﷺ لِيُخْبِرَهُ ، فوجد القرآن قد سبقهُ ، فجاء ذلك الرَّجلُ إلى رسول الله ﷺ ، وقد ارتحَل وركبَ نَاقَتَهُ ، فقال : يا رسول الله ، إنما كُنَّا نخوضُ ونَتَحَدَّثُ حَديث الرَّكْبِ نقطعُ بهِ عناء الطرِيق ، قال ابن عمر : كأَنِّى أَنْظُرُ إليه متعلقًا بِنَسْعَةِ ناقَةِ رسول الله ﷺ ، وإنَّ الحجارة تنكبُ رِجْلَيْهِ ، وهو يقول : إنما كُنَّا نخوضُ ونلعبُ ، فيقول له رسول الله ﷺ : ﴿ أَبِاللهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ؟ ﴾ ، ما يَلْتَفِتُ إليه وما يَزِيدُهُ عليهِ » .

« فيه مسائل » : الأولى ، وهى العظيمة ، أن من هزل بهذا فهو كافر . الثانية أن هذا هو تفسير الآية فيمن فعل ذلك كائنًا من كان . الثالثة الفرق بين النميمة والنصيحة لله ولرسوله . الرابعة الفرق بين العفو الذى يحبه الله وبين الغلظة على أعداء الله . الخامسة أن من الأعذار ما لا ينبغى أن يقبل .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور سب سے زیادہ جھوٹ بولتے اور جنگ کے وقت زیادہ بزدلی کرتے ہیں اس کی مراد اس سے آنحضرت اور صحابہ کرام تھے۔عوف بن مالک نے اس سے کہا، تو جھوٹا اور پکا منافق ہے۔ میں یہ بات آنحضرت سے بالضرور بیان کردوں گا۔عوف آنحضرت کے حضور میں پہنچا کہ آپ کو اطلاع دی تو گردی اس سے پہلے آپ پر آچکی تھی۔ وہ منافق بھی عُذر خواہی کے لئے آنحضرت کے پاس آیا، آپ سوار ہو چکے تھے، وہ بولا، یارسول اللہ ہم لوگ آپس میں دل بہلاتے اور سواروں کی گپ لڑا رہے تھے، جس سے راستہ کاٹنا مقصود تھا۔ ابنِ عمرؓ کہتے ہیں گویا میں اس وقت اسے دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی اونٹنی کا تسمہ پکڑے ہوئے ہے اور پتھر اس کے پیروں کو ہٹا رہے ہیں۔ وہ کہتا تھا، بلاشبہ ہم مذاق اور کھیل کرتے تھے۔ آپ یہ کہتے کیا اللہ سے اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے تم مذاق کرتے تھے؟ آپ اسکی طرف نہ توجہ فرماتے تھے، نہ اس سے کچھ زیادہ بولتے تھے۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) یہ سب سے اہم بات ہے کہ جو دینی اُمور سے مذاق و ٹھٹا کرے وہ کھلا کافر ہے۔ (۲) آیتِ توبہ کے یہی معنی ہیں جو ایسا کرے وہ کافر ہے خواہ کوئی بھی ہو۔ (۳) چغلی اور اللہ و رسول کی خیرخواہی میں فرق ہے۔ (۴) اس جگہ سے معافی اور سختی و غلظت میں فرق سمجھنا چاہیئے جس معافی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور جو سختی اللہ کے دشمنوں سے کرنی چاہیئے۔ (۵) بعض عُذر ایسے ہیں کہ قابلِ قبول نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

ما جاء فى قول الله تعالى : ﴿ ولئنْ أذَقْناهُ رحمةً مِنّا مِنْ بعدِ ضَرّاءَ مَسّتْهُ ليقولنَّ هَذا لِى ﴾ الآية . قال مجاهدٌ : هذا بعملى ، وأنا محقوقٌ به . وقال ابن عباسٍ : يُرِيدُ من عندى . وقوله : ﴿ قال : إنما أُوتيتُهُ على عِلْمٍ عِنْدِى ﴾ . قال قتادة : على علم منى بوجوهِ المكاسِبِ . وقال آخرون : على علم من الله أنّى له أهلٌ ، وهذا معنى قول مجاهد : أُوتيتُه على شرفٍ .

وعن أبى هريرة ، أنه سمع رسول الله ﷺ يقول : « إنَّ ثلاثةً من بنى إسرائيلَ : أبْرَصَ وأقْرَعَ وأعْمى ، فأراد الله أنْ يبتلِيَهُمْ ، فبعثَ إليهم ملَكًا ، فأتَى الأَبْرَصَ فقال : أيُّ شَيْءٍ أحبُّ إليك ؟ قال : لونٌ حسنٌ وجلدٌ حسنٌ ، ويذهبُ عنّى الذى قد قذرنى الناسُ به ، قال : فمسحهُ ، فذهب عنه قَذَرُهُ ، فأُعْطِىَ لوْنًا حسنًا وجلدًا حسنًا ، قال : فأَىُّ المال أَحبُّ إليك ؟ قال : الإبلُ أو البقرُ – شكَّ إسحاقُ – فأُعطىَ ناقةً عُشَراءَ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بیان میں "اور البتہ اگر ہم اسے اپنی رحمت پہنچائیں تکلیف و دکھ کے بعد، تو کہتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے۔"

مجاہد کا قول ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ مال میری محنت سے ملا ہے اور میں اس کا مستحق ہوں۔ ابن عباس نے کہا کہ یہ مال میرے پاس ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "قارون بولا کہ یہ مال مجھے میرے علم سے ملا ہے۔"

قتادہ نے کہا کہ میرے اس علم سے یہ حاصل ہوا ہے جو کمائی کے متعلق مجھے ہے۔ بعضوں نے کہا، یہ اللہ کے علم سے مجھے ملا کہ میں اس کا اہل ہوں۔ اور یہی مجاہد کے قول کا مطلب ہے کہ مجھے میری بزرگی سے ملا۔

ابوہریرہؓ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین قسم کے شخص (کوڑھی، گنجا، اندھا) تھے۔ اللہ نے ان کی آزمائش فرمائی، اُن کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ یہ کوڑھی کے پاس آیا، اور بولا تجھے کیا پسند ہے؟ بولا اچھا رنگ اور اچھی چمڑی اور مجھ سے یہ بیماری دُور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھنلتے ہیں۔ اس پر فرشتہ نے ہاتھ پھیرا وہ اچھا ہو گیا اور وہ برائی چلی گئی۔ اسے اچھا رنگ اور اچھا چمڑہ ملا پھر بولا تجھے کون سا مال زیادہ مرغوب ہے؟ بولا اونٹ یا گائے۔ (راوی اسحاق کا شک ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال : باركَ اللهُ لكَ فيها . قال : فأَتى الأقْرَعَ ، فقال : أىُّ شىءٍ أَحبُّ إليك ؟ قال : شَعْرٌ حسن ، ويذهب عنِّى الذى قد قَذِرَنى الناسُ به ، فمسحهُ فذهب عنه . وأُعطىَ شَعْرًا حسنًا ، فقال : أىُّ المال أحبُّ إليك ؟ قال : البقرُ أو الإبلُ ، فأُعْطِىَ بَقَرَةً حَامِلاً . قال باركَ اللهُ لكَ فيها ، فأَتى الأَعْمَى فقال أىُّ شىءٍ أحبُّ إليك ؟ قال : أنْ يَرُدَّ اللهُ إلَىَّ بَصَرِى ، فأُبصرَ به الناس ، فمسحهُ فردَّ اللهُ إليه بصرهُ ، قال : فأىُّ المال أحبُّ إليك ؟ قال : الغنَمُ ، فأُعطى شاةً وَالِدًا ، فأُنتجَ هَذَانِ وولَّدَ هذا ، فكان لهذا وادٍ مِن الإبلِ ، ولهذا وادٍ من البقرِ ، ولهذا وادٍ من الغَنَمِ . قال : ثمَّ إنَّهُ أَتى الأَبْرص فى صورته وهيئتهِ ، فقال : رجلٌ مسكينٌ قد انقطعتْ بى الحِبالُ فى سفرى ، فلا بلاغ لى اليوم إلَّا باللهِ ثم بكَ ، أَسْأَلُكَ بالذى أعطاك اللون الحَسَنَ والجلْدَ الحَسَنَ والمال – بعيرًا أتبلَّغُ بهِ فى سفرى ، فقال : الحُقُوقُ كثيرةٌ ، فقال له : كأنِّى أعرِفُكَ ! أَلَمْ تكنْ أبرَص يقذَرُكَ الناسُ فقيرًا ، فأَعطاكَ اللهُ عز وجل المال ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اسے حاملہ اونٹنی دی گئی، اور بولا، تیرے واسطے اللہ اس میں برکت دے۔ کہا پھر گنجے کے پاس آیا اور اس سے کہا، تجھے کیا پسند ہے؟ بولا، اچھے بال، اور مجھ سے یہ گنج دُور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں۔ اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا، اس کا گنج دُور ہو گیا اور اچھے بال دیئے گئے۔ اس وقت دریافت کیا، کون سامال تجھے پسند ہے؟ بولا گائے یا اونٹ۔ اسے حاملہ گائے دی گئی، اور بولا، اللہ اس میں برکت دے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور بولا، تجھے کیا پسند ہے؟ بولا یہ چاہتا ہوں کہ میری بینائی آجائے میں لوگوں کو دیکھوں۔ اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔ اللہ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ بولا، کون سامال تجھے زیادہ مرغوب ہے؟ کہا بکری، اسے حاملہ بکری دی گئی۔ کچھ عرصہ میں ان سب کے یہاں بچے اس قدر بڑھے کہ ایک کا ایک میدان اونٹوں کا ہو گیا اور دوسرے کا گائے کا، اور تیسرے کا بکری کا۔

پھر وہی فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی پہلی شکل وصورت میں آیا اور کہا، مسکین دلاچار ہوں، میرے تمام سامانِ سفر ختم ہو چکے۔ اب آج میں اپنے وطن میں اللہ کی مدد پھر تیری مدد کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ میرا تجھ سے اس ذات کے وسیلہ سے سوال ہے، جس نے تجھے اچھا رنگ اور اچھی چمڑی اور مال دیا کہ مجھے ایک اونٹ دے جس پر میں اپنے وطن پہنچ سکوں۔ اس نے کہا بہت سی ضرورتیں ہیں۔ وہ بولا غالباً میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی نہ تھا، تجھ سے لوگ گھناتے نہ تھے، فقیر نہ تھا؟ تجھے اللہ عزوجل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال : إنما وَرِثتُ هذا المال كابرًا عن كابرٍ . فقال : إنْ كنتَ كاذِبًا فَصيَّرَكَ اللهُ إلى ما كنت . قال : وأتى الأقرَعَ فِي صورتِهِ ، فقال له مثل ما قال لهذا ، وردَّ عليه مثل ما ردَّ عليه هذا . فقال : إنْ كُنت كاذِبًا فصيَّرَك اللهُ إلى ما كنت . قال : وأتى الأعْمَى فِي صُورتهِ فقال : رجُلٌ مِسكينٌ وابْنُ سبيل قد انقطعتْ بِي الحِبالُ فِي سفرِي ، فلا بلاغَ لِي اليومَ إلا باللهِ ثُمَّ بِكَ ، أسألُكَ بِالَّذِي ردَّ عليك بَصَرَكَ شاةً أتبلَّغُ بها فِي سفرِي ، فقال : قَدْ كنْتُ أعْمَى فردَّ اللهُ إلَيَّ بصرِي ، فَخُذْ ما شِئْتَ ، ودَعْ ما شئتَ ، فواللهِ لا أجْهَدُكَ اليوم بشَيْءٍ أخَذْتَهُ للهِ ، فقال : أمْسِكْ مالَكَ ، فَإِنَّما ابْتلِيتُمْ ، فقد رضي اللهُ عنك وسخِطَ على صَاحِبَيْكَ » أخرجاه .

« فيه مسائل » : الأولى : تفسير الآية . الثانية : ما معنى ﴿ليقولن هذا لي﴾ . الثالثة : ما معنى قوله ﴿إنما أوتيته على علم عندي﴾ . الرابعة : ما في هذه القصة العجيبة من العبر العظيمة .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مال دیا۔ اس نے کہا یہ مال میرا موروثی ہے، میں نے اسے اپنے باپ دادا سے پایا وہ بولا، اگر تُو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ پھر تجھے ویسا ہی کر دے۔

پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی کی صورت میں، اور اس سے بھی کوڑھی کی سی گفتگو کی۔ اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا کوڑھی نے دیا تھا، تو بولا، اگر تُو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ پھر تجھے ویسا کر دے۔

پھر اندھے کے پاس بھی اس کی صورت میں آیا اور بولا، ایک مسکین اور مسافر ہوں، میرا تمام سامان و توشہ ختم ہو چکا، آج مجھے اپنی منزل پر بجز اللہ کی مدد پھر تمہاری مدد کے کوئی سہارا نہیں معلوم ہوتا، میں تم سے اُس ذات کے وسیلہ سے جس نے تمہاری بینائی لوٹائی، ایک بکرا مانگتا ہوں۔ وہ بولا، میں واقعی اندھا تھا، اللہ نے مجھے بینائی عطا فرمائی۔ تیرا جو جی چاہے لے جا اور جو جی چاہے چھوڑ جا۔ سو اللہ کی قسم، آج میں تجھ سے جو تُو اللہ کے نام پر لے گا کوئی جھگڑا نہ کروں گا۔ وہ بولا، تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، تمہاری آزمائش ہولی۔ اللہ تجھ سے راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض"۔ بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

اس میں چار مطالب ہیں۔

(۱) آیت ولئن اذقناہ کی تفسیر۔

(۲) لیقولن ہذالی کے کیا معنی ہیں۔

(۳) انما اوتیتہ علی علم عندی کے کیا معنی ہیں؟

(۴) اس عجیب قصے میں جو عبرت آموز باتیں ہیں ان پر غور کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
قول الله تعالى

﴿ فَلَمَّا آتاهُما صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيما آتاهُما ﴾ الآية .

قال ابنُ حَزْمٍ : اتَّفَقُوا على تحريم كلٍّ اسمٍ مُعبَّد لغيرِ الله ، كعبدِ عُمَر ، وعبدِ الكعبةِ ، وما أشبه ذلك ، حاشا عبدَ المُطَّلبِ .

وعن ابن عباس فى الآيةِ . قال : « لَمَّا تغشَّاها آدَمُ حَمَلتْ ، فأتاهما إبليس فقال : إنى صاحِبُكما الذى أخرجْتُكما من الجنةِ لَتُطيعانِّنِى أو لَأَجْعلنَّ له قرنَىْ إيَّلٍ فيخرُجُ من بطنك فيشقُّه ، ولأفعلنَّ ، يُخَوِّفُهما ، سمِّياهُ عبدَ الحارث ، فأبيا أن يُطيعاهُ ، فخرج ميتًا ، ثم حملتْ فأتاهما فذكر لهما ، فأدركهما حُبُّ الولد . فسمَّياهُ عبدَ الحارثِ ، فذلك قَوْلُهُ ﴿ جَعَلَا لَهُ شُركاءَ فِيما آتاهُما ﴾ » . رواه ابن أبى حاتم . وله بسند صحيح عن قتادة ، قال : شُركاء فى طاعتِهِ ولم يكن فى عبادته .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان "جبکہ انھیں تندرست بچہ دیا تو انھوں نے اس میں اللہ کا شریک ٹھہرایا"

ابنِ حزم کہتے ہیں، مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جس نام پر غیر اللہ کی عبودیت ہو وہ حرام ہے، جیسے عمر کا بندہ، کعبہ کا بندہ، اور جو نام اس قسم کے ہوں۔ صرف عبدالمطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔"

ابنِ عباسؓ نے اعراف کی آیت مذکورہ کی یہ تفسیر کی ہے، جب آدم و حوا ملے تو یہ حاملہ ہوئیں، اس وقت ابلیس ان کے پاس آیا اور کہا، میں وہی ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکالا، تم میری بات مانو، ورنہ اس کے سر پر بارہ سنگھ کے دو سینگ کر دوں گا جو تمہارا پیٹ چیر کر نکلے گا، اور ایسا ایسا کر دوں گا۔ اس طرح انھیں ڈرایا، ورنہ اس کا نام عبدالحارث رکھنا۔ ان دونوں نے اس کی اطاعت نہ کی۔ بچہ ہوا مگر مُردہ۔ پھر جب حاملہ ہوئیں تب آکر پھر کہا۔ انہیں بچہ کی محبت آگئی اور اس کا نام عبدالحارث رکھا۔ یہی معنی ہیں جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ کے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا۔ اور ابن ابی حاتم نے بسندِ صحیح قتادہ سے یہ روایت کی کہ "اس کی بات ماننے میں شرک کیا، اس کی عبادت نہیں کی تھی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وله بسند صحيح عن مجاهد ، فى قوله ﴿ لَئِنْ آتَيْتَنا صالِحًا ﴾ قال : أشفقا أن لا يكون إنسانًا . وذكر معناه عن الحسن وسعيد وغيرهما .

« فيه مسائل » : الأولى : تحريم كل اسم معبد لغير الله . الثانية : تفسير الآية . الثالثة : أن هذا الشرك فى مجرد تسمية لم تقصد حقيقتها . الرابعة : أن هبة الله للرجل البنت السوية من النعم . الخامسة : ذكر السلف الفرق بين الشرك فى الطاعة والشرك فى العبادة .

باب
قول الله تعالى

﴿ ولله الأسماءُ الحسنى فادْعُوهُ بها وذروا الذين يُلحِدون فى أسمائِه ﴾ الآية .

ذكرَ ابنُ أبى حاتمٍ عن ابن عباسٍ يُلحِدُونَ فى أسمائِه : يشركونَ . وعنه : سَمَّوْا اللَّاتَ منَ الإلٰهِ ، والعُزَّى من العَزِيزِ . وعن الأعمش : يدخلونَ فيها ما ليس منها .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز ابن ابی حاتم نے بسندِ صحیح مجاہد سے اس آیت لَئِنْ اٰتَیْتَنَا کی تفسیر

میں یہ روایت کیا ہے، وہ ڈرے کہ مبادا بچہ بصورتِ انسانی نہ ہو۔ اور اسی طرح حسن

بصری اور سعید وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) ہر وہ نام جس پر غیر اللہ کی بندگی و عبودیت ہو حرام ہے (مثلاً غلام رسول

عبدالنبی وغیرہ) (۲) آیتِ اعراف کی تفسیر۔ (۳) یہ شرک محض نام رکھ لینے میں ہے،

جسمیں اس کے معنی مقصود نہیں۔ (۴) اللہ کسی کو تندرست بیٹی دے تو یہ بھی اسی

کی نعمت ہے۔ (۵) سلف صالحین کا شرک فی الطاعۃ اور شرک فی العبادۃ میں

فرق بیان کرنا۔

باب

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان

"اور صرف اللہ کے لئے ہی اچھے نام ہیں پس تم اُن ناموں کے ساتھ اسی کو

پکارو، اور اُن لوگوں کو چھوڑ دو جو اُس کے ناموں میں کج رفتاری کرتے ہیں"

ابن ابی حاتم نے ابن عبّاس رضؓ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں "یُلْحِدُوْنَ" کے معنی

شرک کرنا ہیں۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ الحاد یہ ہے کہ الٰہ سے "لات" اور عزیز

سے "عزّیٰ" بنایا۔

اعمش کا قول ہے کہ الحاد کے معنی یہ ہیں کہ اس میں وہ نام اضافہ کرتے ہیں

جو اس کے نہیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« فيه مسائل » : الأولى : إثبات الأسماء . الثانية : كونها حسنى . الثالثة : الأمر بدعائه بها . الرابعة : ترك من عارض من الجاهلين الملحدين . الخامسة : تفسير الإلحاد فيها . السادسة : وعيد من ألحد .

باب
لا يُقالُ : السلامُ على الله

فى الصحيح عن ابن مسعودٍ رضى الله عنه ، قال : «كُنا إذا كنّا مع النبى ﷺ فى الصلاة قلنا : السلامُ على الله من عباده ، السلامُ على فلان وفلان ، فقال النبى ﷺ : لا تقولوا السلامُ على الله ، فإن الله هو السّلامُ » .

« فيه مسائل » : الأولى : تفسير السلام . الثانية : أنه تحية . الثالثة : أنها لا تصلح لله . الرابعة : العلة فى ذلك . الخامسة : تعليمهم التحية التى تصلح لله .

محكم دلائل سے مزين متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں چھ مطالب ہیں۔

(۱) اللہ کے لئے نام ہیں۔ (۲) وہ سب نام اچھے ہیں۔ (۳) اللہ کو انہیں ناموں سے پکارا جائے۔ (۴) جاہلوں ملحدوں میں سے جو اس کا انکار کرے، اسے چھوڑ دو (یعنی اس کی بات نہ مانو۔) (۵) اللہ کے ناموں میں کسی قسم کا الحاد ہوتا تھا؟ (۶) ملحد کی کیا سزا ہے۔

باب
السلام علی اللہ کی ممانعت

صحیح بخاری و مسلم میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہا کرتے، اللہ پر اس کے نیک بندوں کا سلام ہو، فلاں شخص پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا کہ "تم لوگ اس طرح نہ کہو کہ" اللہ پر سلام ہو، اس لئے کہ اللہ تو خود سلام ہے"۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) سلام کی تفسیر (۲) سلام ایک دعا و تحفہ ہے (۳) یہ اللہ کے لئے درست نہیں۔ (۴) اس کی وجہ کہ وہ خود اللہ کا نام ہے (۵) آپ نے صحابہ کو وہ دعا بتائی جو اللہ کی ذات کے شایان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
قول : اللهم اغفر لى إن شئتَ

فى الصحيح عن أبى هريرة ، أن رسول الله ﷺ قال : « لا يَقُلْ أحدكم اللهم اغفر لى إن شئت ، اللهم ارحمنى إن شئتَ ، لِيعْزِمِ المسألةَ ، فإن الله لا مُكرِه له » .

ولمسلم : « وليُعظِّمِ الرغبةَ ، فإن الله لا يتعاظَمُهُ شىء أعطاه » .

« فيه مسائل » : الأولى : النهى عن الاستثناء فى الدعاء الثانية : بيان العلة فى ذلك . الثالثة : قوله « ليعزم المسألة » الرابعة : إعظام الرغبة . الخامسة : التعليل لهذا الأمر .

باب
لا يقول : عبْدِى وأَمَتى

فى الصحيح عن أبى هريرة ، أن رسول الله ﷺ قال : « لا يَقُلْ أحدكم أطْعِم ربك ، وضِّىء ربك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اس طرح نہیں کہنا چاہئے

"اے اللہ! اگر تیری مرضی ہو تو مجھے بخش دے"

صحیح (بخاری و مسلم) میں ابو ہریرہؓ سے ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا، تم میں سے کوئی اس طرح دُعا نہ کرے، اے اللہ مجھے بخش دے اگر تُو چاہے مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے۔ پختہ طور سوال کرے اس لئے کہ اللہ کو دبانے والا کوئی نہیں۔

مسلم کے لفظ یہ ہیں، اللہ سے بڑی بڑی رغبت کرے، اس لیے کہ اللہ کے یہاں کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) اللہ سے دُعا کرنے میں اس کی مرضی پر چھوڑنا منع ہے۔ (۲) اس کی وجہ۔ (۳) آپ کا یہ حکم کہ سوال پوری طرح پختگی سے کیا جائے۔ (۴) اللہ سے بڑی سے بڑی بات مانگی جائے۔ (۵) اس کی وجہ کہ کوئی چیز اس کے نزدیک بڑی نہیں۔

باب

لونڈی غلام کو اپنا عبد و امتہ نہ کہے

صحیح (مسلم وغیرہ) میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی یہ نہ کہے، اپنے رب کو کھانا کھلا، وضو کرا۔ اور کہے میرا سردار،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وليقل : سيدى ومولاى . ولا يقل أحدكم عبدِى وأمَتى ، وليقل : فَتاى وفَتاتى وغُلامى » .

« فيه مسائل » : الأولى : النهى عن قول : عبدى وأمتى. الثانية : لا يقول العبد : ربى ، ولا يقال له : أطعم ربك. الثالثة : تعليم الأول قول : فتاى وفتاتى وغلامى . الرابعة : تعليم الثانى قول : سيدى ومولاى . الخامسة : التنبيه للمراد ، وهو تحقيق التوحيد حتى فى الألفاظ .

باب
لا يُردُّ من سأل بالله

عن ابن عمر رضى الله عنهما ، قال : قال رسول الله ﷺ : « مَنْ سأَل باللهِ فأَعْطُوهُ ، ومَنِ استعاذَ بالله فأعِيذوهُ ، ومَنْ دعاكم فأَجِيبوهُ ، ومنْ صنع إليكم معروفًا فكافئوهُ ، فإنْ لم تجدوا ما تكافئونهُ فادعُوا له حتى تَرَوا أنكم قد كافأْتموهُ » . رواه أبو داود والنسائى بسند صحيح .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرآقا۔ اور آقا اپنے غلام کو عبدی اور لونڈی کو امتی نہ کہے، بلکہ یہ کہے، میرا غلام، میرا خادم، میری خادمہ۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) عبدی اور امتی کے استعمال کی ممانعت۔ (۲) غلام اپنے آقا کو میرا رب نہ کہے، نہ کوئی اس سے یہ کہے، اپنے رب کو کھانا کھلا۔ (۳) آقا کو یہ تعلیم دی کہ میرا غلام، میرا خادم وغیرہ کہے۔ (۴) غلام کو یہ تعلیم دی کہ میرا سردار و آقا کہا کرے۔ (۵) اصل مقصد سے آگاہ کرنا یعنی الفاظ میں بھی توحید کا خاص لحاظ رکھا جائے۔

باب
اللہ کے نام سے مانگنے والے کو رد نہ کرنیکا بیان

ابن عمرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اللہ کے نام سے مانگے اُسے دو، اور جو اللہ کے نام سے پناہ مانگے اُسے پناہ دو، اور جو دعوت دے قبول کرو اور جو کوئی تمہارے ساتھ سلوک کرے اس کا بدلہ دو۔ اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لئے اس قدر دُعا کرو کہ تم سمجھو کہ اس کا بدلہ دے چکے ہو۔ ابوداؤد، نسائی نے صحیح سند سے اسے روایت کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« فيه مسائل » : الأولى : إعاذة من استعاذ بالله . الثانية : إعطاء من سأل بالله . الثالثة : إجابة الدعوة . الرابعة : المكافأة على الصنيعة . الخامسة : أن الدعاء مكافأة لمن لم يقدر إلا عليه . السادسة : قوله « حتى تروا أنكم قد كافأتموه » .

باب
لا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إلَّا الجنَّة

عن جابر ، قال : قال رسول الله ﷺ : «لا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إلَّا الجنة » . رواه أبو داود .

« فيه مسائل » : الأولى : النهى عن أن يسأل بوجه الله إلا غاية المطالب . الثانية : إثبات الوجه .

باب
ما جاء فى اللَّوْ

وقول الله تعالى : ﴿ يقولون لو كان لنا مِنْ الأمرِ شيءٌ ما قُتِلْنا هَهُنا ﴾ . وقوله : ﴿ الَّذِين قَالُوا لإخوانِهِم وقعدوا لو أطاعُونا ما قُتِلوا ﴾ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں چھ مطالب ہیں۔

(۱) اللہ کے نام سے پناہ مانگنے والے کو پناہ دینا۔ (۲) جو اللہ کے نام سے سوال کرے اسے دینا۔ (۳) دعوت قبول کرنا۔ (۴) احسان کا بدلہ دینا۔ (۵) جو بدلہ کی طاقت نہ رکھے، اس کے واسطے دعا دینا اس کے قائم مقام ہے۔ (۶) اس قدر دعا دے کہ گویا احسان کا پورا عوض ہوگیا۔

باب

اللہ کے نام سے صرف جنّت مانگنی چاہیئے

جابرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے نام سے صرف جنت مانگنی چاہیئے"۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا۔

اس میں دو مطالب ہیں۔

(۱) اس بات کی ممانعت کہ اللہ کے نام سے کوئی چیز بجز انتہائی مقصود (جنت کے) نہ مانگی جائے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے لیئے 'وجہ' کا ثبوت جس کے معنی منہ ہوتے ہیں۔

باب

اگر کا حکم

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وہ کہتے ہیں اگر ہمارے ہاتھ میں کوئی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل نہ ہوتے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فى الصحيح عن أبى هريرة ، أن رسول الله ﷺ قال : « احْرِصْ على ما يَنْفَعُك ، واسْتَعِنْ باللهِ ، ولا تَعْجِزَنَّ ، وإن أصابك شىءٌ فلا تقل لو أننى فعلتُ لكان كذا وكذا . ولكن قُلْ : قَدَّرَ اللهُ وما شاء فعل ، فإنَّ لو تفتحُ عَمَلَ الشيطَانِ » .

« فيه مسائل » : الأولى : تفسير الآيتين فى آل عمران . الثانية : النهى الصريح عن قول « لو » إذا أصابك شىء . الثالثة : تعليل المسألة بأن ذلك يفتح عمل الشيطان . الرابعة : الإرشاد إلى الكلام الحسن . الخامسة : الأمر بالحرص على ما ينفع مع الاستعاذة بالله . السادسة : النهى عن ضد ذلك ، وهو العجز .

باب
النهى عن سَبِّ الرِّيحِ

عن أُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رضى الله عنه ، أن رسول الله ﷺ قال : « لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ ، فإذا رَأَيْتُمْ ما تكرهون فقولوا : اللَّهُمَّ إنَّا نَسْأَلُكَ من خيرِ هذه الريح وخيرِ ما فيها وخير

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا "جنہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا اور خود بیٹھ رہے، اگر یہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے "

صحیح (مسلم وغیرہ) میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا "حرص کر اس بات پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ، اور عاجز نہ بن، اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہنا، اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن کہے اللہ نے مقدر کیا اور جو اس نے چاہا وہ ہوا۔ اس لیئے کہ "اگر" شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

اس میں چھ مطالب ہیں۔

(۱) آلِ عمران کی دونوں آیتوں کی تفسیر۔ (۲) جب کوئی مصیبت پہنچے تو اگر نہ کہے۔ (۳) اس کی علت کا بیان فرمانا کہ اس سے شیطانی عمل کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ (۴) عمدہ کلام کا حکم فرمانا (۵) آپکا حکم فرمانا کہ اپنے مفید مطلب کام کا شوق کرو اور اللہ سے مدد مانگو۔ (۶) اس کے خلاف کام سے ممانعت جس کا نام عجز یعنی کمزوری ہے۔

باب

ہوا کو لعنت کرنے کی ممانعت

اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہوا کو لعنت نہ کرو بس جب تم کوئی ناپسند چیز دیکھو تو کہو، اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بہتری چاہتے ہیں اور جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھی جس کا اسے حکم کیا گیا۔ اور تیری پناہ مانگتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما أُمِرَتْ به ، ونعوذ بك من شر هذه الريح وشَرِّ ما فيها وشرِّ ما أُمرتْ به » . صححه الترمذى .

« فيه مسائل » : الأولى : النهى عن سب الريح . الثانية : الإرشاد إلى الكلام النافع إذا رأى الإنسان ما يكره . الثالثة : الإرشاد إلى أنها مأمورة . الرابعة : أنها قد تؤمر بخير ، وقد تؤمر بشر .

باب
قول الله تعالى

﴿ يَظُنُّونَ بِاللهِ غيرَ الحقِّ ظَنَّ الجَاهِلِيَّة . يقولون : هل لَنَا من الأمر مِنْ شيءٍ ؟ قلْ : إنَّ الأمرَ كُلَّهُ لله ﴾ الآية . وقوله : ﴿ الظَّانِّينَ بِاللهِ ظَنَّ السَّوْءِ ، عليهِمْ دائِرَةُ السَّوْءِ ﴾ الآية .

قال ابن القيم فى الآية الأولى : فُسِّر هذا الظن بأنه سبحانه لا يَنصُر رسوله وأن أمره سيضمحل ، وفُسِّر بأن ما أصابه لم يكن بقدر الله وحكمته ، ففسر بإنكار الحكمة وإنكار

محكم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس ہوا کی برائی سے اور جو اس میں ہے، اور اس چیز کی برائی سے جس کا اُسے حکم دیا گیا۔ اسے ترمذی نے صحیح کہا۔

اس میں چار مطالب ہیں۔

(۱) ہوا کو لعنت کرنے کی ممانعت۔ (۲) انسان کو بھلے کام کی تعلیم جب وہ کوئی ناپسند بات دیکھے۔ (۳) یہ بتانا کہ ہوا بھی محکوم ہے۔ (۴) یہ بھی بتایا گیا کہ کبھی ہوا کو بھلائی کا حکم ہوتا ہے کبھی بُرائی کا۔

باب

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بیان میں

"وہ اللہ سے بدگمانی کرتے ہیں، جاہلوں کی سی۔ کہتے ہیں، کیا ہمارے لئے بھی حکم میں سے کچھ ہے؟ کہدے کہ حکم صرف اللہ کیلئے ہے"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اللہ پر بُرا گمان کرتے ہیں، اُن پر بُرائی کا گھیرا ہے اور اللہ کا غضب اور اس کی لعنت بھی، اور ان کے لئے جہنم تیار کی گئی ہے اور یہ بہت بُرا ٹھکانا ہے"

ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا، اس بدظنی کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ اپنے رسول کی مدد نہ کرے گا اور اس کا معاملہ عنقریب فنا ہو جائے گا، اور یہ کہ جو مصیبت انہیں پہنچی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القدر ، وإنكار أن يتم أمر رسوله ﷺ ، وأن يظهره على الدين كله . وهذا هو ظن السوء ، الذى ظن المنافقون والمشركون فى سورة الفتح ، وإنما كان هذا ظن السوء لأنه ظن غير ما يليق به سبحانه وما يليق بحكمته وحمده ووعده الصادق . فمن ظنَّ أنه يُديلُ الباطل على الحق إدالةً مستقرةً يضمحل معها الحق ، أو أنكر أن يكون ما جرى بقضائه وقَدَره ، أو أنكر أن يكون قَدَره لحكمة بالغة يستحق عليها الحمد ، بل زعم أن ذلك لمشيئة مجردة ، فذلك ظن الذين كفروا ، فويل للذين كفروا من النار .

وأكثر الناس يظنون بالله ظن السوء فيما يختص بهم ، وفيما يفعله بغيرهم . ولا يَسْلَم من ذلك إلا من عرف الله وأسماءه وصفاته وموجب حكمته وحمده . فليعتن اللبيب الناصح لنفسه بهذا ، وليتب إلى الله وليستغفره من ظنه بربه ظن السوء . ولو فتشتَ من فتشت لرأيت عنده تعنتًا على القدر وملامةً له ، وأنه كان ينبغى أن يكون كذا وكذا ، فمستقِلٌّ ومُستكْثِرٌ ، وفتش نفسك : هل أنت سالم ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تقدیر و حکمت سے نہ تھی۔ پھر بتایا کہ یہ اللہ کی حکمت اور اس کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں، اور یہ کہ اللہ کے رسول کا معاملہ پورا نہ ہوگا، نہ یہ دین سب پر غالب آئے گا۔ یہی وہ بُرا گمان ہے جو منافقوں اور مشرکوں نے خیال کیا جو سورۂ فتح میں ہے۔ اور یہ ظنِ سوء (بُرا گمان) اس لئے ہے کہ وہ ایسا گمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں، اور اس کی حکمت و بزرگی اور سچے وعدہ کے خلاف ہے۔ پس جو شخص یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ باطل کو حق پر ایسا غلبہ دے گا جو ہمیشہ قائم رہے اور حق اس کی وجہ سے فنا ہو جائیگا یا اس بات کا انکار کرے کہ اس کی تقدیر پوری حکمت کی بناء پر نہیں کہ جس پر وہ تعریف کا مستحق ہو، بلکہ یہ گمان کرے کہ یہ محض اس کی مشیئت پر ہے، پس یہ کافروں کا گمان ہے، سو کافروں کو جہنم کی آگ کی سزا ہے۔

اور اکثر لوگ اللہ سے بُرا گمان کرتے ہیں اس بابت کہ ان سے خاص ہے اور اس بابت کہ وہ غیروں سے کرتا ہے، اور اس سے کوئی سلامت نہیں رہتا، مگر جو اللہ کو پہچانے اور اس کے نام و صفت کو اور اس کی حکمت و تعریف کے اسباب کو، پس ہر عقلمند کو جو اپنے نفس کی خیر خواہی کرتا ہے، یہ چاہیئے کہ اس کا خیال کرے اور اللہ کے حضور میں توبہ و استغفار کرے، اور اپنے رب کی بابت بُرے گمان سے بچے۔ اگر تو لوگوں کو بغور دیکھے گا تو اکثر کو ایسا پائے گا کہ وہ تقدیر کی بابت بے راہی اس پر ملامت کا پہلو لئے ہوتے ہیں (بُرا کہتے ہیں) اور یہ کہتے ہیں اس طرح یا اس طرح ہونا چاہیئے تھا۔ سو بعض کم خیال کرتے ہیں، اور بعض زیادہ۔ غرض دونوں طرح کے لوگ ہیں۔ خود اپنے جی میں بھی غور کرو، کیا تم بچے ہوتے ہو۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فإن تَنْجُ منها تَنْجُ من ذى عظيمةٍ

وإلّا فإنى لا إخــــالُكَ نَاجِيًا

« فيه مسائل » : الأولى : تفسير آية آل عمران . الثانية : تفسير آية الفتح . الثالثة : الإخبار بأن ذلك أنواع لا تحصر . الرابعة : أنه لا يسلم من ذلك إلا من عرف الأسماء والصفات وعرف نفسه .

باب

ما جاء فى مُنْكِرِى القَدَرِ

وقال ابن عمر : « والَّذِى نَفْسُ ابن عمرَ بيده ، لو كان لِأَحَدِهِمْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا ، ثم أنفقه فى سبيل الله ما قبله الله منه حتى يُؤْمِنَ بالْقَدَرِ » . ثم استدل بقول النبي ﷺ : « الإيمانُ أَنْ تُؤْمِنَ بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخرِ ، وتؤمنَ بالقدرِ خَيْرِهِ وشَرِّهِ » . رواه مسلم .

وعن عُبادةَ بن الصَّامِتِ : « أَنَّهُ قال لابنه : يا بنيَّ ، إنكَ لن تجدَ طَعْمَ الإيمانَ حتى تعلَمَ أنَّ ما أَصابكَ لم يكنْ لِيُخْطِئَكَ ، وما أَخْطَأَكَ لم يكن لِيُصِيبَكَ ، سمعت رسول الله ﷺ يقول : إنَّ أَوَّلَ ما خَلَقَ اللهُ القَلَمُ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اگر تُو اس سے بچ گیا ہے تو بڑی بات سے بچا ہے، وگرنہ تجھے
میں بچنے والا نہیں سمجھتا۔"

اس میں چار مطالب ہیں۔

(۱) آیت آلِ عمران کی تفسیر۔ (۲) آیت سورۂ فتح کی تفسیر۔ (۳) بُرے گمان کی بہت سی قسمیں ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ (۴) اس سے وہی سلامت رہ سکتا ہے جو اللہ کے نام و صفات کو پہچانے، اور اپنے نفس کو بھی اچھی طرح سمجھ لے۔

باب

تقدیر کے مُنکرین کا بیان

ابنِ عمرؓ نے کہا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کسی ایک کے پاس اُحد کے برابر سونا ہو پھر وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو ہرگز اللہ اسے اُس شخص سے قبول نہ کرے گا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ پھر انہوں نے آنحضرت صلعم کا یہ قول پیش کیا کہ "ایمان تو یہ ہے کہ تُو اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور ہر قسم کی تقدیر بھلی اور بُری دونوں پر ایمان لائے"۔ مسلم نے اسے روایت کیا۔

عبادہ بن صامت نے اپنے بیٹے سے کہا "اے بیٹے تُو ہرگز ایمان کا مزہ نہ پائے گا، یہانتک کہ یہ سمجھ لے کہ جو چیز تجھے پہنچنے والی ہے تجھ سے ٹلنے والی نہیں، اور جو تجھ سے دُور ہے وہ ہرگز تجھے پہنچنے والی نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم بنایا، اُس سے کہا لکھ۔ وہ بولا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقالَ له : اكتُبْ ، فقال : رَبِّ وماذا أكتُبُ؟ قال : اكتُبْ مقاديرَ كُلِّ شيءٍ حَتى تقومَ الساعةُ ، يا بنيَّ ، سمعتُ رسول الله ﷺ يقول :مَنْ ماتَ على غير هذا فليس مِنِّي » . وفي رواية لأحمد : « إنَّ أوَّلَ ما خلق الله تعالى القَلَمُ ، فقال له : اكتُبْ ، فَجَرَى في تلك الساعة ما هو كائنٌ إلى يوم القيامة » . وفي رواية لابن وَهْبٍ : قال رسول الله ﷺ : « فَمَنْ لم يُؤْمِنْ بالقدرِ خيره وشرِّهِ أحرَقَهُ اَللهُ بالنار » . وفي المسند والسُّنَنِ عن ابن الدَّيلَمِيِّ ، قال : « أتَيْتُ أُبَيَّ بن كعبٍ ، فقلتُ : في نفسي شيءٌ من القدر ، فحدثْني بشيءٍ ، لعلَّ الله يُذْهِبُهُ مِنْ قلبي ، فقال : لو أنفقتَ مثل أُحُدٍ ذهبًا ما قَبِلَهُ اللهُ منك حتى تُؤْمِنَ بالقدر ، وتعلمَ أنَّ ما أصابك لم يكن لِيُخطِئَكَ ، وما أخطأكَ لم يكن لِيُصِيبَكَ ، ولو مُتَّ على غير هذا لكنتَ مِنْ أهل النارِ ، قال : فأتيتُ عبد الله بن مسعودٍ ، وحُذَيفَةَ بن اليَمانِ ، وزيدَ بن ثابت ، فكلُّهُمْ حدثني بمثل ذلك عن النبي ﷺ » . حديثٌ صحيحٌ ، رواه الحاكم في صحيحه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے رب کیا لکھوں؟ کہا، ہر چیز کی تقدیر جو قیامت تک ہوگی، لکھ" اے بیٹے! میں نے آنحضرت کو سُنا، فرماتے تھے، جو اس کے علاوہ کسی بات پر مرا، سو وہ مجھ سے نہیں ہے۔ احمد کی ایک روایت میں یہ ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم بنایا، اس سے فرمایا، لکھ، ان تمام باتوں کو جو قیامت تک ہونے والی ہیں۔ وہ لکھنے لگا۔ ابنِ وہب کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو ہر قسم کی تقدیر بھلی اور بُری پر ایمان نہ لائے اسے اللہ آگ میں جلائے گا"

مسند احمد اور سنن (ابی داؤد وغیرہ) میں ابن الدیلمی سے ہے، وہ کہتا ہے کہ میں اُبی بن کعب کے پاس آیا اور بولا، میرے دل میں تقدیر کی بابت کچھ خدشہ ہے، مجھے کوئی ایسی حدیث سُنائیے کہ شاید اللہ میرے دل کی یہ بات دُور کر دے۔ اُبی بولا، اگر تو اُحد کے برابر سونا خرچ کرے گا تو ہرگز تجھ سے اس وقت تک اللہ قبول نہ کرے گا جب تک کہ تُو تقدیر پر ایمان نہ لائے، اور یہ یقین نہ کرے کہ جو تجھے پہنچا ہے ٹلنے والا نہ تھا اور جو نہیں پہنچا پہنچنے والا نہ تھا۔ اگر تُو اس کے علاوہ کسی عقیدہ پر مرا تو جہنمی ہوگا۔ ابن الدیلمی کہتا ہے، پھر میں ابنِ مسعود اور حُذیفہ بن یمان اور زید بن ثابت کے پاس آیا۔ سب نے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ یہ صحیح حدیث ہے، حاکم نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« فيه مسائل » : الأولى : بيان فرض الإيمان بالقدر. الثانية : بيان كيفية الإيمان. الثالثة : إحباط عمل من لم يؤمن به. الرابعة : الإخبار أن أحدًا لا يجد طعم الإيمان حتى يؤمن به. الخامسة : ذكر أول ما خلق الله. السادسة : أنه جرى بالمقادير فى تلك الساعة إلى قيام الساعة. السابعة : براءته ﷺ ممن لم يؤمن به. الثامنة : عادة السلف فى إزالة الشبهة بسؤال العلماء. التاسعة : أن العلماء أجابوه بما يزيل شبهته. وذلك أنهم نسبوا الكلام إلى رسول الله ﷺ فقط.

باب
ما جاءَ فى المصوِّرين

عن أبى هريرة رضى الله عنه، قال : قال رسول الله ﷺ : « قال الله تعالى : ومَن أظلَمُ مِمَّن ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخلقِي ، فَلْيَخْلقُوا ذَرَّةً ، أو لِيَخْلقُوا حَبَّةً ، أَوْ لِيَخْلقُوا شَعِيرَةً » . أخرجاهُ .

ولهما عن عائشة رضى الله عنها ، أن رسول الله ﷺ قال : « أَشَدُّ الناس عذابًا يوم القيامة الذين يُضاهِئُون بخلق الله » .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں نو مطالب ہیں

(۱) تقدیر پر ایمان لانے کی فرضیت کا بیان۔ (۲) ایمان کی کیفیت کا بیان۔ (۳) جو تقدیر پر ایمان نہ لائے اُس کے عمل کا برباد ہونا۔ (۴) یہ بتانا کہ کسی کو ایمان کا مزہ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ (۵) سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا پیدا کیا۔ (۶) قلم نے تمام مقدرات کو جو قیامت تک ہونے والی ہیں، لکھا۔ (۷) آپ کا اس شخص سے بیزار ہونا جو تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ (۸) سلف صالحین کی یہ عادت تھی کہ جب کسی مسئلہ میں شبہ ہوتا تو علماء سے دریافت کر کے اُسے دُور کیا کرتے تھے۔ (۹) علماء نے اس کے شبہ کو اس طرح دُور کیا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ تھا اسے بتا دیا پس انہوں نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فیصلہ کی نسبت کی، نہ اور کسی کی طرف۔

باب

تصویر بنانے والوں کا بیان

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "اور کون بڑا ظالم ہے اس سے کہ میری جیسی بناوٹ بنانا چاہتا ہے، پس وہ ایک ذرہ بنائیں، ایک دانہ بنائیں، ایک جَو بنائیں۔" (بخاری و مسلم)

بخاری و مسلم میں بی بی عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے بنانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولهما عن ابن عباس ، سمعت رسول الله ﷺ يقول : « كُلُّ مُصورٍ فى النار ، يُجعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ يُعذَّب بها فى جهنم » .

ولهما عنه مرفوعًا : « مَن صَوَّر صورةً فى الدنيا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فيها الرُّوحَ ، وليس بِنَافِخٍ » .

ولمسلم عن أبى الهيَّاجِ : قال : قال لى علىٌّ : « أَلَا أَبعَثُك على ما بَعثنى عليه رسول الله ﷺ : أن لا تَدَعَ صورةً إِلَّا طَمَستَها ، ولا قبرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيته » .

« فيه مسائل » : الأولى : التغليظ الشديد فى المصورين . الثانية : التنبيه على العلة ، وهو ترك الأدب مع الله ، لقوله « ومن أظلم ممن ذهب يخلق كخلقى » . الثالثة : التنبيه على قدرته وعجزهم ، لقوله « فليخلقوا ذرة أو شعيرة » . الرابعة : التصريح بأنهم أشد الناس عذابًا . الخامسة : أن الله يخلق بعدد كل صورة نفسًا يعذب بها المصور فى جهنم . السادسة : أنه يكلف أن ينفخ فيها الروح . السابعة : الأمر بطمسها إذا وجدت .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس کی مشابہت کرتے ہیں۔"

بخاری و مسلم میں ابنِ عباسؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا۔ اس کے واسطے ہر تصویر کے عوض ایک ایک جان کی جائے گی، جس کے ذریعہ جہنم میں اسے عذاب دیا جائے گا۔"

بخاری و مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا "جو شخص کوئی صورت دنیا میں بنائے گا اسے روزِ قیامت یہ حکم دیا جائے گا کہ اس میں رُوح پھُونکے مگر وہ پھونک نہ سکے گا۔"

مسلم میں ابو الہیاج اسدی سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے مجھ سے کہا، کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا، یہ کہ کوئی تصویر نہ چھوڑے مگر اسے مٹا دے، اور نہ بلند قبر مگر اسے زمین سے برابر کر دے۔

اس میں سات مطالب ہیں۔

(۱) تصویر بنانے والوں کے لئے سخت وعید ہے۔ (۲) تصویر بنانے کی وجہ یہ بتائی کہ یہ خود اللہ تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی ہے، جیساکہ فرمایا "اور کون ہے بڑا ظالم اس شخص سے کہ میری بناوٹ سی بنانا چاہتا ہے۔" (۳) اللہ کی قدرت اور مخلوق کی عاجزی کا اظہار اسطرح فرمایا کہ "ایک ذرّہ بنائیں یا ایک جَو ہی بنائیں۔" (۴) اس بات کی تصریح کہ ان تصویر بنانیوالوں کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔ (۵) مصوّر کیلئے اللہ ہر ایک تصویر کے عوض ایک جان دے گا جسکے ذریعہ اسے جہنم کا عذاب ہوگا۔ (۶) مصوّر سے کہا جائیگا کہ اس میں رُوح پھُونکے۔ (۷) تصویر کے مٹانے کا حکم جہاں کہیں ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء في كثرة الحلفِ

وقول الله تعالى : ﴿ واحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ﴾ .

عن أبى هريرة رضى الله عنه ، سمعت رسول الله ﷺ يقول : « الحَلِفُ مَنفَقَةٌ للسِّلعةِ ، مَمْحَقَةٌ لِلكَسب » أخرجاهُ .

وعن سَلمان ، أن رسول الله ﷺ قال : « ثلاثةٌ لا يُكلِّمُهم اللهُ ولا يُزكِّيهِم ولهم عذابٌ أليم : أُشَيْمِطُ زانٍ ، وعائلٌ مُستَكبِرٌ ، ورجلٌ جعل اللهَ بِضاعتَهُ ، لا يشترى إلَّا بِيَمِينِه ، ولا يبيع إلا بيَمينِه » . رواه الطبرانيُّ بسندٍ صحيح .

وفى الصحيح عن عِمران بن حُصَيْن رضى الله عنه ، قال : قال رسول الله ﷺ : « خيْرُ أُمَّتى قَرْنِي ، ثُمَّ الذين يَلونَهُم ، ثُمَّ الذين يَلونَهُم ، قال عِمرانُ : فلا أدْرى أذَكَرَ بعد قَرْنِهِ مرتين أو ثلاثًا ؟ ثُم إنَّ بعدَكُم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
کثرت سے قسم کھانے کا حکم

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور اپنی قسموں کی حفاظت کر د"

"ابو ہریرہؓ کہتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا، فرماتے تھے، قسم سامان کو بیچنے والی اور کمائی سے برکت مٹانے والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

سلمان کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین آدمی ایسے ہیں کہ نہ اللہ ان سے بات کریگا اور نہ انہیں پاک کریگا، اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہے۔ ایک بوڑھا زناکار، دوسرا فقیر تکبر کرنے والا، تیسرا وہ شخص کہ اللہ کو اپنی پونجی بنائی، نہ کوئی چیز خریدتا ہے، نہ بیچتا ہے مگر اس کی قسم پر" اسے طبرانی نے بسندِ صحیح روایت کیا۔

صحیح (بخاری و مسلم) میں عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اُمت کا بہترین قرن وہ ہے جس میں میں ہوں، پھر جو اُن کے بعد آئیں، پھر جو اُن کے بعد آئیں گے" عمران نے کہا، مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے اپنے قرن کے بعد دو بار کہا یا تین بار۔ پھر فرمایا، بیشک تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ گواہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومٌ يَشْهَدُونَ ولا يُسْتَشهدون ، ويَخونون ولا يُؤْتَمَنون ، ويَنذِرون ولا يُوفون ، ويَظهَرُ فيهمُ السِّمَنُ » .

وفيه عن ابن مسعود ، أن النبي ﷺ قال : « خيْرُ النَّاسِ قَرْني ، ثُمَّ الذينَ يَلونَهُم ، ثُمَّ الّذين يَلونَهُمْ ، ثمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهادَةُ أَحَدِهِمْ يمينَه ، وَيَمينُهُ شَهَادَتَه » .

وقال إبراهيم : كانوا يَضربونَنا على الشَّهادَةِ ونحن صِغَارٌ .

« فيه مسائل » : الأولى : الوصية بحفظ الأيمان . الثانية : الإخبار بأن الحلف منفقة للسلعة ، ممحقة للبركة . الثالثة : الوعيد الشديد لمن لا يبيع ولا يشترى إلا بيمينه . الرابعة : التنبيه على أن الذنب يعظم مع قلة الداعى . الخامسة : ذم الذين يحلفون ولا يستحلفون . السادسة : ثناؤه ﷺ على القرون الثلاثة أو الأربعة ، وذكر ما يحدث . السابعة : ذَمُّ الذين يشهدون ولا يستشهدون . الثامنة : كون السلف يضربون الصغار على الشهادة والعهد .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں گے اور اُن سے گواہی نہیں طلب کی گئی ہوگی اور خیانت کریں گے اور امانت دار نہ ہوں گے، اور نذر مانیں گے، وفا نہ کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔"

نیز صحیح (بخاری) میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہترین قرن میرا ہے، پھر اُن لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے، پھر اُن کے بعد والوں کا، پھر ایسی قوم ہوگی کہ ان کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی"۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں، ہمیں گواہی اور عہد پہ بچپن میں مارا کرتے تھے۔

اس میں آٹھ مطالب ہیں۔

(۱) قسم کی حفاظت کی تاکید (۲) یہ بیان فرمانا کہ قسم سے سودا بکتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔ (۳) سخت عذاب کا بیان اس شخص کی بابت کہ کسی قسم کے بغیر نہ خریدے نہ بیچے۔ (۴) بلا وجہ گناہ کرنا اس گناہ کو اور بڑھا دیتا ہے۔ (۵) اُن لوگوں کی بُرائی جو خود قسم کھاتے ہیں، حالانکہ ان سے کوئی قسم نہیں لیتا۔ (۶) آپ کی قرونِ ثلاثہ یا اربعہ کی تعریف اور ان کے بعد جو ہوگا اس کا بیان۔ (۷) اُن لوگوں کا بیان جو بلا گواہی طلب کئے ہوئے گواہی دیں گے۔ (۸) سلف صالحین اپنے بچوں کو گواہی اور عہد پر مارا کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء في ذِمَّةِ اللهِ وذِمَّةِ نَبيِّهِ

وقوله تعالى : ﴿ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إذا عاهَدتُمْ ، ولا تَنقُضوا الأَيمانَ بعد تَوكِيدِها ﴾ الآية .

وعن بُرَيْدَةَ ، قال : «كان رسول الله ﷺ إذا أَمَّرَ أَمِيرًا على جيشٍ أو سرِيَّةٍ أوصاهُ بتقْوَى اللهِ ، ومن معه من المسلمين خيرًا ، فقال : اغْزُوا بِسم الله ، قاتِلوا مَن كَفَرَ باللهِ ، اغزُوا ولا تَغُلُّوا ولا تَغدِروا ولا تُمَثِّلوا ، ولا تَقتُلوا وَليدًا ، وإذا لَقيتَ عَدُوَّكَ مِن المُشرِكين فادعُهُم إلى ثلاثِ خِصال ، أو خِلالٍ ، فأَيَّتُهُنَّ ما أجابوكَ فاقبَلْ منهم وكُفَّ عنهم ، ثم ادْعُهُم إلى الإسلام ، فإن أجابوكَ فاقبل منهم ، ثم ادْعُهُمْ إلى التَّحوُّل من دارِهم إلى دار المُهاجِرين ، وأَخبِرْهم أنهم إن فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين ، وعليهم ما على المهاجرين ، فإن أَبَوْا أن يَتحوَّلوا منها فأَخبِرْهم أنهم يكونون كأعراب المسلمين ، يَجرِي عليهم حكم اللهِ تعالى ، ولا يكونُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اللہ اور رسول کے ذمّہ کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور اللہ کے عہد کو جب تم کوئی عہد کرو، پورا کرو، اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو"

بُریدہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو بڑی فوج یا چھوٹے لشکر کا افسر بناتے اسے اللہ کے تقویٰ کی وصیت فرماتے، اور جو اس کے ساتھ مسلمان ہیں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی، پھر فرماتے، اللہ کے نام سے غزوہ کرو، اللہ کی راہ میں جو اللہ سے کفر کرتا ہے اس سے جنگ کرو۔ غزوہ کرو اور خیانت نہ کرو، نہ عہد توڑنا نہ مُثلہ کرنا (ناک کان وغیرہ کاٹنا) نہ بچوں کو مارنا۔ اور جب مشرکوں میں سے کسی ایک دشمن کے مقابل میں ہو تو تین باتوں میں سے ایک کی طرف بُلانا۔ پس وہ ان میں سے جس کو قبول کریں تم قبول کرلینا اور جنگ سے رُک جانا، انہیں اسلام کی طرف بُلانا، اگر وہ اسے قبول کریں تو یہی قبول کرلینا، پھر انہیں دارالکفر سے دارالاسلام یعنی مہاجرین کے مقام کی دعوت دینا کہ وہاں ہجرت کرو۔ اور یہ بتانا کہ اگر یہ ہجرت کریں گے تو انہیں وہ حق حاصل ہوگا جو مہاجرین کو ہے، اور اُن پر وہ بار ہوگا جو اُن پر ہے۔ اگر وہ ہجرت نہ کریں تو انہیں بتانا کہ وہ ان بدوی مسلمانوں کی طرح ہوں گے جن پر اللہ کا حکم جاری ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لهم فى الغَنيمَة والفَىْءِ شىءٌ ، إلَّا أن يُجاهِدوا مع المسلمين ، فإن هُمْ أبَوْا فاسْأَلْهم الجِزْية ، فإن هُم أجابوكَ فاقبل منهم وكُفَّ عنهم ، فإن هُم أبَوْا فاسْتَعِن باللهِ وقاتِلْهُم ، وإذا حاصَرْتَ أهل حِصنٍ فأرادوك أن تَجعل لهم ذِمَّةَ اللهِ وذمَّةَ نَبِيِّه فلا تَجعل لهم ذِمَّةَ اللهِ وذِمَّةَ نَبِيِّه ، ولكن اجْعَل لهُم ذِمَّتَك وذِمَّةَ أصحابِكَ ، فإنكم أنْ تُخفِروا ذِمَمَكُم وذِمَّةَ أصحابِكم أهوَنُ من أن تُخفِروا ذِمَّةَ اللهِ وذِمَّةَ نَبِيِّه ، وإذا حاصَرْتَ أهلَ حِصنٍ فأرادوكَ أن تُنْزِلَهم على حُكم اللهِ ، فلا تُنزِلهُمْ على حُكم الله ؛ ولكن أنْزِلْهُمْ على حكمك ، فإنك لا تَدرى أتُصيبُ فيهم حكم اللهِ أمْ لَا » . رواه مسلم .

« فيه مسائل » : الأولى : الفرق بين ذمة الله وذمة نبيه وذمة المسلمين . الثانية : الإرشاد إلى أقل الأمرين خطراً . الثالثة : قوله « اغزوا بسم الله فى سبيل الله » . الرابعة : قوله « قاتلوا من كفر بالله » . الخامسة : قوله « استعن بالله وقاتلهم » . السادسة : الفرق بين حُكم الله وحُكم العلماء . السابعة : فى كون الصحابى يحكم عند الحاجة بحكم لا يدرى أيوافق حكم الله أم لا .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انہیں مالِ غنیمت اور فَئی میں سے کچھ نہ ملے گا مگر ایسی صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کریں، سو اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا۔ اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تو قبول کرنا اور جنگ نہ کرنا۔ اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرنا، اور جب تو کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرلے اور وہ چاہیں کہ تو ان کے واسطے اللہ و رسول کا ذمہ کرے سو تو ان کے واسطے اللہ و رسول کا ذمہ نہ کرنا، لیکن اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ کرنا، اس لیے کہ اگر تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑ دو تو یہ کمتر ہے اس سے کہ اللہ و رسول کا ذمہ توڑ دو۔ اور جب تو کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرے اور وہ یہ چاہیں کہ انہیں تو اللہ کے حکم پر اتارے تو اللہ کے حکم پر نہ اتارنا، لیکن اپنے حکم پر اتارنا اس لیئے کہ تجھے معلوم نہیں کہ تو اللہ کا حکم ان میں پا سکتا ہے یا نہیں؟" مسلم نے اسے روایت کیا۔

اس میں سات مطالب ہیں۔

(۱) اللہ و رسول اور عام مسلمانوں کے ذمہ میں فرق۔ (۲) آپ کا اس معاملہ کی ہدایت کرنا جو دو باتوں میں سے کم خطرہ رکھتا ہے۔ (۳) آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ کے نام سے غزوہ کرو اللہ کی راہ میں۔ (۴) آپ کا یہ فرمان کہ جو اللہ سے کفر کرتا ہے اس سے جنگ کرو۔ (۵) آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرنا۔ (۶) اللہ کے حکم اور علماء کے حکم میں فرق۔ (۷) صحابی بھی ضرورت کے وقت کبھی ایسا حکم کر سکتا ہے جسے وہ نہیں جانتا کہ اللہ کے حکم کے موافق ہے یا نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء في الإقسامِ على الله

عن جُنْدَبُ بن عبد الله رضي الله عنه ، قال : قال رسول الله ﷺ : « قال رجلٌ : واللهِ لا يَغفرُ الله لِفلانٍ ، فقال الله عز وجل : مَنْ ذَا الذى يَتَأَلَّى عَلَيَّ أن لا أغفِرَ لفلان؟ إني قد غفرت له وأحبطْتُ عملَكَ » . رواه مسلم . وفي حديث أبي هريرة : أنَّ القائلَ رجلٌ عابدٌ . قال أبو هريرة : تَكَلَّمَ بكلمةٍ أَوْبَقَتْ دنياه وآخِرتَه .

« فيه مسائل » : الأولى : التحذير من التألى على الله . الثانية : كون النار أقرب إلى أحدنا من شراك نعله . الثالثة : أن الجنة مثل ذلك . الرابعة : فيه شاهد لقوله « إن الرجل ليتكلم بالكلمة » إلى آخره . الخامسة : أن الرجل قد يغفر له بسبب هو من أكره الأمور إليه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
اللہ پر قسم کھانے کا بیان

جُندب بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص نے کہا، اللہ کی قسم، اللہ فلاں شخص کو نہ بخشے گا۔ اللہ نے فرمایا، یہ کون ہوتا ہے کہ مجھ پر ایسی قسم کھاتے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا، میں نے اسے بخش دیا اور اس قسم کھانے والے کے سب عمل برباد کر دیئے۔ مسلم نے اسے روایت کیا۔ ابوہریرہؓ کی روایت میں یہ ہے کہ یہ کہنے والا ایک عابد شخص تھا۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں، اس ایک بات نے ان کی دنیا و آخرت برباد کر دی"۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) اللہ پر قسم کھانے کی بُرائی۔ (۲) آگ ہم سے ہمارے جُوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (۳) جنت بھی اسی طرح ہم سے زیادہ قریب ہے۔ (۴) اس میں حجت ہے اس بات کی کہ انسان کبھی ایسا کلمہ بولتا ہے جس کا خیال بھی نہیں کرتا اور اس کی وجہ سے جہنمی ہوتا ہے۔ (۵) انسان کی بعض وقت ایسے معاملہ سے مغفرت ہو جاتی ہے جو اس کے نزدیک زیادہ بُرا ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
لا يُسْتَشْفَعُ بالله على خَلقِه

عن جُبَير بنِ مُطعِمٍ رضى الله عنه ، قال : « جاء أعرابيٌّ إلى النبي ﷺ ، فقال : يا رسولَ اللهِ ، نُهكت الأنفُس ، وجاع العيالُ ، وهَلكَت الأموالُ ، فاستَسْقِ لنا ربَّك ، فإنا نستشفِعُ بالله عليك ، وبك على الله ، فقال النبي ﷺ : سبحانَ الله ، سبحان الله ! فما زال يُسبِّح حتى عُرف ذلك فى وُجوه أصحابه ، ثم قال : وَيْحك ! أتَدْرِى ما اللهُ ؟ إنَّ شأنَ اللهِ أعظمُ من ذلك ، إنه لا يُستشفَعُ بالله على أحَد » ، وذكَر الحديثَ .

رواه أبو داود .

« فيه مسائل » : الأولى : إنكاره على من قال « نستشفع بالله عليك » . الثانية : تغيره تغيرًا عرف فى وجوه أصحابه من هذه الكلمة . الثالثة : أنه لم ينكر عليه قوله « نستشفع بك على الله » . الرابعة : التنبيه على تفسير « سبحان الله » . الخامسة : أن المسلمين يسألونه الاستسقاء .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اللہ کی سفارش مخلوق کے پاس نہ لیجانا چاہیئے

جُبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ ایک بدّو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، یارسول اللہ! جانیں تلف ہوگئیں، اور بچے بھُوکے مر گئے، اور مال برباد ہوگیا، پس آپ اللہ سے دُعا کیجئے، ہم اللہ کو آپ کے پاس سفارشی بناتے ہیں اور آپ کو اللہ کے پاس۔ آپ نے فرمایا" اللہ پاک ہے، اللہ پاک ہے۔ آپ اس طرح تسبیح کرتے رہے یہاں تک کہ اس کا اثر صحابہ کے چہروں پر نمودار ہوا، پھر فرمایا، تجھ پر افسوس! تُو جانتا ہے اللہ کیا ہے؟ اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے۔ اللہ کو کسی کے حضور سفارشی نہیں لیجاتے۔ اور پوری حدیث بیان کی۔ یہ ابوداؤد میں ہے۔

اس میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) اس کے یہ کہنے پر کہ" ہم اللہ کو آپ کے پاس سفارشی بناتے ہیں" آپ کا سخت انکار کرنا۔ (۲) آپ کے چہرے کا بگڑ جانا، یہانتک کہ صحابہ بھی اس بات سے متاثر ہوتے۔ (۳) آپ نے یہ جملہ ناپسند فرمایا کہ" ہم اللہ کے حضور میں آپ کو سفارشی لیجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ دُرست ہے۔ (۴) سبحان اللہ کے معنی کا بیان۔ (۵) مسلمان آپ سے پانی کیلئے دُعا طلب کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ما جاء في حماية النبي ﷺ
حِمَى التوحيدِ ، وسَدِّه طُرقَ الشرك

عن عبد الله بن الشِّخِّير رضى الله عنه ، قال : « انطلقتُ فى وفد بنى عامرٍ إلى رسول الله ﷺ ، فقلنا : أنت سيِّدُنا ، فقال : السيدُ الله تبارك وتعالى ، قلنا : وأفضلُنا فضلاً ، وأعظمُنا طَوْلاً ، فقال : قولوا بقولكم ، أو بعضِ قولكم ، ولا يَستَجْرِيَنَّكمُ الشيطانُ » . رواه أبو داود بسند جيِّد .

وعن أنس رضى الله عنه : « أنَّ ناسًا قالوا : يا رسول الله ، يا خَيْرَنا وابنَ خيرِنا وسيدَنا وابنَ سيِّدِنا ، فقال : يا أيُّها الناسُ قُولوا بقولكم ، ولا يَستهوِيَنَّكم الشيطانُ ، أنا محمدٌ ، عبدُ الله ورسولُه ، ما أُحِبُّ أن ترفعونى فوق منزلَتِى التى أنزلَنى الله عَزَّ وجل » . رواه النَّسائيُّ بسند جيِّد .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توحید کی حفاظت فرمانا اور شرک کے راستے بند کرنا

عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بنی عامر کی جماعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا، ہم نے آپ سے کہا، آپ ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا، سردار اللہ ہے جو برکت والا بلند ہے۔ ہم نے کہا، آپ ہم سے افضل اور ہم پر بڑے احسان کرنے والے ہیں۔ فرمایا، یہ یا اسی طرح کی باتیں کرو، اور شیطان کے پھندے میں نہ آجانا۔ اسے ابو داؤد نے قوی سند سے روایت کیا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چند لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے، یارسول اللہ! اے وہ کہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے ہو! فرمایا، "اے لوگو! اپنی معمولی باتیں کرو، اور شیطان تمہیں نہ بہکائے۔ میں محمد ہوں اور اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اس مرتبے سے بڑھا دو جس پر اللہ نے مجھے رکھا ہے۔" اسے نسائی نے بسندِ قوی روایت کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« فيه مسائل » : الأولى تحذير الناس من الغلو. الثانية ما ينبغى أن يقول من قيل له « أنت سيدنا » . الثالثة : قوله « لا يستجرينكم الشيطان » مع أنهم لم يقولوا إلا الحق . الرابعة : قوله « ما أحب أن ترفعونى فوق منزلتى » .

باب
ما جاء فى قول الله تعالى

﴿ وما قَدَروا اللهَ حَقَّ قدْرِهِ وَالأرْضُ جميعًا قَبْضَتُه يوْمَ القيامَة ﴾ الآية .

عن ابن مسعود رضى الله عنه ، قال : « جاء حَبْرٌ مِنَ الأحبارِ إلى رسول الله ﷺ ، فقال : يا محمدُ ، إنا نَجدُ أنَّ اللهَ يَجْعَلُ السَّمواتِ على إصبَعٍ ، والأرَضينَ على إصبعٍ ، والشجرَ على إصبع ، والماءَ على إصبع ، والثَّرى على إصبع ، وسائرَ الخَلقِ على إصبع ، فيقولُ : أنا الملِكُ ، فضحك النبي ﷺ حتَّى بَدَتْ نواجذُه ، تصديقًا لقول الحَبْرِ ، ثم قرأ : ﴿ وَما قَدَروا اللهَ حقَّ قدْره والأرضُ جَميعًا قَبْضَتُه يومَ القيامَةِ ﴾ الآية » .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں چار مطالب ہیں۔

(۱) لوگوں کو غلو سے بچانا۔ (۲) جس سے کوئی "سیدنا" کہے اسے کیا کہنا چاہیئے؟ (۳) آپ کا یہ فرمانا کہ "تمہیں شیطان نہ بہکائے" حالانکہ انہوں نے حق بات کہی تھی۔ (۴) آپ کا یہ فرمانا کہ میں نہیں چاہتا کہ مجھے میرے رُتبہ سے بڑھاؤ۔

باب
اللہ تعالیٰ کے اس قول کا بیان

"نہیں سمجھے وہ اللہ کو کہ جیسا سمجھنا چاہیئے اور ساری زمین اُس کی مُٹھی میں ہوگی قیامت کے روز"۔

ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا، اے محمد، ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں کہ اللہ ساتوں آسمانوں کو ایک انگلی پر کرے گا، اور زمینوں کو ایک انگلی پر، اور درختوں کو ایک پر، اور پانی کو ایک پر، اور کیچڑ کو ایک پر، اور تمام مخلوق کو ایک پر، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، یہانتک کہ آپکی داڑھیں نظر آنے لگیں اُس عالم کی تصدیق میں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی" اور انہوں نے اللہ کو نہیں سمجھا جیسا کہ سمجھنا چاہیئے، اور سب زمین اُس کی مٹھی میں ہوگی روزِ قیامت"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفى رواية لمسلم : « والجبالَ والشجرَ على إصبعٍ ، ثمَّ يهزُّهنَّ فيقولُ : أنا الملِكُ ، أنا اللهُ » .

وفى رواية للبخارى : « يَجْعَلُ السمواتِ على إصبعٍ ، والماءَ والثّرَى على إصبع ، وسائرَ الخلقِ على إصبعٍ » . أخرجاه .

ولمسلم عن ابن عمر مرفوعًا : « يَطْوِى اللهُ السمواتِ يوم القيامةِ ، ثم يأخذهنَّ بيده اليُمنى ، ثم يقولُ : أنا الملِكُ ، أيْنَ الجبَّارونَ ؟ أيْنَ المُتكبرون ؟ ثم يَطوى الأَرضينَ السبعَ ، ثم يأخذهن بشِماله ، ثم يقول : أَنا المَلِكُ ، أيْنَ الجبَّارون ؟ أيْنَ المتكبرون ؟ » .

ورُوِىَ عن ابن عباس قال ما السمواتُ السبعُ والأَرَضونَ السبعُ فى كفِّ الرحمنِ إلَّا كَخَرْدَلَةٍ فى يد أحدِكم .

وقال ابن جريرٍ : حدثنى يونُسُ أخبرنا ابنُ وهْبٍ قال : قال ابنُ زَيدٍ : حدثنى أبى قال : قال رسول الله ﷺ : « ما السمواتُ السبعُ فى الكُرْسِىِّ إلا كدَراهِمَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ پہاڑ اور درخت ایک انگلی پر ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ہلا کر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، میں معبود ہوں۔

بخاری کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اور سب آسمانوں کو ایک انگلی پر کرے گا اور پانی اور کیچڑ کو ایک پر، اور تمام مخلوق کو ایک پر۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

مسلم میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سب آسمانوں کو روزِ قیامت لپیٹ کر اپنے سیدھے ہاتھ میں لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زبردست؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ پھر ساتوں زمین کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زبردست؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟"

ابنِ عباس کہتے ہیں کہ ساتوں آسمان اور زمینیں اللہ کے ہاتھ میں اس طرح ہوں گے جیسے تمہارے ہاتھ میں رائی کا دانہ۔"

ابنِ جریر نے بطریق یونس، ابن وہب سے روایت کی۔ وہ ابن زید سے روایت کرتے ہیں، کہا میرے باپ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ساتوں آسمان کرسی کے مقابلہ میں سات درہم کے برابر ہیں کہ ایک ڈھال میں ڈالے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبعةٍ أُلقِيتْ فى تُرْسٍ » . قال : وقال أبو ذرٍّ رَضى الله عنه : سمعت رسول الله ﷺ يقول : « ما الكرْسىُّ فى العَرْشِ إلا كَحَلْقةٍ مِن حَديدٍ أُلقيتْ بَين ظَهْرَىْ فَلاةٍ مِن الأرض » .

وعن ابن مسعودٍ ، قال : « بين السماء الدنيا والتى تَليها خَمسُمائةِ عامٍ ، وبين كل سماءٍ وسماء خمسُمائةِ عام ، وبين السماء السابعةِ والكرْسِىِّ خَمسُمائة عامٍ ، وبين الكرسىِّ والماءِ خمسمائة عام ، والعرشُ فوق الماء ، والله فوق العرشِ ، لا يَخْفَى عليه شىءٌ من أعْمَالِكم » . أخرجه ابن مَهْدِىٍّ عن حَمّاد بن سَلَمَةَ عن عاصم عن زِرٍّ عن عبد الله . ورواه بنحوهِ المَسْعودِىُّ عن عاصمٍ عن أبى وائلٍ عن عبد الله . قاله الحافظُ الذّهَبىُّ رحمه الله تعالى ، قال : وله طُرُقٌ .

وعن العبَّاسِ بن عبد المُطَّلبِ رضى الله عنه ، قال : قال رسول الله ﷺ : « هل تَدْرون كَمْ بين السماء والأرض؟ قلنا : الله ورسولُه أعلم ، قال :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوذر نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا، فرماتے تھے "کرسی عرش کے سامنے ایک چھلّے کی طرح ہے جو چٹیل میدان میں ڈالا جائے۔"

ابن مسعودؓ کہتے ہیں، پہلے اور دوسرے آسمان میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور ہر دو آسمانوں میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے، ساتوں آسمان اور کرسی میں بھی پانچ سو برس کا فاصلہ، اور کرسی اور پانی میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ عرش پانی پر ہے، اور اللہ تعالیٰ عرش پر۔ اس پر تمہارا کوئی کام پوشیدہ نہیں۔ اسے ابنِ مہدی نے حمّاد بن سلمہ کے واسطے سے عاصم سے روایت کیا، وہ زر سے، وہ ابنِ مسعودؓ سے اور اسی طرح مسعودیؒ نے عاصم کے واسطہ سے ابو وائل سے روایت کی، انہوں نے ابنِ مسعود سے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے یہ لکھا، اور کہا، اس کے متعدد طُرق ہیں۔

حضرت عبّاس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تم جانتے ہو کہ آسمان و زمین میں کیا فاصلہ ہے؟ ہم نے کہا، اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا، ان میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کا فاصلہ ہے، اور ہر آسمان کا دل پانچ سو برس کے برابر ہے، اور ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان ایک دریا ہے جس کے نیچے اور اوپر اسی قدر فاصلہ ہے جیسا کہ آسمان و زمین میں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہے۔ کوئی چیز اس پر بنی آدم کے عمل سے پوشیدہ نہیں۔ اسے ابو داؤد وغیرہ نے روایت کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بينهما مسيرةُ خمسِمائةِ سنةٍ ، ومِن كلِّ سَمَاءٍ إلى سماءٍ مسيرةُ خمسمائةِ سنة ، وكِثَفُ كُلِّ سماءٍ مسيرةُ خمسمائة سنة ، وبين السماء السابعة والعرشِ بحرٌ ، بين أسفلِه وأعلاهُ كما بين السماء والأرضِ ، والله تعالى فوقَ ذلك ، وليس يَخفَى عليه شيءٌ من أعمال بنى آدَمَ » . أخرجه أبو داود وغيره .

« فيه مسائل » : الأولى : تفسير قوله والأرض جميعًا قبضته يوم القيامة . الثانية : أن هذه العلوم وأمثالها باقية عند اليهود الذين فى زمنه ﷺ لم ينكروها ولم يتأولوها . الثالثة : أن الحَبر لما ذكر ذلك للنبى ﷺ صدَّقه ، ونزل القرآن بتقرير ذلك . الرابعة : وقوع الضحك من رسول الله ﷺ لما ذكر الحَبر هذا العلم العظيم . الخامسة : التصريح بذكر اليدين ، وأن السموات فى اليد اليمنى ، والأرضين فى اليد الأخرى . السادسة : التصريح بتسميتها الشمال . السابعة : ذكر الجبارين والمتكبرين عند ذلك . الثامنة : قوله « كخردلة فى كف أحدكم » . التاسعة : عظم الكرسى بالنسبة إلى السماء . العاشرة : عظم العرش بالنسبة إلى الكرسى . الحادية عشرة : أن العرش غير الكرسى والماء . الثانية عشرة : كم بين كل سماء إلى سماء .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ان کا انکار کیا اور نہ تاویل کی۔

اس میں انیس مطالب ہیں۔

(۱) اس آیت وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ کی تفسیر۔ (۲) یہ اور اس کے مثل بہت سی باتیں ان یہود کے پاس بھی باقی تھیں جو آپ کے زمانہ میں تھے، انہوں نے

(۳) جب یہود کے عالم نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے اس کی تصدیق کی اور قرآن مجید نے بھی اس کی تصدیق کی۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عالم کی بات پر مسکرانا جبکہ اس نے یہ بڑا علم ظاہر کیا۔

(۵) دو ہاتھوں کی تصریح اور یہ کہ ساتوں آسمان سیدھے ہاتھ میں ہیں اور زمین دوسرے ہاتھ میں۔

(۶) دوسرے ہاتھ کو صراحتاً بایاں بتانا۔

(۷) جبار اور متکبروں کا ذکر اس وقت کرنا۔

(۸) رائی کے برابر بتانا۔

(۹) کرسی کا بہ نسبت آسمان کے بڑا ہونا۔

(۱۰) عرش کا بہ نسبت کرسی کے بڑا ہونا۔

(۱۱) عرش کا کرسی اور پانی کے علاوہ ہونا۔

(۱۲) ہر دو آسمانوں میں کیا فاصلہ ہے۔

(۱۳) ساتوں آسمان اور کرسی میں کیا فاصلہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثالثة عشرة : كم بين السماء السابعة والكرسي . الرابعة عشرة : كم بين الكرسي والماء . الخامسة عشرة : أن العرش فوق الماء . السادسة عشرة : أن الله فوق العرش . السابعة عشرة : كم بين السماء والأرض . الثامنة عشرة : كثف كل سماء خمسمائة سنة . التاسعة عشرة : أن البحر الذى فوق السموات بين أسفله وأعلاه خمسمائة سنة . والله أعلم .

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) کرسی اور پانی میں کیا فاصلہ ہے۔

(۱۵) عرش پانی پر ہے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

(۱۷) آسمان و زمین میں کیا فاصلہ ہے؟

(۱۸) ہر آسمان کا دل پانچ سو برس کی مسافت ہے:

(۱۹) جو دریا کہ آسمانوں پر ہے، اس کے اوپر اور نیچے کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے، اور اللہ خوب جانتا ہے۔

والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مؤسسة

الحرمين الخيرية

کے مشاریع

- افغان اور کشمیری مہاجرین کی امداد کرنا۔
- ایتام کی کفالت کرنا۔
- سعودی جامعات کے فاضل طلباء کی تقرری کرنا۔
- دینی لٹریچر کی تقسیم کرنا۔

الحرمین الخیریۃ ٹرسٹ

رقم الحساب (اکاؤنٹ نمبر ۱۲۶۰۰) حبیب بنک جناح روڈ۔ کوئٹہ

ٹیلیفون: ۵۱۳۷-۵۱۲۰